# سیر نبوی

## حصہ اوّل

جسکو

جناب منشی حسن علی صاحب مصنف تحریک - قوت فیصلہ وغیرہ نے

آنریبل جناب مولوی سیّد امیر علی صاحب ام - اے - ال - ال - بی

مشہور و معروف انگریزی سیر کی کتاب سے زبان اردو مین

ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۳ء مین

باہتمام خواجہ محمد جلیل الدین مہتمم مطبع قیصری کے شہر پٹنہ محلہ گوبند مین مطبع عطار مین مطبوع ہوا

طبع اوّل ........................ ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد ........................ عہ

# مضامین ابواب

## باب ۲ دوم

پیدایش آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حالات صغرسنی۔ جنگ فجار۔ امین کا خطاب پانا۔ نکاح حضرت خدیجہؓ۔ خلوت پسندی آں حضرت صلعم۔ مراقبہ۔ نازل ہونا وحی کا۔ حالات ابتدائی مسلمانان۔ زیادتی اہل قریش۔ کفار کی طرف سے رسول صلعم کو اعلان حق سے باز رکھنے کی کوشش۔ ہجرت مسلمانان بہ ملک حبش۔ نجاشی کے سامنے حضرت جعفر کا سبب ہجرت بیان کرنا۔ وفات ابوطالبؑ و حضرت خدیجہؓ۔

## باب ۳ سوم

قریش کی زیادتی۔ رسول صلعم کا طائف تشریف لیجانا۔ کفار کا آپ کو شہر سے نکال دینا۔ مکہ واپس آنا۔ صرف غیر شہر والوں کو وعظ فرمانا۔ اہل مدینہ کے پہلے مومنین۔ اول معاہدہ عقبہ۔ آپ کی عظمت و بزرگی۔ معراج۔ دوسرا معاہدہ عقبہ۔ حضرتؐ کی شہادت کے لیئے اہل قریش کا ارادہ کرنا۔ آن حضرتؐ کا مدینہ کیطرف ہجرت کرنا۔ ابتداے سن ہجری +

## باب ۴ چہارم

رسول اللہ صلعم کا مدینہ مین اقامت کرنا۔ انصار و مہاجرین۔ بنائے مسجد اسلامی۔

محبت وشفقت کی تعلیم-

## باب پنجم

رسول صلعم کے صفات حمیدہ کا بیان - یہودیون کی دشمنی - قریش کی عداوت - اونکے حملہ کی طیاریان - عبداللہ ابن حجش کا مکہ کیطرف روانہ کیا جانا - جنگ بدر - کفار کی شکست +

## باب ششم

جنگ بدر کی - جنگ ملون سے مشابہت - کفار کا بدلا لینے کے لیئے تڑپنا - کفار کا مدینہ پر چڑھ آنا - جنگ اُحد - مسلمانون کی شکست - کفار کا نعشون کے ساتھ بے ادبی کرنا - مسلمانون کو اس بارہ مین امتناع - کفار کا فریب سے مسلمانونکو چاہ معونہ پر مارڈالنا - یہودی - اونکی دشمنی - بنی قینقاع اور اونکا نکالا جانا - بنی نظیر کا فریب - اونکا جلاوطن کیا جانا - مسلمانون سے مقابلہ - محاصرہ مدینہ بنی قریظہ کی مخالفت - دشمنون کا محاصرہ سے دست بردار ہونا - بنی قریظہ کا سزایاب ہونا +

## باب ہفتم

رسول صلعم کی دشمنون پر مہربانی - صلح حدیبیہ - شرایط صلحنامہ - آس پاس کے بادشاہون کے نام نامہ بھیجا جانا +

## باب ہشتم

یہودیون کا آمادۂ جنگ ہونا - خیبر پر حملہ - یہودیون کی درخواست امن - شرایط امن - حج - غیر مسلمانونکے اہتمام شہادت کے لیئے موتہ پر حملہ کرنا - مکہ والون کا صلح حدیبیہ کو توڑنا - مسلمانون کا سزادہی کے لیئے جانا - رسول صلعم کا سلوک اہل مکہ کے ساتھہ - بدّوؤن کی مسلمانون پر حملہ کے لیئے طیاریان - اونکی شکست - رسول صلعم کا بدوؤن کے قیدیون کو رہا کرنا -

## باب ۹ نہم

ہجرت کا نوان سال - وکیلون کے آنے کا سال - رومیون کا عرب پر حملہ کرنیکا ارادہ کرنا اور اسکی افواہ - ایک اسلامی فوج کا اوس جانب روانہ ہونا - شہادت عروہ اور اہل طایف کا ایمان لانا - حاتم کی بیٹی پر مہربانی - حضرت ابوبکرؓ کا حج کرنا - حضرت علیؑ کو حکم ہونا کہ وہ بت پرستون کو خانہ کعبہ کے گرد آنے سے روکین - منع کرنیکے وجوہات -

## باب ۱۰ دہم

ہجرت کا دسوان سال - اختتام رسالت - آپکے کامون کی عظمت - آپکا افضل الانبیا ہونا - حجۃ الوداع - وعظ حضرت رسالت مآب صلعم - آخری سال - وفات - رسول صلعم کے خصایل -

## التماس

بوجوہات چند اِس کتاب کے حصہ دوم ہی مین پورا ترجمہ باب اول کا لکھونگا حصہ اوّل مین اوسکا خلاصہ لکھنا اوسکے پورے لطف کو کھونا ہے -

# دیباچہ

اسلام کی خوبیون - اسلام کی دینی ودنیاوی برکتون کو سارے جہان مین پھیلانا
ہر قوم وہر ملک والون کے پاس اونکی منادی کرنی بیشک اون مسلمانون کا
فرض ہے جنکو خدانے اِس قسم کی لیاقت دی ہے + جناب آنربل مولوی
سید امیر علی صاحب ام - اے - اِل - اِل - بی - نہایت قابل تعظیم ہین
کہ اونہون نے اِس شعر پر یعنی ؎

سخن کز بہر دین گوئی چہ عبرانی چہ سُریانی
مکان کز بہر حق جوئی چہ جابلقا چہ جابلسا

عمل کرکے ایک نہایت پُر تاثیر - مدلّل - فصیح وبلیغ کتاب زبان انگریزی
مین تصنیف کی جسمین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات ہین اور معترضین
اسلام کے نہایت عمدگی کے ساتھ حکیمانہ جواب ہین + یہہ کتاب انگلستان اور
یوروپ کے ملکون مین خوب اشاعت پذیر ہوئی اور ہندوستان مین بھی
روز بروز پھیلتی جاتی ہے - ہم مسلمانون کو اس بات کی بہت بڑی خوشی
ہونی چاہئے کہ جناب مولوی صاحب کی اِس عمدہ تصنیف کو انگلستان کے
کُل ذی علم نہایت قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھتے ہین اور اپنے ملک کے نامی

مصنفون کی تصنیفات کے ہم پلہ سمجھتے ہین + چونکہ یہہ کتاب زبان انگریزی
مین تھی اسلیئے ہمارے وہ اہل وطن جو زبان انگریزی سے ناواقف ہین اس
کتاب کے حسن قبح کو دیکھہ نہین سکتے تھے اور جو فایدے اس کتاب سے واقف ہونے سے
ممکن ہین اوس سے وہ محروم تھے + مین نے باجازت مولوی صاحب ممدوح
اوسکے ایک حصّہ کا ترجمہ کیا جسکو ہدیہ ناظرین کرتا ہون اگر اس حصّہ کی
ہمارے ہموطنون نے قدردانی کی تو حصّہ دوم بھی جلد پیشکش کرونگا +

باب اوّل کا مین نے پورا ترجمہ نہین کیا اوسکے مضامین کچھہ دقیق ہین —
اگر ممکن ہوا تو حصّہ دوم مین اوسے درج کرونگا لیکن خلاصہ مطلب اوسکا
بطور تمہید کے لکھے دیتا ہون +

اِس کتاب کے ترجمہ مین مجھکو بہت سے دوستون سے مدد ملی ہے —
اون سب صاحبون کا مین دل سے مشکور ہون اور دعا کرتا ہون کہ خدا
اونکو جزاے خیر دے +

مین نے اِس کتاب کے ترجمہ مین کچھہ گھٹایا بڑھایا نہین ہے صرف میرے
دوست وکرم فرما مولوی سیّد رحیم الدین صاحب نے (جن سے اِس
کتاب کے ترجمہ مین بہت بڑی مدد ملی ہے) کہین کہین قرۃ العیون کا
حاشیہ پر حوالہ دے دیا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دوسرا باب

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عمدہ خاندان مین پیدا ہوئے اسلیئے کہ قوم قریش مین بنی ہاشم بہت اشراف گنے جاتے تھے - آپکے دادا کا نام عبد المطلب تھا جو کعبہ کے محافظ تھے آپ اوسی سال پیدا ہوئے جس سال حبشی† عرب کی قوم سے مغلوب ہوے - آپ ربیع الاول کی بارہوین تاریخ سنہ ۴۰ جلوس خسرو اعظم کسرے نوشیروان مین پیدا ہوے تھے ‡

---

† وہ حبشی قوم جو کعبہ پر حملہ آور ہوئی تھی اصحاب فیل مشہور ہے اسلیئے کہ وہ اپنے ساتھہ بہت ہاتھی لاتے تھے یہہ قوم چیچک سے تباہ ہو کر مغلوب ہوئی اور کعبہ محفوظ رہا جس قسم کی چیچک سے یہہ قوم تباہ ہوئی اوسکو عربی زبان مین الحصبة کہتے ہین جسکے معنی کنکریون کے بھی ہین (حصباً سنگ ریزہ - حصبة آبلہ کہ براندام مردم برآید باتپ - صراح) یہہ بات بخوبی سمجھہ مین آسکتی ہے کہ یہہ روایت کیون مشہور ہو گئی کہ وہ قوم آسمان سے کنکریان گرنے کی وجہ سے غارت ہوئی "

‡ ایک فرانسیسی مورخ بہت زور آور دلیل سے ثابت کرتا ہی کہ یہہ تاریخ وسمہ ۲۹ - اگست سنہ ۵۷۰ مسیحی کی مطابق ہے

آپکو اپنے والدین کے کنار عاطفت مین (جو بچپن کے لیئے ایک بڑی نعمت ہے) تربیت پانیکا اتفاق نہوا۔ آپ کے والد آپکی ولادت سے پہلے قضا کر چکے تھے جب آپ چھہ برس کے ہوئے تو آپکی والدہ نے بھی رحلت کی۔ اب آپ یتیم ہو گئے اور آپکی پرورش آپکے دادا عبد المطلب کے متعلق ہوئی۔ عبد المطلب کو آپ سے بڑی محبت تھی۔ پھر جب عبد المطلب مرنے لگے تو اونہون نے اپنے بیٹے ابو طالب پر تاکید کی کہ دیکھنا اپنے بھتیجے کی حفاظت بخوبی کرنا۔

ابو طالب ہی کے مکان مین آپکے لڑکپن کا زمانہ بسر ہوا۔ آپکے اخلاق حمیدہ وصفات پسندیدہ نے آپکو ابو طالب اور سب کا پیارا بنا دیا۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابو طالب نے ملک شام کے سفر کا قصد کیا اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لڑکونکے ساتھہ مکہ مین چھوڑ جانا چاہا لیکن جب ابو طالب اپنے اونٹ پر سوار ہونے لگے تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکے زانو سے لپٹ کر رونے لگے اور کہا کہ چچا مین بھی ساتھہ چلونگا چچا کا دل اس بات کو سنکر بھر آیا اور اس سفر تجارت مین آپکو‡ بھی اپنے ساتھہ لے لیا غرض دونون ملک شام کیطرف چلے راہ مین بصرہ کے پاس ایک عرب پادری سے جسکا نام بحیرا تھا ملاقات ہوئی وہ پادری سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

‡ طبری اور ابن اطہر کا بیان ہے کہ اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک نو برس کا تھا اور ابو الفدا راقم ہے کہ آپ تیرہ برس کے تھے۔

ک صد ۶۱ ابن ہشام ۱۲ و ابو الفدا ۂ صد ۲۶۹

قیافہ کو دیکھکر آپکی آیندہ عظمت کو سمجھ گیا اور ابو طالب سے کہا کہ یہہ لڑکا اپنے ملک کا آزاد کرنیوالا اور نجات دلانیوالا ہوگا اسکی پوری حفاظت کرنا اور دشمنون سے بچائے رکھنا ؎

اسکے تھوڑے ہی زمانہ بعد فجار† کی لڑائی قریش اور بنی ہوازن کے درمیان شروع ہوگئی - یہہ لڑائی نو برس تک ہوتی رہی - ان دونون لڑائیون مین سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ( گرچہ آپکا سن اسوقت چودہ پندرہ برس کا تھا ) اپنے چچا کے ساتھہ ملکر شریک ہوئے تھے اور آپ نے لوگون پر اس امر کو ثابت کردیا کہ محافظین کعبہ کے خاندان مین آپ بھی ایک دلیر شخص تھے -

گرچہ آپنے اس زمانہ سے پچیس ۲۵ برس کے سن تک کوئی رفاہ عام کا کام نہین کیا - مگر آپکی‡ رحم دلی ، اخلاق ، وفاداری ، دیانت داری ، سچائی ، نیک چلنی نے آپکو ہر دل عزیز بنا دیا اور قوم سے امین کا خطاب دلایا - ؏

؎ ابن ہشام صفحہ ۱۱۴ ابن اطہر صفحہ ۲۶ طبری ۲۴۵

† ابن ہشام صـ ۶۲ + عکاظ ایک مشہور بازار تھا میدان مین نخلہ اور طائف کے درمیان شہر فتق کیطرف ایام جاہلیت اور اسلام مین بھی یہہ بازار لگتا تھا اسمین عرب کے نزدیک و دور کے قبیلے مجتمع ہوتے اور خرید و فروخت کرتے اور اشعار فخریہ اپنے قوم اور آبا اجداد کی فضیلت مین پڑھتے اور ایک دوسرے پر تفاخر ظاہر کرتے یہانتک کہ اسی قسم کی جہالت کی باتون مین اکثر کشت مرتے اونکی لڑائیون کو فجار کہتے

‡ ابن ہشام صـ ۶۲ ؏ ابن ہشام صفحہ ۱۱۷

آپ کو پچیسوان سال تھا کہ پھر ایک بار ملک شام جانا پڑا۔ اس بار آپ خاندان قریش کی ایک بیوہ عورت خدیجہؓ نام کا تجارتی مال لیکر گئے تھے۔ آپ نے ایسی عمدگی اور دیانت سے اِس کام کو پورا کیا کہ خدیجہؓ کے دلمین آپ کی عظمت و محبت اسقدر ہوگئی کہ آخرش وہ آپکے نکاح مین آگئین۔ چونکہ خدیجہؓ کے باپ خُوَیلد فجار کی لڑائی مین یا قبل اوسکے مقتول ہوچکے اسلیئے خدیجہؓ کے چچا عمرو بن اسد اس نکاح کے ولی ٹھہرے۔ اسوقت آپکا سن پچیس برس کا تھا۔ ہم وطنون مین آپکی عزت اِس عقد سے اور بھی زیادہ ہوگئی۔ آپکو اپنی بی بی سے بہت بڑی محبت تھی اور آپنے اونکے کاروبار کا بہت اچھی طرح انتظام کیا۔ جب حلیمہ آپکی دُودہ پلائی دائی آپکے پاس آکر اپنی غربت کا حال بیان کیا اور آپ نے اِسکا حال خدیجہؓ سے بیان فرمایا تو اوسوقت اونھون نے چالیس[1] بکریون سے مدد کی[2] جبتک بی بی خدیجہؓ زندہ رہین آپنے عرب کی اوس عام رسم یعنی کئی عورتون سے نکاح کرنیکو ہرگز اختیار نہین کیا بلکہ اونکی وفات کے بعد جب کبھی اونکا نام یاد آتا تو آپ افسوس کرتے اب آپ حوائج ضروری سے آزاد ہونیکی سبب ہمہ تن روحانی ترقی کیطرف متوجہ ہوئے۔ ابھی تک سیّدنا محمد صلعم دنیا کے کسی بڑے کام مین مشغول نہین ہوئے تھے۔ اب آپنے معاہدہ حلف الفضول مین شرکت کی اور ایسے کارنمایان کے کیئے جس سے آپکی قدر

---

[1] ابوالفدار صفحہ ۲۶۹ - ابوالفدار لکھتا ہے کہ حلیمہ مع اپنے شوہر حارث کے بعد نبوت کے رسولؐ خدا کی خدمت مین حاضر ہوکر مسلمان ہوگئی - صفحہ ۲۶۹ [2] ابوالفدار صفحہ ۲۶۹

و منزلت آپکے ہموطنون مین اور بھی زیادہ ہوگئی - یہہ معاہدہ حرم کے اندر کی خلاف
ضابطگی و بدعنوانی دفع کرنیکی نسبت تھا - اوس زمانہ مین حرم کے اندر ڈنکو برملا ایسے
ایسے حرکات سرزد ہوا کرتے تھے کہ ہر وہ انسان جسکے دلمین تھوڑی سی بھی انسانیت
ہوا وسکو سنکر کانپ اوٹھیگا اِس کوشش کا نتیجہ یہہ ہوا کہ مکہ کے چار یا پانچ
اعلی درجہ کے خاندانون مین کمزور اور مظلومون کی حفاظت کے لیئے پختہ عہدنامہ*
ہوگیا یہہ عہدنامہ صرف آپ ہی کی کوشش و سعی سے پایۂ استحکام کو پہونچا تھا -
جب آپکا سن ۳۵ برس کا ہوا تب آپنے ایک اور بہت بڑے بکھیڑے کو طے کیا
وہ کعبہ کو سر نو سے تعمیر کرنا تھا جسکے پاک پتھر کے رکھنے کی بابت مین سب قوم آپسمین
جھگڑنے کو تلی ہوئی تھی اگر آپ تصفیہ نکر دیتے تو ملک ایک بلای عظیم مین مبتلا ہو جاتا
ایک بہت بڑا کام آپ نے اور بھی کیا جسکو ابن خلدون کے سوا قریب قریب
کل مورخون نے نظر انداز کیا ہے وہ یہہ ہے کہ کعبہ کی تیاری کے بعد مکہ ایک ایسی
دغابازی اور فریب سے بچایا گیا جو اوسکی آزادی کو چھین لیتا - حویرث کا بیٹا
عثمان ایک عرب تھا جسنے قسطنطنیہ مین عیسائی دین قبول کیا تھا وہ حجاز
مین آکر اس فکر مین تھا کہ مکہ کو رومیون کے ہاتھ مین دیدے لیکن اوسکی کل مقاصد

---

* نام اون خاندانون کے یہہ ہین بنوھاشم . بنومطلب . بنواسد خاندان
زھرہ بن کلاب تیم بن مرہ - (ابن الاطہر باب دوسرا صفحہ ۲۹)

۱۱ ابوالفدا ۲۷۲ -

بیکار گئے اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش سے اوسکی سب شرارت ظاہر ہو گئی اور اوسکا بھید کھل گیا †

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اپنے ملک کی خدمت کی اور اس امر کی بھی کوشش کی کہ اپنے چچا ابو طالب کے احسانات کا معاوضہ کریں یعنی اونکے لڑکے حضرت علیؓ کی تعلیم و تربیت آپنے ذمہ لی ابو طالب کا کنبہ بڑا تھا اوسکی مقدرت و وسعت لڑکون کی تربیت کے لیئے کافی نہ تھی حضرت عباسؓ ابو طالب کے بھائی اور خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بیاہے جانیکی سبب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہر مکہ کے امیرون مین سے تھے۔

جسوقت مکہ مین ایک سخت قحط پڑی تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے کہا کہ ابو طالب کے ایک بیٹے کو آپ متبنّیٰ کیجئے اور دوسرے کو مین چنانچہ عباسؓ نے جعفرؓ کو لیا اور آپنے حضرت علیؓ کو اور عقیل اپنے باپ کے ساتھ رہے †۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کل لڑکے بچپن ہی مین مر گئے تھے صرف حضرت علیؓ کی محبت سے آپکے دلکو تسلی رہتی تھی پھر جب آپنے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علیؓ سے بیاہ دیا تو اس محبت کی اور بھی تکمیل ہو گئی۔ آپ نے انسانیت اور رحم کا ایک کام اور بھی کیا۔ حارث کے بیٹے زید کو کسی دشمن قوم نے بیچ ڈالا تھا اوسکو ام المومنین خدیجہؓ کے چچازاد بھائی نے خرید کر کے حضرت خدیجہؓ کو تحفہ دیا تھا۔

† دیکھو میور صاحب کی کتاب دوسرا باب صفحہ ۲۴۔

† دیکھو ابن ہشام صفحہ ۱۰۹ دوسرا باب ابن ھاھر صفحہ ۴۲ دوسرا باب طبری صفحہ ۳۹۶

زید کی نیکدلی نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اتنا اثر کیا کہ آپنے حضرت خدیجہؓ سے انکو مانگ لیا اور آزاد کر دیا - جب ایک زمانہ کے بعد زید کا باپ (جو اوسکو بہت پیار کرتا تھا) اوسکو تلاش کرتا ہوا آیا تاکہ فدیہ دیکر اپنے لڑکے کو چھوڑا لیجاوے تو آپنے زید سے فرمایا کہ ہان اگر تمھارا جی چاہے تو اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ یا چاہو تو یہان رہو مگر زید نے اپنے محسن ہی کے پاس رہنا پسند کیا غرض ان سب نیک کامون مین گرچہ آپ مصروف رہتے تھے مگر دل آپ کا اپنے قوم کے لیئے رویا ہی کرتا تھا شام کے دوبارہ سفر نے آپ پر اس بات کو ظاہر کر دیا تھا کہ آپکے ہموطنون کی اخلاقی اور تمدنی حالت نہایت وحشیانہ تھی آپنے دوراندیشی سے سمجھ لیا تھا کہ جبتک قوم کی اخلاقی ترقی نہو اور کوئی ترقی ہو نہین سکتی آپ گھر مین رہتے یا باہر میدان مین ہمیشہ ہر جگہ دریاے تفکر مین غرق رہتے - تنہائی سے آپ کو عشق تھا ہر سال ماہ رمضان مین آپ مع اہل وعیال کوہ حرا پر جا کر رہتے اور دن رات دعا مانگا کرتے اور غریب اور بھولے بھٹکے مسافرونکی مدد کرتے ‡ یہان اکثر آپ رات رات بھر خیال مین ڈوبے رہتے اور خداے حاضر وناظر کا دھیان بندھا رہتا اوس زمانہ مین آپ ہر درخت وپتھر سے بگوش دل سنتے کہ وہ سب پکار کر کہہ رہے ہین کہ "جس کام کے لیئے آپ پیدا ہوئے ہین

§ ابن ہشام صفحہ ۱۴۰

‡ ابن ہشام صفحہ ۱۵۲ ابوالفدا صفحہ ۱۱۳

اوسکو کیجئے" ۱؎ روحانی خواب اور فرشتے دکھائی دینے لگے اور وہ حقایق جس سے آپ نے جہان کو منور کیا منکشف ہونے لگے۔

رات کی سُنسان گھڑیون مین، صبح کے سوہانے وقت مین، تنہائی مین جب کوئی غمخوار پاس نہوتا تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو باد صبا کی آواز کیطرح آسمان سے ایک آواز سُنائی دیتی کہ "تو بشر ہے اور خدا کا رسول ہے" پھر نیند مین سوتے وقت وہی آواز دریا کے موج کی کیطرح زور سے پکار کر کہتی کہ "خدا کا نام † پکارو" بیشک وہ سچائی کا خالق ہے پیغمبرون کو چُن لیتا ہے اور اونسے ایسی آواز سے باتین کرتا ہے جو آواز بادل کی گرج سے بھی زیادہ زور آور ہوتی ہے۔ یہہ وہی اندرونی آواز ہے جسکے ذریعہ سے خدا سب سے بولتا ہے۔

یہہ آواز یہان تک نرم اور دھیمی ہوجا سکتی ہے کہ سنائی ندے اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اپنا خاص خدائی لہجہ نرکھے اور دنیاوی عقل کے پیرایہ مین ظاہر ہو لیکن یہہ بھی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً خدا کے منتخب اور برگزیدہ شخصون کے لیئے اپنی اصلی حقیقت و لہجہ مین آجاتی ہے اور اونکے کانون مین پھر خدا ہی کا کلام ہوکر سُنائی دیتی ہے" †

ہملوگ جب اس بات پر غور کرین کہ ایک بار آپ کا ارادہ خودکشی کا ہوا تھا + لیکن خالق کائنات نے آپکو اپنی طرف پکار لیا اور انسان کے ساتھ اپنا فرض

۱؎ ابن ہشام صفحہ ۱۰۱ † قرآن شریف سورہ ۹۶ آیۃ اوّل † پروفیسر مولر کا لکچر

ادا کرنے کو بھیجا۔ یا تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس زمانہ کی ولی تکلیف کو بخوبی آسانی سے سمجھ سکتے ہین۔

آپ کا جوگ جوگیون کا سا جوگ نہ تھا کہ جنگل مین بیکار پڑے رہتے اور صرف اپنی ہی بھلائی چاہتے بلکہ آپکو اپنی قوم کو بت پرستی کی غلامی سے آزاد کرنا تھا اور اونکے لیئے بہت کچھہ جد وجہد کرنا تھا چنانچہ خدا کے فضل و کرم سے آپکی قسمت کا ورق ایک ایک کرکے کھلتا گیا۔

آپ سونچ اور غم و افسوس کا کمل اوڑھے پڑے تھے کہ آسمان سے آواز آئی کہ ”اے تو جو کمل مین لپٹا ہوا ہے اوٹھہ اور لوگون کو ڈرا اور خدا کی جلالت اور بڑائی بیان کر“ آپ اوٹھے اور جس کام کے لیئے پکارے گئے تھے اوسپر کمربستہ ہوئے+ اس زمانہ کے بعد آپکی زندگی جمیع انسان کی نفع رسانی مین صرف ہوتی اور اگرچہ قوم کیطرف سے خوفناک مصیبتین اور مزاحمت و تذلیل پیش آئی گئین لیکن آپ برابر ہدایت کے کام مین مصروف رہے۔

پہلے پہل آپ کی رسالت پر حضرت خدیجہؓ ایمان لائین اور آپکو تسلی دی اور بت پرستی سے کنارہ کش ہوگئین۔

اوّل آپ نے اپنے رشتہ دارون اور عزیزون ہی کو ہدایت کرنی چاہی۔ حضرت خدیجہ کے بعد حضرت علیؓ ایمان لائے جو پیغمبر خدا اپنی بی بی اور چچا زاد بھائی حضرت

---

+ ابن الطبری دوسرا باب صفحہ ۳۵ طبری صفحہ ۱۱۴۳ ✱ ابن ہشام صفحہ ۱۰۹۔

علیؑ کے ساتھ اکثر ویرانون مین چلے جاتے اور خدا کی عبادت کرتے ایک بار اسی عبادت کرنے مین ابوطالب سے ملاقات ہوگئی اونہنے کہا کہ "اے مرے بھتیجے یہہ کون مذہب ہے جسپر تم چلتے ہو" آپ نے جواب دیا کہ "یہہ خدا کا، اوسکے فرشتون کا، پیغمبرونکا اور ہمارے دادا ابراہیمؑ کا مذہب ہے خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ اوسکے بندون کے پاس جاؤن اور اونکو حق کیطرف بولاؤن اے مرے چچا تم سب سے زیادہ مستحق ہو چاہئے کہ تم سب سے پہلے حق کو قبول کرو اور اوسکے پھیلانے مین میری مدد کرو" ابوطالب نے کہا کہ "اے مرے بھتیجے مین اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑ نہین سکتا لیکن قسم ہے خدا کی جبتک مین زندہ ہون کوئی تمکو مطلق ضرر نہین پہونچا سکتا" پھر ابوطالب اپنے بیٹے کیطرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ تمہارا مذہب کیا ہے۔ اونھون نے جواب دیا کہ مین خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لایا ہون اور اوسیکے ساتھ جاتا ہون ابوطالب نے کہا کہ جاؤ اوسکے پیچھے وہ بھلائی کے سوا برائی کیطرف نہین بولائیگا۔ ‡

بعد اسکے زید ابن حارث ایمان لائے پھر خاندان قریش کے ایک مشہور شخص جنکا نام عبداللہ ابن قحافہ ہے ایمان لائے آگے جاکر انھین کا نام ابوبکرؓ مشہور ہوا ٭ انکی سبب اور کئی شخص ایمان لائے ۱۱ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خوشی ہوئی کہ مومنین کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔

---

‡ ابن ہشام صفحہ ۱۵۹۔ ٭ بعض روایتون مین پہلے انکا نام عبدالکعبہ تھا۔ ۱۱ عثمان ابن عفان عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص زبیر بن العوام طلحہ بن عبیداللہ۔

عرب کے پیغمبر کی تاریخ مین یہہ ایک بہت بڑی بات ہے اور ایمان کے زور کو
بخوبی ثابت کرتی ہے کہ آپکے عزیز رشتہ دار آپکے صاحب وحی ہونے پر ایمان لائے
تھے جو لوگ آپکو جتنا بہت اچھی طرح جانتے تھے اور جو جتنا زیادہ ساتھ رہے تھے وہ
اوتنا ہی زیادہ خالص اور سچے پیرو تھے - اگر یے عورت و مرد (جو گلیلےؔ کے مجنون
سے کچھ کم عقلمند نہ تھے) کچھ بھی دنیا داری و دغا کے آثار اپنے ہادی مین پاتے
تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کل امیدین بگڑ جاتین - ان عزیزون نے آپ کی
خاطر سب تکلیفین سہین، ہر طرح کے جسمانی و روحانی بلاؤن مین مبتلا ہوئے،
عزیز و اقارب سے چھوٹے بلکہ بعض شہید بھی ہوئے لیکن ساتھ نچھوڑا - اگر انکو
اپنے ہادی کی سچائی مین ذرا بھی شبہہ ہوتا تو کیا یہہ لوگ کبھی ایسا کرتے ؟ بلکہ اگر
لوگ ایمان نہ بھی لاتے تو آپکے کام کی عظمت مین کوئی بٹہ نہ لگتا جسطرح حضرت
عیسی علیہ السلام کا اثر اپنے رشتہ دارون پر نہ پہونچا سیدنا حضرت عیسی علیہ السلام
کے بھائی کبھی اونپر ایمان نہ لائے † بلکہ وہ یہانتک منحرف تھے کہ ایک بار آپکو
دیوانہ سمجھکر قید کرنا چاہا تھا ‡ آپکے حوارین بھی آپ پر ایمان لانے مین بہت
مضبوط نہ تھے - ۱۱

ـہ مشہور جلیل شہر † یوحنا، باب ۵ آیت ‡ مارک باب ۳ آیۃ ۲۱ سیے وہ لوگ ہین
جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نے بجاے ماں اور بھائی کے سمجھا تھا متی باب ۱۲ آیۃ ۴۹ و ۴۸ مارک
باب ۳ آیۃ ۳۲ و ۳۳

شاید یہہ ضعف ایمان خود حوارین کی اپنی ذاتی کمزوری سے تھا یا جیسا کہ [۱] ملمن کہتا ہے کہ "شاید یہہ بات بوجہ ظاہری اختلاف اقوال حضرت عیسیٰ [ع] کے ہوگی" - خیر جو کچھ ہو بات صاف ہے [۲] - غرض سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتون کا مضبوط ایمان و استقلال اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ آپکے اغراض نہایت پاک و منزہ تھے اور آپ کا دین حق تھا - تین برس تک آپ اپنی قوم کو بت پرستی سے بچانے کے لیئے مخفی کوشش کرتے رہے - آخرش آپ نے یہہ ارادہ کیا کہ اپنے کل رشتہ دارون کو گھر مین بولاکر اپنی رسالت سمجھائین چنانچہ وہ لوگ آئے اور آپکی کوششون پر ہنسے اور ابوطالب کو طعن سے کہا کہ تمھارا بیٹا کیون اس جوش وخروش کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہے - جب آپ اپنے رشتہ دارونپر اثر نہ پہونچا سکے تو بارعام وعظ کہنا شروع کردیا ان کوششون سے بھی بہت کم کامیابی ہوتی بلکہ آپکی تقریرینے (جو بتون کے خلاف مین ہوتی تھین) قوم قریش کو غصہ کیطرف ابھارا ان لوگون نے کئی بار ابوطالب کو کہلا بھیجا کہ "اپنے بھتیجے کو ہمارے مذہب کے خلاف تقریر کرنیسے روکو" پہلے پہل تو ابوطالب نے ملایم اور اخلاق کے لفظون سے ٹالا لیکن جب اونلوگون نے

---

[۱] ملمن ایک انگریز مورخ کا نام ہے - تواریخ عیسوی باب پہلا صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵ -

[۲] میور صاحب خود اپنی کتاب کے دوسرے باب صفحہ ۲۷۴ مین اقرار کرتے ہین کہ حواری لوگ خطرہ کا رنگ دیکھتے ہی بھاگ نکلے -

[۳] ابن الاطہر صفحہ ۴۸ -

دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکے بتونکی کمزوری اور اونکا عجز و نقصان بیان کرنے مین
زیادہ مستعد ہوتے جاتے ہین تو اونہون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ مین وعظ کہنے سے
روک دیا اور جھنڈ کے جھنڈ آپ کے چچا پاس آئے اور کہا کہ ہملوگ تمھاری عمر اور
درجہ کی تعظیم کرتے ہین لیکن آخر ہملوگونکی تعظیم کی کوئی حد بھی ہے ہمسے یہہ بات
نہین دیکھی جاسکتی کہ تمھارا بھتیجا ہمکو اور ہمارے معبودون کو برا کہے تم اونکو
ان باتون سے روکو نہین تو اونکے شریک ہوجاؤ تاکہ اسکا تصفیہ جنگ سے ہوجائے
اور معاملہ ایک سو ہوجائے یہہ کہکر وہ لوگ چلے گئے۔ ابو طالب نہ تو اپنی قوم سے
جدا ہوسکتے تھے نہ اپنے بھتیجے کو کفار کی بیرحمی کے حوالہ کرسکتے تھے آخر اونھون نے
سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بولایا اور قریش کی تقریر آپکو کہہ سنایا اور عرض کیا
کہ اپنے مقصد سے باز آئیے سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ چچا کا ارادہ مجھپر سے
اپنی حفاظت اوٹھا لینے کا ہے لیکن اس سے آپکے بلند ارادہ مین ذرا بھی جنبش
نہین ہوئی آپ نے نہایت استقلال سے جواب دیا کہ "اے مرے چچا اگر کفار مرے
داھنے ہاتھہ مین آفتاب اور بائین ہاتھہ مین ماہتاب دین اور مجھہ سے اس کام کو چھوڑدینے
کے لیئے کہین تو مین آپ سے بہت سچ کہتا ہون کہ اپنے مقصد سے ہرگز نہ ڈگونگا
نہ ڈگونگا یہانتک کہ خدا اپنے مقصد کو ظاہر کردے یا مین اسی کوشش مین شہید ہوجاؤن
لیکن پھر بھی آپکو اپنے مہربان محافظ سے چھوٹنے کا افسوس ہوا اور پھوٹ پھوٹ کر

---

۶ میور صفحہ ۱۶۴ –

روسنے لگے اور چچا کے پاس سے اوٹھ چلے ابوطالب نے زور سے پوکارا جب آپ واپس آئے تو ابوطالب نے کہا کہ "اے میرے بھائی کے بیٹے جو کچھ تمہارا جی چاہے سو کہو قسم ہے خدا کی مین تمکو نہین چھوڑونگا ہان ہرگز نہین چھوڑونگا † قریش نے ابوطالب سے پھر ایکبار استدعا کی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دین بلکہ مخزوم خاندان کے ایک نوجوان کو آپکے عوض مین دنیا بھی قبول کیا لیکن اونکی کوشش بکار آمد نہوئی بلکہ ابوطالب کی مضبوطنیت جو اپنے بھتیجے کی محافظت کی تھی قریش کے غصہ کی آگ کو بھڑکاتی ہی رہی اور ابوطالب قبیلہ بنی ہاشم کو اونکی خاص عظمت اونکا خیال وعزت برابر یاد دلاتے رہے تاکہ قوم قریش اونکے خاندان کے ایک معزز شخص کو نہ قتل کرنے پاوین چنانچہ ابولہب کے سوا کل بنو ہاشم ابوطالب کے شریک حال رہے۔

ہر روز قریش کا غصہ بڑہتا ہی جاتا تھا اور اگرچہ شروع مین ابوطالب کی وجہ سے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان پر کوئی حملہ نہوا پھر بھی جو جو آفتین صحابہ پر پڑین نہایت خوفناک تھین۔ جہان سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاتے قریش بھی جاتے اور جب وہ عبادت مین مشغول ہوتے تو قریش اونپر پتھر پھینکتے اور جب کھانا

---

† ابن ہشام صفحہ ۱۶۸ و ابوالفدا صفحہ ۱۱۷ ‡ اسکی بی بی کا نام ام جمیل ہے اور قرآن مین اوسکا خطاب حمالۃ الحطب اسلیئے کہ وہ پیغمبر صاحب کی عبادت کی جگہون مین کانٹا بچھا دیا کرتی تھی۔ ؂ ابن الاطہر صفحہ ۴۴ اور ابن ہشام صفحہ ۱۶۷ ؂ ابن ہشام ۱۶۹

کھانے لگتے تو کھانے مین گرد ڈال دیتے - کعبہ کے پاس نماز پڑھنے سے روک دیا -
غرض ان لوگون نے یہہ انتظام کیا کہ جس طور سے ہو انکو ستانے سے باز نہ آئی ، ہر خاندان
نے اسپر کمر چست کی کہ اس نئے مذہب کا گلا گھونٹ ڈالنا چاہئے - رمضا پہاڑی
اور باطا مقام مین مسلمانون کو سخت سے سخت تکلیفین پہونچین ، جس عورت مرد کو
قریش تارک بت پرستی پاتے اوسکو بالو کے میدانون مین نکالدیتے اور ہر طرح سے بھوکھ
پیاس کی تکلیف دیتے اور اونسے کہتے - کہ "یا بت پوجو یا ملک عدم کی راہ لو"
چنانچہ اونمین سے بعض تو اسلام سے پھر گئے ٭ لیکن زیادہ تر ایمان پر قایم رہے
ان لوگون نے یاسر اور اوسکی بی بی سمیہ کو عذاب سخت سے قتل کیا اور اوسکے
بیٹے عمار کو بہت اذیتین پہونچائین - سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے امتون
اور شہیدان حق کی تکلیفون کو دیکھتے اور صبر کرتے - اسلام کی شروع تواریخ مین صرف
یہی لوگ شہدا کے زمرہ مین داخل نہین ہین - ٭٭

آخرش قریش نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ کے پاس دنیاوی جاہ وجلال کی لالچ پیش کی
اور چاہا کہ اونکو اس بہانہ اعلان حق سے باز رکھین - ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ
حجر کی مسجد مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص عتبہ ابن ربیعہ نامی آپکے پاس آیا اور
کہنے لگا کہ اے مرے بھائی کے لڑکے بیشک تم لیاقت اور نجابت مین مشہور ہو مگر تمنے

٭ ابن الاطہر صفحہ ۵۰ اور ابن ہشام صفحہ ۲۰۵

٭٭ ابن الاطہر صفحہ ۵۰

ہملوگون کے درمیان مین تفرقہ ڈالدیا اور ہملوگون کے گھرونمین جھگڑا پھیلا دیا تم
ہملوگون کے دیوتاؤن اور دیبیونکو برا بھلا کہتے ہو، ہم لوگونکے باپ داداکو گنہگار
ٹھہراتے ہو اسلیئے ہملوگ تم سے کچھ کہا چاہتے ہین تم اوسپر اچھی طرح سے غور کرو اگر
بہتر سمجھو تو اوسکو قبول کرو" آپ نے فرمایا "اے ولید کے† باپ کہو مین سنتا ہون"
تب اوسنے کہا کہ "اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم اِن سب باتون سے دولت پیدا
کرنی چاہتے ہو تو ہملوگ تمہارے لیئے اتنی دولت جمع کردے سکتے ہین کہ اوتنی دولت
ہملوگونمین سے کسی کے پاس نہو، اور اگر اس سے عزت اور نام چاہتے ہو تو ہملوگ
تمہین سردار بنالین اور ہرگز تمہارے خلاف کوئی کام نہین کرین، اور اگر تم ملک
چاہتے ہو تو ہملوگ تمہین اپنا بادشاہ بنائین اور اگر وہ بھوت جو تمپر سوار ہے اِس سے
نہ اوترے تو ہملوگ روپیہ خرچ کرکے حکیم لائینگے اور تمہارا علاج کرائینگے" رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اے ولید کے باپ کیا تمہین جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے"
اوسنے جواب دیا "ہان" تب آپ نے کہا کہ "اب مجھسے سنو" کہ "یہہ کتاب
رحمٰن ورحیم کی اوتاری ہوئی ہے جسکے دلایل صاف صاف ہین یہہ ایک قرآن
ہے جسکی زبان عربی ہے یہہ سمجھ والونکی ہدایت کے لیئے ہے، یہہ خوشخبری
دینے والی اور ڈرانیوالی ہے لیکن بہتیرے اوس سے پھر جاتے ہین اور اوسکو

† عتبہ کو ولید کا باپ کہکر اسلیئے مخاطب کیا کہ عرب کا دستور ہے کہ بلحاظ اخلاق وتعظیم کے
اکثر مخاطب کو اوسکے بیٹے کا باپ کہکر پکارتے ہین جیسے "اے فلان کے باپ"

نہین سنتے اور وہ کہتے ہین کہ ہملوگ تمھاری باتونکو نہ سمجھ سکتے نہ سن سکتے ہین اور ہمارے تمھارے درمیان ایک پردہ ہے اسلیئے کرو تم جیسا کہ تم مناسب سمجھو اور کرینگے ہم جیسا کہ ہم مناسب سمجھینگے" کہہ دو کہ مین تمھاری ہی طرح ایک آدمی ہون یہہ بات مجھپر کھول دیگئی ہے کہ تمھارا خدا ایک خدا ہے اسلئے سیدہے اوسیکے پاس جاؤ اور گذشتہ کے لیئے معافی مانگو، اور افسوس ہے اون بت پرستون پر جو صدقہ نہین دیتے اور آنیوالی زندگی پر یقین نہین رکھتے، لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہ ابدالآباد کے لیئے انعام پائینگے" جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کے مضمون کو پڑھکر سنا چکے تو فرمایا کہ" اب تمنے سن لیا پھر جو مناسب سمجھو وہ کرو" ✝ جب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کفارونکی ایذا رسانی مسلمانون پر دن بدن زیادہ ہی ہوتی جاتی ہے تو آپنے اپنی امتونکو ہدایت کی کہ جب تک قریش کا دل بہتری اور بھلائی کیطرف مائل نہو تب تلک ملک حبش جاکر رہو چنانچہ بموجب اس ہدایت کے قریب پندرہ آدمیون کے ملک حبش کیطرف چلے گئے۔

اسلام کی تواریخ مین یہہ پہلی ہجرت کہلاتی ہے اور یہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے پانچوین سال اور ۶۱۵ء مین واقع ہوئی۔

ان مہاجرین کے بعد اور بہتیرے آدمیون نے اونکی تقلید کی یہانتک کہ ۸۲ یا

---

✝ ابن ہشام صفحہ ۸۵

۸۳ مرد اور ۱۸ عورتین مُلک حبش کیطرف ہجرت کر گئے‡ لیکن قریش کی دشمنی اسپر بھی کم نہوئی اون لوگون نے حبش کے بادشاہ نجاشی کے پاس اِس نظر سے اپنا سفیر روانہ کیا کہ وہ مردمان فراری کو سزا دینے کے لیئے واپس لائے - اون لوگون نے اِن مہاجرین کا صرف یہی جرم ٹھرایا کہ ان لوگون نے اپنے پرانے مذہب کو چھوڑ دیا ہے - حبش کے بادشاہ نے جلاوطنون کو طلب کیا اور اونسے پوچھا کہ وہ کون سا مذہب ہے جسکے لیئے اپنے اگلے مذہب کو ترک کیا اور نہ کسی مذہب کو قبول کیا نہ دوسرونکے جعفرؓ ابن ابی طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی سب کی طرف سے بولے - "اے بادشاہ ہم لوگ جہالت کے دریا مین ڈوبے ہوئے تھے - ہملوگ بتون کو پوجتے تھے اور مردہ کھاتے تھے اور بُری باتین بولتے تھے اور انسانیت سے کنارہ کش تھے - مہمان نوازی اور مسافر نوازی کی رسم نہین جانتے تھے - ہملوگ ظلم کے سوا اور کوئی قانون نہین جانتے تھے کہ یکایک خدا نے ہملوگون مین سے ایک آدمی کو کھڑا کیا جسکی نجابت سچائی ایمانداری نیک چلنی سے ہملوگ واقف ہین اوسنے ہملوگونکو خدا کی وحدانیت بتلائی - شرک سے باز رکھا بتون کے پوجنے سے منع کیا - سچ بولنے کی ہدایت کی - امانت مین خیانت کرنے سے منع کیا رحیم ہونے اور پڑوسیون کے حقوق پر خیال رکھنے کو فرمایا - اوس نے ہملوگون کو حکم کیا کہ عورتون کی جھوٹی برائی

‡ ابن ہشام صفحہ ۲۰۸

نہ بیان کرو - اونپر تہمت نہ دھرو - یتیمون کا مال ظلم سے نہ کھاؤ - اوسنے یہہ بھی حکم کیا کہ گناہون سے بچو اور نماز پڑھا کرو - خیرات دو - روزہ رکھو + چونکہ ہملوگ اوسپر ایمان لائے ہین اور اوسکی ہدایتون کو مان لیا ہے اور شرک سے کنارہ کش ہو گئے ہین اسلئے ہمارے ہموطن ہملوگون کے دشمن ہو گئے ہین اور ہم لوگون کو صرف اس غرض سے تکلیف اور ایذا دیتے ہین کہ ہملوگ خدا کی عبادت چھوڑکر اونکی کاٹھ کی مورتون کی عبادت کرین اون لوگون نے ہمکو یہان تک ستایا اسقدر ایذا پہونچائی کہ آخر ہملوگ مجبور ہوکر تیرے ملک مین آئے اور اب امید کرتے ہین کہ تو ہملوگون کو اونکے ظلم سے بچائے گا" + قریش کی درخواست کو سلطان حبش نے نامنظور کیا اور مکہ کے سفیر بے نیل مرام واپس آئے +

اب ہم یہان پر تواریخ لکھنے والے قلم کی باگ ذرا روکتے ہین - اور چند لحظہ کے لیئے اِس بات پر غور کرنا چاہتے ہین کہ حضرت جعفرؓ نے کیا کہا - ہم دیکھتے ہین کہ اس جوان نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کل ہدایتون کا مجموعہ بیان کیا تھا - جیسا اِس موقع پر حضرت جعفرؓ نے اپنے مذہب کے لوگون کے لیئے ایسی جراءت اور جوش سے بحث کی بہت کم آدمیون نے کی ہوگی +

جسوقت مسلمان اپنے دشمنون کے ایذا رسانی کے سبب غیر ملک مین جا بسے تھے اوسوقت بھی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہایت دلیری سے اپنی جگہہ پر قایم تھے اور

+ ابن ہشام صفحہ ۲۱۹

گرچہ ہر طرح کی سختیان اور ذلتین پیش آتی ہین لیکن آپ آپنے رسالت کے کام پر ویسے ہی مستعد تھے + کفار پھر آپ کے پاس آئے اور دولت اور عزت کی لالچ لائے لیکن آپ نے جواب دیا کہ "مین نہ دولت کا بھوکا ہون نہ مجھے نام کی خواہش نہ مملکت کی ہوس ہے - مین تو خدا کا بھیجا ہوا ہون کہ تمھین خوشخبریان سناؤن - مین تو خدا کا کلام سناتا ہون اور نصیحت کرتا ہون + اگر تمنے میرا کہا مانا تو اس دنیا مین بھی چین سے رہوگے اور آیندہ بھی - اور اگر تمنے نصیحتون پر کان نہ دہرا تو مین صبر کرونگا اور اپنے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دونگا + وہ تمہارے اور ہمارے درمیان تصفیہ کر لیگا" + † تب اون لوگون نے کہا کہ اگر آپ رسول ہین تو کوئی معجزہ دیکھائیے آپنے فرمایا - "خدا نے مجھے تمہارے پاس شعبدہ دیکھانے کے لیئے نہین بھیجا ہے اوسنے تو مجھے وعظ کہنے کو بھیجا ہے - جو کچھ مین تم سے کہتا ہون اگر تم اوس کو قبول کر لوگے تو اس دنیا مین بھی خوش رہوگے اور آیندہ بھی اور اگر تم میری باتون پر دھیان نہ دوگے تو مین صبر کرونگا - خدا میرے اور تمہارے درمیان تصفیہ کر دیگا" + سبحان اللہ یہہ کسقدر عظمت دار بات ہے - آپ نے اپنی رسالت کا مدار صرف حق باتون پر رکھا آپکے یہی الفاظ تھے کہ مین جو کچھ کہتا ہون اوسپر دھیان دو تو دونون جہان مین تمہارا بھلا ہوگا - مین بھی تمہاری ہی طرح ایک آدمی ہون

† ابن ہشام صفحہ ۱۸۸

لیکن خدا کیطرف سے خوشخبری لایا ہون + ان باتون کو سنکر کفار نے جو جواب دیا اوس سے بہت ہی سخت دشمنی ٹپکتی ہے اون لوگون نے کہا۔ "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اس بات کو جان لو کہ ہم لوگ کبھی تمکو وعظ کہنے نہین دینگے یہان تک کہ تم غارت ہوجاؤ یا ہم" +

آپ خدائی الہام کی آواز برابر دلمین سُنا کیئے اور خدا کے مدد پر بھروسا کیئے ہوئے اپنے وعظ کہنے کے کام پر مستعد رہے اگرچہ بڑی بڑی مزاحمتین ہوئین لیکن آخر آپ کی نصیحتون نے اثر پیدا کیا۔ حق باتون کے تخم جو چارون طرف چھینٹ دیئے گئے تھے۔ بغیر پودا پیدا کیئے ہوئے نہین رہے + عرب کے رہنے والے جو دور دور سے کسی قومی میلے مین آئے وہ آپکی وعظون کو نہایت ہی خشوع و خضوع سے سُنتے اور جب واپس جاتے تو اون باتون کو اپنے ہموطنون مین پھیلاتے + اور حق کا دوسرا کرشمہ یہہ ہوا کہ اکثر کفار آپ کی ہجو مین قصاید کہتے۔ آپ کی اکثر باتین اس ہجو مین مندرج ہوکر مشتہر ہوئین۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد +

ایک شخص مدینہ کے رہنے والے نے مکہ کے قریش کو خط لکھا کہ "تم لوگ کیون جھگڑتے ہو اس نئے واعظ کی سنو تو سہی کہ کہتا کیا ہے" + اوس خط کے بعض مضمون کی نقل کیجاتی ہے

---

+ اس مقام پر میور صاحب کہتے ہین کہ یہہ بات غور طلب ہے کہ صرف اس قسم کی سادی سادی دلیلین بلا کسی معجزہ کے معجزے بت پرستی کو شانے کے لیئے کافی تھین یا نہین" مولوی امیر علی صاحب اسکا جواب دیتے ہین کہ میور صاحب کی یہہ معجزہ کی خواہش اوسوقت کے قریش کی خواہش سے کچھہ کم نہین ہے۔

"اگر ایک معزز شخص نے کوئی نیا مذہب اختیار کیا ہے تو اوسے تم ستاتے کیون ہو- دل کی باتون کو خدا کی سواے اور کون جان سکتا ہے - سچے مذہب پر چلو- ہملوگ تمکو دیکھہ رہے ہین - سیدھی راہ پر وہی چلتے ہین جو ہمیشہ بلند خیال رہتے ہین- †

اِس زمانہ مین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ ایمان لائے + یہہ دونون صاحب بہت دلیر آدمی تھے + جو حرج ابوطالب اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مرجانے سے آپ کو پہونچا تھا اوسکی پوری تلافی اِن دو صاحبون کے ایمان لانے سے ہوگئی + ابوطالب اپنے زندگی بھر رسول مقبول کے معاون اور مددگار رہے + ابوطالب کے مرنے کے تین برس پیشتر ابوطالب اور انکے بھائی بنو عبدالمطلب اور خاندان بنی ہاشم کو طرح طرح کی مصیبتین پہونچین - قریش برابر اونلوگون کے گھرون کا محاصرہ کیئے رہے اور آپسمین اتفاق کر کے ان لوگون کا کھانا پینا بند کردیا آخر خود قریشیون مین کوئی بیرونی وجہ ایسی آپڑی کہ اونھون نے اپنا محاصرہ اوٹھالیا + پہلے ابوطالب نے ‡ انتقال کیا + اب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صرف کنبہ کے سردار ہی نہین بلکہ مہربان محافظ نے قضا کیا + انکے انتقال کے بعد جو جو مصیبتین آپ پر پڑی گئین اونمین ام المومنین خدیجہؓ سے آپ کو بڑی تسکین اور معاونت ملتی تھی - ان سے آپ کے قلب کو تسلی تھی-

---

† ابن ہشام صفحہ ۱۸۰

‡ ابوطالب کا انتقال نبوت کے دسوین سال شوال کے مہینہ مین ہوا -

آخر حضرت خدیجہؓ کی زندگی بھی ختم ہوئی + اب ان دونون مہربان مددگارون کے مرنے سے آپ کے دل کو جتنا رنج وافسوس ہوا اوسکو ہر انسان کا دل سمجھ سکتا ہے +

# تیسرا باب

ابوطالب کا مرنا گویا قریش کیواسطے اجازت تھی کہ وہ اپنی ایذا رسانی کو دوچند
کردین + بنی ہاشم بوجہ نہ رہنے اپنے سردار کے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
محافظت نکرسکے جب سیدنا محمد صلعم نے دیکھا کہ قریش بت پرستی سے باز نہین آتے
تو آپ نے طائف مین جاکر وعظ کہنے کا ارادہ کیا + آپ اپنے خادم زید ابن
حارث کے ساتھہ طائف پہونچے لیکن وہان کے لوگون پر بھی آپ کے وعظ کا
کچھہ اثر نہوا بلکہ وہ غضبناک ہوئے اور آپ کو شہر سے نکال دیا + جسوقت آپ
شہر سے نکلے بازاری لوگ اور غلام آپ پر پتھر پھینکتے تھے اور شام تک برابر آپکو
ایذا پہونچاتے ہوئے ساتھہ ساتھہ چلے آتے لیکن جب تاریکی زیادہ ہوئی تو آپکو
تنہا چھوڑکر چلے گئے + تمام جسم آپ کا زخمی ہوگیا تھا اور پائون مین آبلے پڑگئے تھے
آپ نہایت حیران اور پریشان کھجور کے سایہ کے نیچے ٹھہرے اور دونون ہاتھہ

+ ابن الاطہر صفحہ ۶۹

آسمان کی طرف اوٹھاکر اور رُو رُو کر یہہ دعا مانگی "اے رب مین تجھسے درخواست کرتا ہون - مین نہایت کمزور ہون میری خواہشین محض فضول ہین - آدمیون کی نظر مین میری کچھہ بھی قدر نہین ہے - اے ارحم الراحمین اے کمزورون کا مالک تو میرا سردار ہے - مجھے نچھوڑ - مجھے اعرابیون اور جنگلیون اور دشمنون کا شکار نہ بنا - اگر تو مجھہ سے ناراض نہین ہوا ہے تو بیشک مین محفوظ ہون + مین تیرے چہرے کے نور مین پناہ مانگتا ہون - تیرا نور وہ نور ہے کہ جس سے کل تاریکیان دفع ہو جاتی ہین اور دنیا اور آخرت کے لیئے چین و آرام حاصل ہوتا ہے - مجھہ پر غصہ نہو - میرے مشکلون کو جسطور سے مناسب ہو حل کر - تیرے سوا نہ طاقت ہے نہ مدد" ‡

سیدنا محمد صلعم نہایت مغموم ہو کر مکہ کو لوٹ آئے + آپ یہان کچھہ عرصہ تک رہے مگر اپنے ہموطنون سے جدا رہتے اور جو اجنبی آتے اونھین کو وعظ و نصیحت فرماتے - جسوقت آپ وعظ فرماتے اوسوقت آپکے مقابلہ مین ابولہب یہہ منادی کرتا کہ "اے لوگو محمد صلعم تمکو نئی راہ سکھلاتا ہے اور بدعت اور گمراہی کی طرف بولاتا ہے یہہ چاہتا ہے کہ لات اور عزیٰ کی پرستش تمسے چھوڑائے دیکھو خبردار خبردار کوئی اسکا کہا نہ مانیو"

ایک دن آپ انہین تاجرون اور اجنبیون کو وعظ فرما رہے تھے کہ آپنے دیکھا

‡ ابن ہشام صفحہ ۲۷۹

کہ چھہ اہل یثرب آپسمین کچھہ باتین کر رہے ہین آپ نے اون لوگون کو بولا یا اور کہا کہ بیٹھو اور وعظ سنو چنانچہ وہ لوگ آئے اور وعظ سننے لگے - آپ کی فصاحت اور راست گفتاری کا اونپر ایسا اثر ہوا کہ وہ چھہ کے چھہ ایمان لائے - ککر یہہ واقعہ سنہ چھہ سو بیس عیسوی مین ہوا - جب یہہ چھہ مسلمان اپنے وطن کو واپس گئے تو اونھون نے اِس خبر کو خوب منتشر کیا کہ ملک عرب مین ایک نبیؐ پیدا ہوا ہے جو عرب کے سینکڑون برس کے جھگڑون کا تصفیہ کر دیگا اور اونکو خدا کے پاس بولائیگا - دوسرے سال یہہ اہل یثرب پھر آئے اور یاثرب کے چھہ مشہور قومونکی طرف سے چھہ آدمی اپنے ساتھہ لیتے آئے - اوسی جگہہ پر جہان وہ پہلے چھہ آدمی ایمان لائے تھے یہہ چھہ بھی حلقہ اسلام مین داخل ہوئے -

جو معاہدہ اِن لوگون کے ساتھہ ہوا اِسکا نام پہلا معاہدۂ عقبہ ہے اِسکی وجہ یہہ ہے کہ یہہ معاہدہ عقبہ پہاڑ پر ہوا تھا - ۹

جو اقرار اِن لوگون نے کیا تھا وہ یہہ ہے کہ "ہملوگ کسیکو خدا کا شریک نہ بنائینگے چوری، زناکاری، اولاد کے قتل سے باز آئینگے ہملوگ چغلی اور شکایت نکرینگے

† یہہ چھہ آدمی خزرج قبیلہ کے تھے - مدینہ مین دو قبیلے رہتے تھے اوس اور خزرج - یہہ دونون قبیلے ہم جد انکا قدیم مسکن یمن تھا - اِن دو قبیلونمین اکثر جنگ برپا ہوا کرتی تھی - ۱۲ ابو الفداء صفحہ ۲۸۷

ککر ابن ہشام صفحہ ۲۸۶ ۹ اسلام کی تواریخ مین اس معاہدہ کو معاہدۃ النساء کہتے ہین -

اور رسول صلعم کی ہر ایک حق بات کو مانینگے اور خوشی اور غم مین انکے شریک حال رہین گے" ✝ اِس اقرار کے بعد یہہ لوگ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعلے درجہ کے ǂ صحابی کے ساتھ اپنے ملک کو واپس گئے تاکہ دین اسلام کو وہان پھیلائین چنانچہ یثرب مین اسلام بہت جلد پھیل گیا۔

پہلے اور دوسرے معاہدہ کے درمیان جو وقفہ گذرا وہ بڑے سخت امتحان کا زمانہ تھا آپ اپنے ہموطنون کو بت پرستی مین ڈوبا ہوا دیکھکر بہت مغموم تھے لیکن آپ کو پوری امید تھی کہ "امر حق کبھی نہ کبھی ضرور غالب ہوگا یہہ ممکن ہے کہ مین خود اوس دنکے دیکھنے کے لیئے زندہ نرہون لیکن جسطرح یہہ بات حق ہے کہ آفتاب کی روشنی کے سامنے تاریکی رہ نہین سکتی اسیطرح سچائی کے سامنے جھوٹھ رہ نہین سکتا"

میوٗر صاحب کے قلم سے بھی اس مقام پر بیساختہ تعریف نکل گئی ہے وہ لکھتے ہین کہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی حالت مین جبکہ سارا جہان انکا مخالف تھا اور بظاہر کوئی امید بھی فتح کی نہ تھی خدا پر بھروسا کیئے ہوئے اپنے ارادہ پر قایم رہنا اسقدر عظمت دار واقعہ ہے کہ جسکی مثال کتب الہامی کے سوا اور کہین نہین مل سکتی"

یہی وہ زمانہ ہے جبکہ رسول مقبول صلعم کی معراج ہوئی۔ بعض مورخ لکھتے ہین کہ "مجھے بہت افسوس ہے کہ اِس معراج کے بارہ مین شاعرون فقیہ لوگون نے عجیب عجیب حکایات گڑھے ہین لیکن قران کے سادہ الفاظ تو صرف یہی ہین کہ "اوس

✝ ابن ہشام صفحہ ۲۸۹ ǂ انکا نام مُصعب بن عمیر تھا۔

خدا کی تعریف ہے جو اپنے بندہ کو رات کیوقت پاک مسجد سے اوس مسجد تک لے گیا جو بہت دور ہے جسکے اطراف وحوالی کو ہمنے مبارک بنایا" تاکہ ہم اوسکو اپنی چند نشانیان دکھا دین کیونکہ وہ سننے والا دیکھنے والا ہے"۔ اور پھر یہہ بھی لکھا ہے کہ "یاد رکھو جو ہمنے تمسے کہا کہ تمہارا خدا انسان کے چارون طرف ہے اور ہمنے نہین دکھلایا تمکو وہ خواب جو تمنے دیکھا مگر محض لوگون کی آزمایش کے لیئے"۔ مسلمانون کو جس بات پر ضرور یقین کرنا ہے وہ صرف اسقدر ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ وہ مکہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے اور آپ نے اِس خواب مین خدا کی بڑی بڑی نشانیون کو ‡ ملاحظہ فرمایا۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ نبیون کے لیئے خواب بھی الہام کا ایک ذریعہ ہے"

سنہ ۶۲۲ء مین چھتّر مسلمان یثرب سے مکہ مین آئے اور اپنے ساتھ بت پرست بھائیونکو بھی لیتے آئے † اِن مسلمانون کی یہہ نیت تھی کہ رسول مقبول صلعم کو اپنے شہر مین وعظ کہنے کے لیئے لیجائین + رات کے وقت یہہ لوگ اوسی پہاڑی پر جمع ہوئے

---

‡ میور صاحب لکھتے ہین کہ "سندون سے صرف اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ معراج صرف روحانی خواب تھا نہ جسمانی سیار و ابن ہشام کے صفحہ ۲۶۷ مین بھی جو کچھ لکھا ہے اوس سے صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ معراج عالم رویا مین ہوا تھا"۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ عیسائی لوگ اِس واقعہ پر کیون معترض ہوتے ہین۔ وہ بھی تو حضرت عیسیٰ اور حضرت الیاسؑ کے آسمان پر چڑھ جانیکو جسمانی طور پر مانتے ہین۔

† یہہ لوگ قوم اوس و خزرج مین سے تھے۔ قرۃ العیون۔

جہان وہ ایمان لائے تھے + سیدنا محمد صلعم اپنے چچا عباسؓ کے ساتھ جو اوسوقت مسلمان نہ تھے لیکن دین اسلام کے ترقی کے بڑے خواہان تھے" اوس جگہہ تشریف لائے + آپ نے اون بُت پرست اہل یثرب سے گفتگو شروع کی اور اونکو اون سب مصیبتون بکھیڑون کو سمجھایا جو اون پر مسلمان ہونے کی وجہ سے ہونے والے تھے + لیکن اون لوگون نے یک زبان ہوکر جواب دیا کہ ہملوگ کل مصیبتون کو یقینی جانکر ایمان لاتے ہین + اون لوگون نے کہا کہ اے رسول خدا صلعم اپنے لیئے اور خدا کے لیئے جو اقرار چاہو ہم سے لیلو + رسول مقبول صلعم نے عادۃً قرآن مجید کے چند مقامات پڑھے اور اون سب کو بھی شریک عبادت مین کیا اوسکے بعد نئے مذہب کے فوائد اور برکتین بیان کین + پہلا اقرار پھر دُھرایا گیا کہ وہ لوگ خدا کے سوا دوسرے کسی کی عبادت نہین کرینگے اور اسلام کی کل باتون پر چلینگے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کل حق باتون کو مانینگے ۔ جسطرح اپنے بچون اور عورتون کی محافظت کرتے ہین ویسی ہی رسول صلعم کی بھی محافظت کرینگے + پھر اِن لوگون نے کہا کہ اگر ہم راہ حق مین مارے جاوین تو ہمکو اِسکا کیا بدلا ملیگا؛ آپ نے جواب دیا" عقبیٰ مین خوشی" پھر اون لوگون نے سوال کیا کہ جب آپکے اقبال کا زمانہ آویگا تو کیا آپ ہم لوگون کو چھوڑکر پھر مکہ چلے آئینگا؛ رسول صلعم نے مسکراکر جواب دیا" نہین کبھی نہین ۔ تمہارا خون میرا خون ہے مین تمہارا ہون تم میرے ہو" + تب ہر ایک نے رسول صلعم کا ہاتھ مانگا اور اوسپر بیعت کی + مشرکین مکہ مین سے ایک شخص چھپا ہوا تھا ۔ اقرار ختم

ہونے کے بعد وہ کچھہ بولا جسکو سنکر مسلمان لوگ ہراسان ہوئے لیکن رسول مقبول صلعم نے اون کو تسلی دی +

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ[12] آدمیون کو چنکر اپنا نقیب[†] مقرر کیا + عقبہ کا دوسرا معاہدہ اسطور پر ختم ہو گیا +

مشرکون کے اوس جاسوس نے جس نے دوسرے معاہدہ کو ہوتے دیکھا تھا اِس خبر کو سارے شہر مکہ مین مشہور کر دیا چنانچہ قریش ایک بڑی جماعت کے ساتھہ اہل یثرب کے کاروان مین آئے اور بیعت کرنے والون کی تلاش شروع کی لیکن اونکی کوششین رائگان گئین آخر اون لوگون نے کاروان کو تو جانے دیا لیکن رسول صلعم اور آپکے ساتھی مومنین کو اہل قریش اب سخت تکلیف دینے لگے - رسول صلعم نے جب دیکھا کہ اب مسلمان سب کے سب قتل کیے جائینگے تو آپ نے انکو ہدایت کی تم لوگ بھی یثرب کو چلے جاؤ + چنانچہ سو خاندان چپ چاپ مکہ سے یثرب کو چلے گئے یثرب کے لوگ اون سے بڑی گرمجوشی سے ملے + شہر مکہ کا ایک حصّہ اسطرح ویران ہو گیا + ایک دن عتبہ ابن ربیعہ نے ان خالی مکانون کو دیکھکر چند اشعار پڑھے جسکا ترجمہ یہہ ہے - "ہر ایک مکان گو وہ کتنے ہی دنون تک خوش اور آباد رہا ہو آخر

---

† ابن ہشام صفحہ ۲۹۷ تہتر مرد اور عورت اس معاہدہ مین شریک ہوئے تھے - اور یہہ واقعہ ماہ ذی الحجہ مین ہوا - اس مہینے کے اخیر اور محرم اور صفر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ ہی مین تشریف رکھا ربیع الاول مین مدینہ گئے +

ایک غم خانہ ہوجاتا ہے" + اور پھر اوس شخص نے افسوس سے یہہ کہا کہ یہہ کل کام ہمارے بھتیجے کا ہے ہملوگون کے درمیان نااتفاقی پھیلادی اور ہملوگون کو ایک دوسرے کا دشمن بنادیا" + ‡

اِس جگہہ پر ایک مورخ لکھتا ہے کہ "جو بات حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھہ ہوتی تھی وہی بات سیّدنا محمد صلعم کے ساتھہ بھی ہوئی صرف اِسقدر فرق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے خود کہا تھا اور سیّدنا محمد صلعم کے نسبت کافرون نے کہا + حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا - کہ "یہہ نہ سمجھنا کہ مین دنیا مین صلح پھیلانے کے لیئے آیا ہون بلکہ مین ایک تلوار دینے آیا ہون کیونکہ مین اِسلیئے آیا ہون کہ باپ بیٹے سے لڑے اور بیٹی مان اور بہو ساس سے" + †

سچ ہے ہر مذہب کی ابتدائی حالت ایسی ہی سخت اور دشوار ہوتی ہے + جس زمانے مین یہہ حالت تھی کہ ہر وقت طوفان بلا کے برپا ہونیکا خوف تھا سیّدنا محمد صلعم اپنی جگہہ پر قایم تھے + آپکے کل مومنین یثرب جا چکے تھے + آپکے ساتھہ صرف حضرت علیؓ اور ابوبکرؓ رہ گئے تھے + رنج و تکلیف دغا و فساد کی گھنگھور گھٹا زیادہ سے زیادہ نبوت کے آسمان پر چھانے لگی + قریش نے اِس خوف سے کہ کہین ایسا نہو کہ رسول صلعم بھی ہمارے قبضہ سے نکل جائین اور مکہ سے چل دین ایک جلسہ مکان

‡ ابن ہشام صفحہ ۳۱۶

† متی - درس ۳۴ اور ۳۵ - باب ۱۰

دار الندوہ[1] مین قایم کیا + اِس جلسہ مین قوم کے کل سردار جمع تھے + بعض کی
رای ہوئی کہ تاحیات انکو قید کر رکھو + بعض کی راے ہوئی کہ شہر سے نکال دو لیکن
آخر یہہ طے پایا کہ قتل کرو + پھر یہ بات بھی سوچی گیئ کہ اگر ایک آدمی قاتل ہوگا تو یہہ
ممکن نہین کہ وہ اور اوسکی گھرانے کے آدمی معاوضہ سے بچ سکین گے + آخر اس بکھیڑے کو
ابوجہل نے اِس طور سے طے کیا کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک دلیر اور مستعد آدمی منتخب
ہو اور سب کے سب ملکر قتل کرین تاکہ محمد صلعم کے رشتہ دار ہمسے بدلا نہ لے سکین -
اِس بات کو سب نے مان لیا اور چند نوجوان اِس کام کے لیئے مقرر ہوئے - رات
ہوتے ہی رسول صلعم کے قاتل رسول صلعم کے گھر کے چارو نطرف جمع ہوئے اور اِس
امر کے منتظر تھے کہ صبح کے وقت اِنکو اپنے گھر سے نکلتے وقت قتل کرین اور سب
لوگ دیوار کی سوراخ سے جھانک جھانک کر دیکھتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
سوتے ہین یا جاگتے - لیکن اوسی فراست صادقہ جسنے عیسیٰ علیہ السّلام کو دشمنون
کے حملہ سے کئی بار بچایا تھا ‡ محمد صلعم کے دلمین بھی اِس بات کو ڈال دیا کہ
دشمنون کی نیت آج اچھی نظر نہین آتی - آپ نے اپنی سبز چادر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو

[1] قرۃ العیون حصہ دوم جلد اوّل صفحہ ۶
[2] ابن ہشام ۳۲۳ مین راقم ہے کہ ابوجہل کے اِس راے کی ایک اجنبی شخص سنے تائید کی بعض
اِس شخص کو شیطان کہتے ہین -
‡ دیکھو تاریخ عیسوی مصنفہ ملمن صفحہ ۲۵۳

اُوڑھا دی تاکہ کفار یہہ نہ سمجھہ سکین کہ رسول صلعم اپنے پلنگ پر نہین ہین اور خود حضرت داؤد علیہ السلام کیطرح کھڑکی کی راہ سے چلدیئے - آپ وہان سے حضرت ابو بکرؓ کے مکان پر گئے اور اونکے ساتھہ یثرب کی طرف روانہ ہوئے مگر کئی دن تک ثور[۱] پہاڑ کے گوشہ مین چھپے رہے - یہہ ایک پہاڑی ہے اور مکہ کے دکھن طرف واقع ہے اب قریش کے غصہ کا کوئی حد و پایان نہ رہا - جسوقت اہل مکہ نے سنا کہ رسول صلعم کے قاتل اپنے مقصد مین ناکامیاب رہے تو اونکی ہمت دونی ہوگئی اور دلمین پورا ارادہ کیا کہ جسطرح سے ہو رسول صلعم کو گرفتار کیجئے چنانچہ اون لوگون نے اشتہار دیا کہ جو شخص رسول صلعم کو پکڑ لائیگا وہ سو اونٹ انعام پائیگا چنانچہ انعام کے لالچی دو ایک بار اوس مقام تک پہونچ بھی گئے تھے جہان رسول صلعم چھپے ہوئے تھے حضرت ابو بکرؓ خوف سے کہنے لگے کہ "ہملوگ دو ہی ہین" رسول صلعم نے فرمایا کہ "نہین بلکہ ہمتین ہین کیونکہ خدا بھی ہملوگونکے ساتھہ ہے" - تین دن کے بعد قریش کی تلاش کی کوشش بہت کم ہوگئی - برابر تین دن تک اسی مقام مین رہے ابو بکرؓ کے بیٹے ہر روز رات کو کھانا لادیا کرتے تیسرے دن کے شام کو لوگ اوس جگہ سے روانہ ہوئے اور بمشکل تمام دو اونٹون کا بندوبست کیا اور چاہا کہ یثرب ایسی راہ سے چلین جسطرف سے بہت کم آدمی چلتے ہون -

[۱] ابو الفدا صفحہ ۲۹۸

[۲] ابن الاطھر صفحہ ۸۱

لیکن اسپر بھی خوف سے محفوظ نہ تھے - بہتیرے سوار انعام کی لالچ سے چارونطرف پھر رہے تھے چنانچہ راہ مین ایک پہلوان† نے جو بہت ہی تیز گھوڑے پر سوار تھا ان لوگون کو جاتے ہوئے دیکھا اور پیچھا کیا - جب حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا کہ ایک شخص پیچھا کئے چلا آتا ہے تو آپ گھبرا کر بول اوٹھے کہ اب تو ہملوگ گئے" لیکن رسول صلعم نے فرمایا کہ "کچھ غم نہ کھا خدا ہملوگونکے ساتھ ہے" جوہین وہ کافر آپ لوگون کے نزدیک آیا کہ یکایک اوسکا گھوڑا الف ہوگیا اور وہ چت گرپڑا نہایت خوف زدہ ہوکر رسول صلعم سے معافی مانگنے لگا چنانچہ آپنے معاف فرمایا اور جب اوسنے معافی کی سند طلب کی تو حضرت ابو بکرؓ صدیق نے ہڈی کے ایک ٹکڑے پر سند دیدی - ‡ بعض روایات یہ ہے کہ حضرت ابو بکر کے غلام عامر بن فہیرہ نے لکھا

اس واقعہ کے بعد آپ بیخوف وخطر برابر چلے گئے اور یثرب جا پہونچے جسدن آپ یثرب مین اونٹ سے اوترے اوسدن نہایت گرمی تھی وہ جون کا مہینہ ۶۲۲ء تھا - ایک یہودی نے آپکو ایک مینار پر سے دیکھکر پہچان لیا* - اوسوقت قران کا وہ مضمون صادق آیا کہ "اہل کتاب رسول صلعم کو اپنے بال بچون کیطرح پہچان لیتے ہین -"

---

† سراقہ بن ملک المدلجی - ابو الفدا صفحہ ۲۹۹ ٥ صحیح بخاری باب ہجرت نبوی

† ابو الفدا صفحہ ۲۹۹

‡ ابن ہشام صفحہ ۳۳۱ * ابن ہشام صفحہ ۳۳۴

شہر یثرب سے دکھن کی طرف دو میل پر ایک مقام قُبا کے نام سے مشہور ہے
وہان رسول صلعم اپنے ساتھی کے ساتھ کئے دن ٹھرے اور قبا کے مسجد کی بنیاد
ڈالی† یہہ مقام نہایت پر فضا اور شاداب ہے - اِس مقام پر حضرت علی علیہ السلام
بھی آکر ملگئے - مکہ سے رسول صلعم کے چلے آنے کے بعد کافرون نے حضرت علی علیہ السلام
کے ساتھہ بڑی بدسلوکی کی تھی اِسلیے حضرت علی کرم اللہ وجہ مکہ سے پیادہ پا نکل کھڑے
ہوئے صرف رات کو چلتے اور دِن بھر چھپے رہتے - قُباء کے دیہات کے
رہنیوالے بنی عمر بن عوف کہلاتے تھے ان لوگون نے حضرت محمد صلعم کی
خدمت مین گذارش کی کہ اب چند روز یہین قیام فرمائین لیکن آپ نہ رُک سکے
اور مسلمانون کی بڑی جماعت کے ساتھہ جمعہ کے دِن صبح کے وقت سولھوین [۱۶]
ربیع الاول کو یثرب مین داخل ہو گئے وہ دوسری جولائی ۲۲ سنہ ۶ تھا -
یہین سے سنہ ہجری کی بنیاد پڑی -

---

† ابوالفدا صفحہ ۱۹۹

# چوتھا باب

جب سے آپ مکہ چھوڑ یثرب مین رہنے لگے اوسوقت سے برابر آپ وہانکے سردار و مُقنّن اور حاکم بنے رہے۔ دو قومین اَوس اور خَزرَج نامی جو ہمیشہ آپسمین لڑا کرتین اسلام قبول کرنے کی سبب آپسمین ایک دوسریکے دوست بنگئین اونکا آپس کے پُرانے جھگڑونکا نام ونشان بھی باقی نرہا۔

جن لوگون نے دین اسلام کی مدد کی تھی اونکا نام اور خطاب اَنصار ہُوا۔ اور جو لوگ اپنا وطن چھوڑ اپنے عزیز واقارب سے منہہ موڑ رسول صلعم کے ساتھہ آملے تھے اونکو مُہاجرین کا خطاب ملا۔ اور اسلیئے کہ اَنصار و مُہاجرین آپسمین ملے جُلے رہین اونکے درمیان بھائی[۱۱] چارا قایم کردیا گیا چنانچہ اس سے وہ لوگ رنج و راحت مین ایک دوسریکے شریک ہوگئے۔ مدینہ کا پہلا نام یثرب تھا لیکن اب سے اوسکا نام مدینۃ النبی مشہور ہوا جسکے معنی "رسول کا شہر" ہے

۱۱ یعنی صیغۂ مواخاۃ —

اور مدینہ مین ایک مسجد بنائی گئی جسکی تعمیر مین خود رسول صلعم نے اپنے ہاتھون سے کام کیا - مہاجرین کے آرام کے لیئے مکانات بھی بننے لگے -

جس زمین مین یہہ مسجد بنائی گئی تھی اوسکو دو بھائیون نے بے قیمت ہدیہ کیا تھا لیکن چونکہ وہ یتیم تھے رسول صلعم نے اوسکی قیمت اونکو ادا کر دی - مسجد کی عمارت نہایت سادی اور اسلام کی سادگی کے بہت موافق تھی - دیوارین اینٹ اور مٹی کی تھین چھت کھجور کی پتیونکی - ایک گوشہ مسجد کا اونلوگونکے لیئے چھوڑ دیا گیا تھا جو غریب اور بے خان مان تھے رسول مقبول صلعم کھلی زمین پر نماز پڑھتے اور ممبر کے بدلے ستون سے ٹیکتے اور وعظ فرماتے اور مسلمان نہایت شوق سے وعظ سنتے - آپ اکثر فرماتے کہ "جو شخص خدا کی مخلوق اور اپنے بال بچون پر شفقت نہین کرتا اوسپر خدا بھی شفقت نہین کریگا - جو کوئی مسلمان ننگون کو کپڑے پہنائے گا اوسکو خدا بہشت مین بہشتی خلعت عطا فرمائیگا" ✝

ایک بار آپنے یہہ وعظ فرمایا کہ "جب اللہ تعالے نے زمین کو پیدا کیا تو وہ کانپنے لگی تب اوسکی مضبوطی کے لیئے اللہ نے اوسپر پہاڑ کو قایم کیا - فرشتون نے پہاڑ کو دیکھکر جناب باری سے عرض کیا کہ "اے خدا تیری مخلوقات مین کوئی شے پہاڑ سے

✝ ایک کا نام سہل اور دوسرے کا سُہیل تھا رافع بن عمر کے بیٹے تھے اور انکی پرورش سعد بن زرارہ کے متعلق تھی قرۃ العیون جلد اول حصّہ دوم صفحہ ۱۴

✝ نقل حدیث مشکوۃ المصابیح ۱۲ باب روایت ابو ہریرۃ -

بھی زیادہ زورآور ہے" خداے جلّ شانہ نے جواب دیا کہ "لوہا اسلیئے کہ وہ اوسے توڑ ڈالتا ہے" پھر فرشتون نے پوچھا کہ "کوئی شے لوہے سے بھی زورآور ہے!" فرمایا "آگ کیونکہ وہ اوسے گلا ڈالتی ہے" پھر عرض کیا کہ "کیا کوئی چیز اوس سے بھی بڑھکر زورآور ہے!" فرمایا "پانی کہ اوسے بجھا دیتا ہے" پھر عرض کیا کہ "کیا کوئی شے اِس سے بھی زیادہ طاقت والی ہے!" فرمایا کہ "ہوا اسلیئے کہ وہ اوسے متحرک کردیتی ہے" پھر فرشتون نے سوال کیا کہ "بارخدایا کیا کوئی چیز ہوا سے بھی بڑھ کر زورآور ہے!" ارشاد ہوا "ہان نیک آدمی جو اِسطرح خیرات کرے کہ داھنے ہاتھ سے دے اور بائین کو خبر نہو وہ شخص سب پر غالب آتا ہے" آپنے خیرات* زکوۃ کی بہت وسیع تعریف فرمائی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ "ہر نیک کام خیرات ہے۔ مسلمان بھائیونکو دیکھکر مسکرانا ایک خیرات ہے۔ نیک کام کرنیکے لیئے وعظ کہنا بھی خیرات ہے۔ بھٹکے ہوؤن کو راہ بتادینی بھی خیرات ہے۔ اندھون کی مدد کرنی بھی خیرات ہے" راہ پر سے پتھر یا کانٹو نکا الگ کردینا۔ پیاسونکو پانی پلانا بھی خیرات ہے" ایک بار آپ نے فرمایا کہ "انسان کی سچی دولت وہ نیکی ہے جو وہ اِس جہان مین دوسرونکے ساتھ کرتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو دنیا کے لوگ تو یہہ پوچھتے ہین کہ وہ کتنی دولت چھوڑکر مرا لیکن اوسکی قبر پر فرشتے پوچھتے ہین کہ وہ کتنی نیکی چھوڑکر آیا"

---

* روایت ابوسعید خدری رضا۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ میری ماں اُمّ سعد[+] مرگئی ہے کون سا کام اوسکے لیئے کرون جس سے اوسکی روح کو فائدہ پہونچے؟ آپ نے فرمایا کہ اوسکے نام سے کنوان کھود دے۔

زبان کی خیرات کے بارے مین بھی آپ نے بہت کچھ ہدایت فرمائی ہے چنانچہ ایک شخص بصرہ کا رہنے والا ابو جاریہ نامی مدینہ مین آکر ایمان لایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ چند باتین بتلائے جن پر مین ہمیشہ کاربند رہون" آپ نے فرمایا "کسیکی برائی نکرنا" ابو جاریہ کہتے ہین کہ "مین نے اوس زمانہ سے پھر کسیکو برا تک نکہا" صرف بڑی بڑی باتین ہی رسول اللہ صلعم نے لوگونکو نہین سمجھائی تھین بلکہ عام مدارات اور شایستگی کی بھی تعلیم فرمائی تھی آپکا حکم تھا کہ گھر مین داخل ہوتے اور رخصت ہوتے وقت گھر کے رہنے والونکو سلام کیا کرو۔ دوستون اور راہ چلنے والون کے سلام کا جواب دیا کرو۔ جو گھوڑے پر جاتا ہو اوسکو لازم ہے کہ پیادہ یا چلنے والون کو پہلے سلام کرے اور جو پیدل ہے وہ وہ بیٹھے ہوئے لوگونکو پہلے سلام کرے۔ اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر اور جوان بوڈھون کو پہلے سلام کیا کرین[++]

---

+ سعد بن عبادۃ رض قرۃ العیون۔ جلد اول۔ حصہ دوم صفحہ ۱۱

++ مشکوٰۃ المصابیح روایت ابو ہریرۃ۔

# پانچوان باب

## ۱۹-اپریل ۶۲۲ سنہ سے لیکر ۷-می ۶۲۳ سنہ تک کا حال

یہودی جو مدینہ اور اوسکے آس پاس مین رہتے تھے پہلے پہل بہت خوش
ہوئے اور سمجھے کہ یہی محمد مسیحائی موعود ہے جو ہمارا طرفدار ہو کر دشمنون سے لڑیگا
لیکن جب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے تعصبی اور عام
اخلاق کو دیکھا اور محمد صلعم کو اپنی امید کے موافق نہ پایا تو نہایت جھنجلائے مگر چونکہ
اہل مدینہ نہایت گرمجوشی کے ساتھ رسول اللہ صلعم سے ملے ہوئے تھے اسلیئے وہ
کچھہ کر نہ سکے + اسکے تھوڑے ہی دن بعد رسول اللہ صلعم نے مدینہ کے یہودیون کو
اس بات کی ایک سند دی کہ "اونکے کل حقوق نافذ سمجھے جائینگے اور وہ پورے آزاد
ہین اور بلا مزاحمت جسطرح سے چاہین خدا کی عبادت کرین"[1]

[1] قرۃ العینین شرح سرور المحزون پہلی جلد دوسرے حصہ صفحہ ۲۷ مین یہہ روایت بطور خلاصہ
موجود ہے - اور لکھا ہے کہ یہہ نامہ سیرۃ ابن ہشام اور عیون الاثر مین مذکور ہے -

میور صاحب بھی اس مقام پر لکھتے ہین کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقوق انسانی کے سمجھنے مین اپنے زمانہ مین فرد تھے لیکن مین کہتا ہون کہ اپنے زمانہ مین کیا بلکہ ہر زمانہ مین +

وہ سند جو رسول صلعم نے مدینہ کے یہودیون کو دی تھی اوسکا مضمون یہہ ہے ۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ سند دی گئی محمد صلعم رسول خدا کی طرف سے کل مومنون کو خواہ وہ اہل قریش ہون یا اہل مدینہ اور پھر اوس شخص کو جو مومنون کا شریک حال ہو چاہے وہ کسی ملت کا ہو + یہہ کل قوم ایک قوم سمجھی جائیگی ۔" اسکے بعد اوس عہدنامہ مین خون بہا (دیت) کے احکام بیان کیئے گئے ہین پھر اپنے آپسمین جتنے خانگی فرایض ہین اوسکا بیان ہے پھر لکھا ہے کہ صلح سب کے لیئے صلح سمجھی جائیگی اور لڑائی سب کے لیئے لڑائی ۔ کسی خاص شخص یا فرقہ کو کسی سے صلح کر لینے یا اپنے اہل مذہب کے دشمن سے لڑنے کا اختیار نہوگا مگر ہان جب سب کی راے ہو ۔ جو یہودی ہملوگون کا شریک حال رہیگا وہ کل مصیبتون اور ذلتون سے محفوظ رکھا جائیگا اوسکے حقوق مسلمانون کے برابر ہونگے + جمیع اہل اسلام اور ہر فرقے کے یہودی خواہ وہ عوف ہون ، حارث نجار یا جشم ثعلبہ یا اوس اور وہ سب جو اہل یثرب ہو گئے ہین ایک قوم شمار کیئے جائینگے ۔ یہہ لوگ اپنے مذہبی امور کو مسلمانون کی طرح آزادی کے ساتھہ برتینگے + جو ان سند یافتہ یہودیون کے مددگار رہون یا انکے پناہ اور حفاظت مین ہون اونکو بھی بلا فرق اسیطرح کے حقوق حاصل ہین + قصوروار سزا پائیگا + مدینہ کے یہودیون کو چاہیے کہ وہ شہر مدینہ کی محافظت مین مسلمانون کے معاون رہین

اِس شہر کو دشمنون کے شر سے بچانے مین مسلمانون کی مدد کیا کرین + مدینہ کے بیچ کی جگھہ ہر شخص کے لیئے حرم یعنی مقام امن ہوگا + جو لوگ مسلمانون یا یہودیون کے پناہ اور محافظت مین یا اونکے معاون ہونگے اون سب کی تعظیم کیجاویگی + ہر شخص مجرم کو نفرت کی نظر سے دیکھے گا اور مجرم کیسا ہی عزیز و رشتہ دار کیون نہو اوسکا کوئی پشت پناہ نہوگا" اِسکے بعد اوس عہدنامہ مین سلطنت کے چند اندرونی اور ذاتی انتظام بیان کیئے گئے ہین پھر اِسمین لکھا ہے کہ "کل وہ لوگ جو اِس سند کو قبول کرتے ہین اپنے کل جھگڑے اور مقدمے رسول صلعم کے پاس تصفیہ کے لیئے لائینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کے ماتحت بنکر اون جھگڑون کو فیصل کیا کرینگے" +

اِس معاہدہ سے اہل عرب کی شرارت اور ظلم کی بنیاد منہدم ہوگئی + اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اہل عرب کے دینی و دنیوی حاکم مقرر ہو گئے +

## ۲ سنہ ہجری یعنی ۱۸ - مئی ۶۲۳ سنہ سے ۶۲۴ سنہ ۲۶ - اپریل تک کا حال

اطراف مدینہ کے یہودی بنی نضیر بنی قریظہ بنی قینقاع پہلے پہل تو اِس سند کے موافق نہوئے لیکن آخر نہایت شکرگذاری کے ساتھہ اوسکے کل دفعات کو قبول کیا + اگرچہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہودیون کے ساتھہ بہت کچھہ مہربانی و شفقت فرماتے تھے لیکن اونکی دشمنی کسی طرح کم نہوئی -

---

+ ابن ہشام صفحہ ۳۴۱

یہودیونکے سیواے ایک دوسرے فرقہ سے بھی مسلمانونکو خوف تھا + عبداللہ ابن اُبیّ (جو ایک زمانہ مین بادشاہ ہونیکی کوشش کرتا تھا) اور اوسکے ساتھی کل بُت پرستونکے ساتھہ رسول کی مخالفت کے درپے تھے - قران شریف مین لفظ منافقین انہین کی شان مین آیا ہے + ان لوگون نے اگرچہ بظاہر اسلام قبول کیا تھا لیکن پوشیدہ پوشیدہ قریش کے ساتھہ برابر خط وکتابت رکھتے اور اونکو مسلمانونکی ہر ایک حالت سے خبر کرتے + قریش کو یہہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ یہودیون نے بھی صرف ظاہری طور پر معاہدہ کیا ہے جبوقت ہم مدینہ پر حملہ آور ہونگے وہ سب کے سب ہمارے شریک ہوجائینگے‡ + قریش صرف اسی تاک مین تھے کہ مکہ کا کاروان جو ملک شام غلہ لانیکو گیا ہے واپس آچکے تو اوسوقت اپنا ساز وسامان درست کرکے ان نئے مذہب والونکو خبر لیجئے + رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اب ضرور کوئی ترکیب کرنی چاہئے کہ وہ آفت جو مسلمانون پر آنیوالی ہے آنے نپائے +

آپ اوسوقت صرف واعظ ہی نہ تھے بلکہ اہل مدینہ کے جان ومال کے محافظ بھی تھے + اونکی بربادی کو عین اپنی تباہی سمجھتے تھے + آپ کسی طرح اونکی بربادی اپنی آنکھون سے دیکھہ نہین سکتے تھے +

اِسلیئے آپنے چاہا کہ دشمنونکو حملہ کرنے سے پہلے ہی روکین چنانچہ آپنے تھوڑے آدمیونکی جماعت

‡ یہودیون سے جب پوچھا گیا کہ تم حضرت رسول صلعم کی ہدایت کو پسند کرتے ہو یا بُت پرستی کو تو اونہون نے جواب دیا کہ بُت پرستی کو -

اپنے چچا حمزہ اور اپنے بھتیجے عبیدہ† ابن حارث اور دوسرے سرداروں کے ساتھ کر کے ہر طرف روانہ کیا + یہہ لوگ جہان کہین مخالف جماعتون سے ملتے صرف دستور کے موافق اپنی اپنی جماعتونکی تعریف مین رجز پڑھتے اور کچھہ تیراندازی کرتے+ اِس بندوبست پر بھی کُرز‡ ابن جابر نے مدینہ کے پاس حملہ کیا اور شہر پناہ تک آگیا اور بہت سے اونٹونکو لوٹ کر لے گیا مسلمانون نے صفوان تک جو مقام بدر کے پاس ہے اوسکا پیچھا کیا لیکن وہ ہاتھہ نہ لگا|| +

رجب کے مہینہ سنہ ۲ ہجری یعنی نومبر سنہ ۶۲۳ عیسوی مین اہل مدینہ کو یہہ خبر ملی کہ اہل مکہ لڑائی کے لئے بڑی طیاریان کر رہے ہین + رسول صلعم نے عبد اللہ¶ ابن جحش کو آٹھہ آدمیون کے ساتھہ مکہ روانہ فرمایا اور اوسکو صرف اتنا ہی حکم دیا گیا تھا کہ مکہ کیطرف فوراً روانہ ہوجائے۔ اور باقی ہدایتین ایک خط مین لکھکر ملفوف کردی گئی تھین اور وہ خط اونکو دیدیا گیا تھا اور یہہ حکم تھا کہ جب وہ مکہ کے قریب پہونچ چکے تب اوس خط کو کھولکر پڑھے اور اوسکے موافق عمل کرے*۔ چنانچہ عبد اللہ ابن جحش نے مکہ کے قریب پہونچکر

† قرۃ العیون۔ جلد اوّل صفحہ ۲۹

‡ کُرز بن جابر بن فہری۔

|| مسلمانون کا یہی دہاوا بدر اوّلی کہلاتا ہے قرۃ العیون۔ جلد اوّل صفحہ ۳۵

¶ عبد اللہ ابن جحش اسدی رسول صلعم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ قرۃ العیون۔ جلد اوّل صفحہ ۳۵

* ابن ہشام صفحہ ۴۲۳

اوس خط کو کھولکر پڑہا اوسمین لکھا ہوا تھا کہ "اپنی اس چھوٹی جماعت کو مقام نخلہ † مین
جو طایف اور ملکہ کے درمیان ہے لیجاوے اور وہان سے دشمنونکی کارروائیونکو دریافت کرتا رہے"
عبداللہ مقام نخلہ مین چھپا ہوا تھا کہ ایک چھوٹا سا کاروان اوس طرف سے گذرا
اس شخص کو لالچ نے آگھیرا کاروان پر حملہ کرنا چاہا چنانچہ وہ اِس خواہش کو روک نہ سکا
اور بطمع غنیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت پر خیال نہ کرکے حملہ کیا *
ایک آدمی کو مار ڈالا اور دو کو قیدی بناکر مع مال غنیمت مدینہ واپس چلا آیا + یہہ
زمانہ (جسمین یہہ واقعہ ہوا) وہ تھا جسمین لڑائی بھڑائی لوٹ مار قوم عرب ممنوع
سمجھتے تھے جبکو شہر حرام (معزز مہینہ) کہتے ہین + اوسکی اس حرکت سے
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوئے اور وہ دونون قیدی فوراً
رہا کردئے گئے + آپ نے اوس قصوروار سردار سے پوچھا اور اوسکو بہت جھڑکا
کہ "تو نے ایسا کیون کیا! " مین نے تجھسے لڑنیکو نہین کہا تھا - ‡

عبداللہ کی یہہ زیادتی یہودیون اور بت پرستون کے لیئے رسول صلعم کے
بدنام کرنیکو ایک دست آویز ہوگئی - جیسا اس زمانہ کے بعض عیسائی مورخ بھی
اِس واقعہ کو رسول صلعم پر الزام رکھنے کا ذریعہ ٹھہراتے ہین + اون مسلمانون نے
جو ابھی تک قریش کے قبضہ مین تھے رسول صلعم سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس

† نخلہ نجد مین ایک موضع ہے مدینہ سے دو روز کی مسافت پر غطفان قبیلہ کے اراضی مین سے - قرۃ العیون
جلد اوّل حصہ دوم صفحہ ۱۱۱ ‡ قرۃ العیون - جلد اوّل صفحہ ۳۵ - انکا یہہ حملہ غرہ رجب مین تھا ۱۲

اِن الزامون کا جواب ہے" آپ نے اوسکے جواب مین آیت قرآنی ارشاد فرمائی
"لوگ تجھسے حرمت والے مہینے مین لڑنے سے پوچھتے ہین تو کہہ دے کہ اوسمین
لڑنا بہت بُرا ہے اور خدا کی راہ سے روکنا ہے اور اوسکے ساتھہ کفر کرنا ہے
اور مسجد حرام سے روکنا ہے - اور اوسکے رہنے والے کو وہان سے نکال دینا
خدا کے نزدیک سخت تر ہے اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے -
اِس درمیان مین قریش فوج کے جمع کرنے مین سرگرم تھے اور اب مکہ کا کاروان
بھی آپہونچا ‡ مسلمان چاہتے تھے کہ یہہ کاروان دشمنون کے ہاتھہ نہ لگے +
مدینہ والون نے بہ طیب خاطر اسمین مسلمانون کی شرکت کی کیونکہ اونکی دلی خواہش
تھی کہ اونکا شہر ملک شام کے اسباب سے فائدہ اوٹھائے کرکے کاروان کے سردار کا
نام ابو سفیان بن حرب تھا - اِس کاروان مین ایک ہزار اونٹ تھے - مدینہ
سے ۳۱۴ آدمی اِس کاروان کے لوٹنے کو گئے ابو سفیان کو یہہ خبر معلوم ہوگئی او سنتے
اہل مکہ سے مدد طلب کی چنانچہ مکہ سے ہزار سوار مسلح اوسکی مدد کے لیئے پہونچے ‡
یسئلونک عن الشھر الحرام قتالٍ فیہ قل قتال فیہ وصدّ عن سبیل اللہ وکفر بہ
والمسجد الحرام واخراج اھلہ منہ اکبر عند اللہ والفتنۃ اشد من القتل -

‡ یعنی شام سے چل چکا تھا اور قریب تھا کہ اسباب وسامان سمیت مکہ پہونچ جائے -

+ آنحضرت کے جد ہاشم کیوقت سے برابر قریش مین یہہ دستور چلا آتا تھا کہ وہ جاڑون مین مین اور گرمی مین شام کا سفر کیا کرتے تھے

‡ ابن الاطہر صفحہ ۵۲

مسلمان چونکہ سمجھتے تھے کہ کاروان بدر کی طرف سے ہوکر گذریگا اِسلئے میدان
بدر کی طرف روانہ ہوئے لیکن ابوسفیان اِس بات کو معلوم کرکے دوسری راہ سے
مکہ پہونچ گیا* اور وہاں پہونچکر اوسنے ابوجہل کے پاس ایک قاصد بھیجا ؂ کہ
کاروان کو کوئی صدمہ نہین پہونچا اب مناسب ہے کہ تملوگ واپس چلے آو
قریش کی ایک جماعت نے اِس نصیحت کو پسند کیا لیکن مغرور ابوجہل نے
قبول نہین کیا اوسکی نیت تھی کہ چل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل ہی
کرڈالئے چنانچہ اوسنے کہا کہ ہملوگ بدر کے پاس چلین اور وہان چشمہ کے
پاس تین دن رہین اور مزے سے کھائین پئین سارا عرب اس بات کو سنکر
خوف زدہ ہوگا اور آئندہ کوئی ایسے فعل کا مرتکب نہوگا؂ غرض ابوجہل اِس
طرح سے اپنی فتح پر امید کامل کرکے غرور و نخوت سے بسمت بدر کی طرف
روانہ ہوا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ کفار میدان مین
چلے آتے ہین اور میری چھوٹی جماعت کسیطرح اِنکا مقابلہ کرنہین سکتی تو آپنے
اپنے دونو ہاتھونکو اوٹھاکر یہہ دعا مانگی کہ اے خدا اپنے مدد کے وعدے کو مت بھول
اگر یہہ چھوٹی جماعت تباہ ہوجائیگی تو کوئی بھی تیری خالص عبادت کرنیوالا نرہیگا ۹

* ابن ہشام صفحہ ۴۳۷ ؂ اِس ابوجہل کا نام پہلے ابوالحکم تھا

۱۱ ابن ہشام صفحہ ۴۳۸ اور طبری صفحہ ۲۹۰

۹ ابن ہشام صفحہ ۴۴۴

قریش کے تین جوان میدان مین آئے اور مسلمانونکی طرف دیکھکر للکارے کہ ہے کوئی جو میدان مین آکر مقابلہ کرے؟" حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ مسلمانونکی طرف سے میدان مین آئے اور بہت سے کافرونکو قتل کیا اِسکے بعد لڑائی عام ہوگئی - کبھی انکو کبھی اونکو غلبہ تھا + پہلے پہل لڑائی کا رنگ اچھّا نہ تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی - رغبت اور دلیری پیدا کرنیوالے الفاظ نے مسلمانونکے دلونمین وہ جرأت بخشی کہ دشمنون کو مار بھگایا اوس روز مسلمان بڑے ضیق مین تھے آخرکار رسول صلعم کی دعا اور خدا کی رحمت نے اپنا رنگ دکھلایا رحیم خدا نے اپنی شفقت سے آسمان کے فرشتون کو جاڑون کی سرد ہوا اور گرد اور بالو کے جھوکون کی صورت مین مسلمانون کی مدد کرنیکو بھیجا † مسلمانونکی فتح ہوئی اور اہل مکہ نے بہت ہی سخت شکست پائی انکے بہت سردار مارے گئے اور ابوجہل نے اپنے غرور کی پوری سزا پائی یعنی وہ بھی مارا گیا ‡ - بہتیرے مقید ہوئے لیکن اونمین سے صرف دو ہی قتل

† پارہ آٹھوان آیت نوین -

‡ ابن ہشام صفحہ ۴۴۳ - اِس مقام پر میور صاحب لکھتے ہین کہ جب لوگ ابوجہل کو مقید کرکے حضرت رسول صلعم کے پاس لائے تو آپنے فرمایا کہ اِس تحفہ کو مین عرب کے عمدہ ترین اونٹون سے بھی زیادہ پسند کرتا ہون" مولوی امیر علی صاحب اِسکے جواب مین فرماتے ہین کہ "عرب کی کسی تواریخ سے اِس قول کا ثبوت نہین ملتا" -

کئے گئے - یہہ دو مقتول مسلمانون کے سخت دشمن تھے ؂ - اور بقیہ قیدیونکے
ساتھہ نہایت مہربانی کے ساتھہ سلوک کیا گیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسلمانون پر تاکید کر دی تھی کہ اونکی ضرورتون اور مصیبتونکا خیال رکھنا چنانچہ
مسلمان لوگ قیدیونکو وہی کھلاتے جو خود کھاتے ؂ + قیدیونمین جو امیر تھے
وہ فدیہ دیکر آزاد ہوئے اور جو غریب تھے وہ اِس وعدہ پر چھوڑ دے گئے
کہ پھر کبھی مسلمانون سے نہ لڑینگے - اِنمین سے جو پڑھے لکھے تھے اونکا یہہ فدیہ
معین ہوا کہ مدینہ کے لڑکونکو پڑہا دین -
مال غنیمت کی تقسیم مین مسلمان سپاہیون کے درمیان جھگڑا پھیلا - رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھگڑا مٹانیکے لیئے مال غنیمت کو برابر تقسیم کر دیا ॥
لیکن آیندہ کے کل فساد کی جڑ مٹانیکو قران کے سورۂ انفال کے موافق
غنیمت کی تقسیم کا عام قاعدہ مقرر کر دیا + اِس سورہ سے یہہ بات مقرر
ہو گئی کہ مال غنیمت کا بانٹنا امیر اور سردار کے اختیار مین رہے اور
پانچوان حصّہ (خُمس) بیت المال (خزانہ) مین داخل ہوا کرے -
اسی پانچوین حصّہ پر رسول صلعم اور غریب اور یتیم اور مسافرون کی گذران تھی ॥॥

؂ طبری صفحہ ۵۱۸ ؂ ابن ہشام صفحہ ۴۶۰

॥ یہہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السّلام کے سپاہیون سے بالکل ملتا جلتا ہے -

॥॥ پارہ ۸ آیت ۴۲ -

# چھٹھان باب

سنہ ۲ ہجری مطابق سنہ ۶۲۴ء

راستی کی بہت بڑی دلیل اور پہچان کامیابی ہے[۹] عیسوی دین بھی جب شروع شروع جاری ہوا تھا تو یہودی یہی کہا کرتے تھے کہ عیسائیونکو چھوڑ دو اگر وہ جھوٹھے ہین تو خود ہی تباہ ہو جائینگے + شہنشاہ قسطنطنیہ اگر فتحیاب نہوتا اور وارث سلطنت نہ بنتا تو خدا جانے عیسوی دین کی آج کیا حالت ہوتی + عیسائیون کے حق مین جتنی ملون برج کی فتحیابی مفید ہوئی تھی اوتنی ہی بدر کی فتحیابی مسلمانون کے حق مین مفید ہوئی۔

اگر مسلمان اِس فتح کو عیسائیون اور بنی اسرائیل کی طرح منجانب خدا سمجھین تو کچھہ تعجب کی جگہہ نہین کیونکہ اگر مسلمانون کی شکست ہوتی تو سوائے قتل عام کے اون لوگون کے لیئے اور کیا تھا +

جس زمانہ مین کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر مین مشغول تھے

[۹] الحق یعلو ولا یعلٰی امر حق غالب ہی ہوتا ہے مغلوب نہین ہوتا۔

اوسی زمانہ مین آپ کی پیاری بیٹی رُقیہؓ جو حضرت عثمانؓ کے ساتھ بیاہی گئی تھین وفات پائی "انا للہ وانا الیہ راجعون" اسوقت حضرت عثمانؓ ملک حبش سے واپس آچکے تھے + بدلا لینے کی خواہش بُت پرستونکے دلونمین اِسقدر جوش مار رہی تھی کہ آپکو افسوس کرنے تک کا موقع نہ تھا۔

جون ہی قریش کے قیدی اپنے گھر واپس گئے کہ ابوسُفیان مکہ سے دو سو۲۰۰ مسلح سوار لیکر اور قسم کھا کر کہ ابکی ضرور رسولؐ سے بدلا لونگا مکہ سے چلا اور مدینہ پہونچکر حملہ کیا بہت سے مسلمانونکو قتل اور کھیتونکو برباد کیا اور کھجورونکو جلا دیا۔ اہل مکہ اپنے ساتھ ستو کی تھیلیان زادراہ لیتے آئے تھے + لیکن جب مدینہ کے مسلمانون نے اونپر حملہ کیا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور گھوڑونکا بوجھہ ہلکا کرنیکے لیئے ستو کی تھلیان پھینکتے گئے۔ اِسلیئے اِس لڑائی کا نام غزوۃ السویق (ستو والی لڑائی) ہے +

اسی زمانہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فضیلت اور برتری کی ایک اور سند دکھلائی۔ ایک دن آپ خیمہ سے کچھہ دور ایک درخت کے نیچے سوتے تھے کہ غل اور شور کی آواز سنائی دی آپ جاگ گئے اور دیکھا تو ایک شخص غورث+

+ اعرابیون کا سردار غورث۔ ایہ یاایہا الذین امنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم عنکم (اے مومنو اللہ کی اوس نعمت کو یاد کرو کہ ایک قوم نے تمہاری طرف ہاتھہ بڑہانا چاہا تھا پھر اللہ نے اونکے ہاتھونکو تمپر ضرر پہونچانے سے روکدیا) او تری۔ قرۃ العیونؔ جلد اول صفحہ ۲۲۔ روضۃ الاحباب

نامی تلوار لیئے سرہانے کھڑا ہے اِس شخص نے پوچھا کہ اے محمد صلعم اب کون ہے
جو اسوقت تمہین بچالے؟ آپ نے جواب دیا "خدا" اِس لفظ کا اوسپر
ایسا اثر ہوا کہ خوف کے مارے اوسکے ہاتھ سے تلوار چھوٹ پڑی آپ نے
اوس گری ہوئی تلوار کو اوٹھالیا اور اوسکے سامنے اوسکو گھمایا اور پوچھا
کہ اب تو بتلا کہ اسوقت تیرا بچانیوالا کون ہے؟ اوسنے کہا "افسوس کوئی نہین"
آپ نے فرمایا رحیم ہونا مجھسے سیکھ اور یہہ فرماکر تلوار کو نیام مین کیا۔
آپ کی اِس حرکت کا اوس سوار کے دِل پر اتنا بڑا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہوگیا
اور آیندہ وہ بہت پکے مسلمانون مین گِنا گیا۔

یہہ چھوٹی چھوٹی لڑائیان جو مسلمان اور کافرون مین ہوا کرتی تہین وہ
آیندہ کے بڑی بڑی لڑائیون کی بسم اللہ اور تمہید تہین۔

کفار بدلا لینے کے لیئے اپنے دلون مین پیچ و تاب کھا رہے تھے چنانچہ
اون لوگون نے دوسری لڑائی کے لیئے خوب خوب طیاریان کین۔
اپنے کامداروں و قاصدوں کو ہر طرف متفرق لوگونکے پاس مدد مانگنے کے لیئے روانہ
کیا۔ تہامہ اور کنانہ دو قومین انکی شریک ہوئین۔ الغرض سب
ملاکر تین ہزار مسلح سپاہی جسمین سات سو زرہ و بکتر سے آراستہ تھے
اہل مدینہ پر حملہ کرنیکے لیئے مستعد ہوئے انکی پوری خواہش یہی تھی کہ کسی
طرح بدلا لین +

غرض وہ لوگ مدینہ کے اوتر اور پورب جانب جہان پر اُحُدُ کی پہاڑی
واقع ہے جمع ہوئے اِس جگہہ سے اون لوگون نے کھیتون اور میوہ کے
باغون کو برباد کرنا شروع کیا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک ہزار
سپاہ کے ساتھہ دشمنونکے مقابلہ کے لیئے مدینہ سے باہر نکلے - عبداللہ
ابن ابیے منافق اپنے تین سَے آدمیونکے ساتھہ مسلمانون سے الگ
ہوگیا اسکی اِس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اب مسلمانونکی فوج صرف
سات سو رہگئی جنمین صرف دو ہی سوار تھے باقی سب پیادے لیکن
تاہم یہہ لوگ دلیری کے ساتھہ آگے بڑھے اور اُحُدُ کی پہاڑی کے پاس
پہونچکر رات کو مقیم رہے صبح کو نماز کے بعد میدان مین آئے - محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خود بدولت واقبال پہاڑی کے نیچے کھڑے ہوتے اور
کئی تیر اندازونکو ایک اونچی جگہہ پر فوج کے پیچھے کھڑا رہنے کے لیئے حکم
دیا اور تاکید فرمائی کہ کچھہ ہی کیون نہو جائے لیکن وہ اپنے جگہہ سے
نہ ڈگین - کفار اپنی تعداد کثیر پر بھروسا کئے ہوئے میدان مین آئے -
اونکے دیوتاؤنکی مورتین فوج کے بیچ مین تھین اور سردارونکی بیبیان رجز گاتی
اور ڈھولک بجاتی تھین - قریش کا پہلا حملہ نہایت خوفناک تھا لیکن
مسلمانون نے اونکو ہٹا دیا - جب کافرون نے دیکھا کہ حضرت حمزہؓ
کی فوج حملہ کرتی ہوئی آگے بڑھی آتی ہے تو اونھین یقین ہوگیا کہ آج مسلمانونکی

فتح ہے اِس خیال نے کتنونکے قدم ڈگا دئے - لیکن تیراندازون نے غلطی سے اپنی جگہہ چھوڑ دی اور دشمنونکو بھاگتا دیکھکر اموال غنیمت کی طمع مین دوڑے گئے ۔ ایک قریشی خالد بن ولید نامی نے اِس غلطی کو دیکھکر اور تیراندازونکی جگہہ خالی پاکر مسلمانونکے پیچھے کیطرف کو حملہ کیا ۹ اوسوقت مسلمانونکو نہایت تشویش ہوئی کیونکہ دونون جانب مقابلہ کرنا پڑا - بہتیرے مسلمان جو قوم کے سردار اور نہایت دلیر تھے شہید ہوئے - حضرت حمزہ رضؓ جیسے دلاور نے بھی جام شہادت نوش فرمایا - حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ بہت سخت زخمی ہوئے - اِسوقت کفار کی یہی کوشش تھی کہ جسطرح ہو رسول صلعم پر حملہ کیجئے + رسول صلعم کے پاس بہت تھوڑے صحابی رہ گئے تھے اور وہ بھی شہید ہوتے چلے جاتے تھے - رسول مقبول صلعم اگرچہ زخمی تھے اور آپکی پیشانی سے خون جاری تھا کہ لیکن اوسوقت بھی آپ کفار کی حق مین ہدایت پانیکی

کہ ابن الاطہر صفحہ ۱۱۸ ۹ ابن الاطہر صفحہ ۱۱۹

کہ کافرون کا علم بردار ایک دلیر سپاہی طلحہ اثنا رجنگ مین حضرت علی کرم اللہ وجہ کے پاس آیا اور بولا کہ ہمکو کہتے ہو کہ ہمارے مُردے بہشت مین اور تمہارے دوزخ مین جاتے ہین مین بھی اب دیکھتا ہون کہ تمکو بہشت مین بھیج سکتا ہون یا نہین الغرض حضرت علی علیہ السلام سے وہ لڑا اور مغلوب ہوا اوسنے امان طلب کی حضرت نے امان دیکر کہا کہ اب تو نے دوزخ سے نجات پائی - طبری

دعا کر رہے تھے۔ قریب تھا کہ رسول صلعم پر حملہ ہو کہ یکایک اوس دلیر جوانونکی گروہ کو جو حضرت علی علیہ السلام کی ماتحتی مین میدان جنگ مین لڑ رہی تھی اثنائر جنگ مین پہاڑی پر چلے آنیکا اتفاق ہوا پہلے تو وہ سمجھتے تھے کہ رسول صلعم شہید ہوئے لیکن جب اون لوگون نے دیکھا کہ آپ صحیح وسلامت پہاڑی کے نیچے تشریف رکھتے ہین اور مسلمان اپنی جانین نثار کر رہے ہین تو وہ لوگ بھیڑ کو پھاڑتے ہوے رسول صلعم کے پاس پہونچے اور آپکے ساتھ پھر کوہ اُحُد پر چلے گئے وہان جاکر حضرت علی علیہ السلام اپنی سپر پر پانی لائے اور رسول صلعم کے زخمونکو دہویا۔ وہین آپ نے اپنے صحابیونکے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی ‡

کفار قریش اِسقدر تھک گئے تھے کہ اون لوگون نے مسلمانون پر جواَب کوہ اُحُد پر تھے حملہ کرنا مناسب نہ جانا۔ مجبور نعشونکے ساتھ بے ادبیان کرکے اپنی فرودگاہ پر واپس چلے گئے۔ ابوسفیان کی بی بی ھند

‡ شاید یہہ بات سب کو معلوم نہو کہ جناب رسول صلعم خود بنفس نفیس کبھی نہ لڑے وہ کسی انسان کی قتل کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے۔ فِجار کی لڑائی مین وہ اپنے چچا کے ہمراہ تھے اور صرف مجروحین کی اعانت کرتے تھے اُحُد کی لڑائی مین جسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ رسول صلعم کو پہاڑ پر لیے جاتے تھے ایک کافر نے جسم مبارک پر برچھی کا وار کیا۔ آپ نے اوسکے برچھی کو پکڑ کر زور سے کھینچ لیا وہ ایکے جھٹکے سے زمین پر گرا اور مرگیا۔

بنت عتبہ اور اور قریشی عورتون نے حضرت حمزہ رضؓ کے جگر کو چبا ڈالا اور باقی شہیدون کے ناک اور کانون کا ہار بنا کر پہنا۔

ان حرکات ظالمانہ اور وحشیانہ کو دیکھکر مسلمانونکو قریشیون سے سخت نفرت ہوئی یہان تک کہ رسول صلعم کی شدت رنج و غم سے یہہ خواہش ہوئی کہ قریشیون کی نعش کے ساتھہ بھی ایساہی سلوک کیاجائے لیکن آپ کے دل نے فورًا رہنمائی کی اور جناب باری سے وحی نازل ہوئی جسکا یہہ مضمون ہے کہ "ظلم کو صبر سے سہہ" + اس زمانہ سے نعشون کے ساتھہ بی ادبی کرنی مسلمانون پر ایک قلم حرام ہوگئی[ک] + رسول مقبول صلعم نے مدینہ مین آکر اپنے صحابیون کو جمع کرکے یہہ ارادہ کیا کہ بھاگنیوالے کافرون کا پیچھا کرین + ابوسفیان کو جسوقت یہہ خبر ملی فورًا اوسیوقت مکہ کیطرف روانہ ہوگیا اور وہان سے رسول صلعم کو کہلا بھیجا کہ مین بہت جلد آکر تم لوگون کو نیست و نابود کرڈالتا ہون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہملوگونکا بھروسہ خدا پر ہے[۱۱] + اس جنگ کا یہہ نتیجہ ہوا کہ آس پاس کے لٹیرون نے مدینہ پر حملہ کرنا چاہا لیکن وہ لوگ

ک یہودی جسکو قید کرتے اوسکو بہت ایذا دیتے اور زندہ جلادیتے تھے۔ یونانی۔ رومی اور ایرانی بھی ایساہی کرتے تھے۔ عیسائی بھی سولہوین صدی تک ایساہی عمل مین لاتے تھے۔

۱۱ ابن ہشام صفحہ ۵۹۰

دباوے گئے تاہم ان لوگون نے مسلمان واعظونکو یہہ دہوکھا دیکر کہ ہمارے
ملک مین وعظ کہنے چلو شاید وہانکے لوگ مسلمان ہوجائین اپنے ملک مین
لیجاکر مار ڈالا - ایک باراسی فریب سے ستر مسلمان صحابیون کو لیگئے
اور ایک جہرنے کے پاس جسکا نام بیر معونہ تھا اونکو شہید کر ڈالا -
اس چشمہ کے پاس دو قومین رہتی تھین بنی عامر اور بنی سلیم
ان صحابیون مین سے صرف ایک شخص بچا تھا وہ مدینہ کو لوٹا آتا تھا
کہ اوسنے راہ مین دو عربون کو دیکھا اور دشمن سمجھ کر مار ڈالا یہہ لوگ
اوسی قوم بنی عامر مین سے تھے اور رسول صلعم کی طرف سے
راہداریکا پروانہ اپنے ساتھ رکھتے تھے مگر اسکی خبر اوس صحابی کو نہ تھی -
جب یہہ شخص مدینہ پہونچا تو سب حال رسول صلعم کو کہہ سنایا آپ
نہایت مغموم ہوئے اور فرمایا کہ وہ دونو آدمی میری پناہ اور محافظت
مین تھے تونے اونھین کیون مار ڈالا † اوسنے جواب دیا کہ اے رسول صلعم
مین اس حال سے واقف نہ تھا - بنی عامر نے رسول کے پاس دیت
مانگنے کے لیئے آدمی بھیجا ‡ آپ خوب سمجھتے تھے کہ کل وہ لوگ جنھون نے
سند اور معاہدہ کو قبول کیا ہے اور ہر مسلمان بلکہ ہر اہل مدینہ کا یہہ فرض ہے

† ابن ہشام صفحہ ۶۵۰
‡ ابن اطہر صفحہ ۱۳۳

کہ خونبہا کا روپیہ جمع کرین* اسی بنا پر پہلے آپ اپنے کئی صحابیونکے ساتھہ
قوم بنی نظیر کے پاس گئے اور اونسے روپیہ طلب کیا - اون لوگون نے
ظاہراقبول کیا اور رسول اللہ صلعم کو ٹھہرنے کے لیئے کہا مگر آپ اونکی بدنیتی
سے واقف ہوگئے کہ اون لوگون کا ارادہ قتل کرنیکا ہے -

یہودیونکی دشمنی جو مسلمانونکے ساتھہ تھی اوسکے سمجھنے کے لیئے لازم ہے
کہ واقعات ابتدائی پر غور کرین - جب سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر
مدینہ مین قدم رکھا یہودیون نے آپکے ساتھہ دشمنی کرنی شروع کی - وہ
لوگ رسول صلعم اور آپکے امتون کی ہجو لکھتے اور آیات قرانی کو اسطرح
منھہ ٹیڑھا کرکے پڑھتے جس سے برے معنی پیدا ہوتے مثلاً جس لفظ کے
معنی یہہ ہین کہ "مجھہ پر رحم کی نظر سے دیکھہ اور رعایت کر" اوسکو اس طور سے
پڑھتے کہ جسکے معنی یہہ ہوجاتے کہ "اے ہمارے چرواہے اور کمینہ" علے
ہذالقیاس مگر اسی پر قناعت نہ تھی بلکہ زیادہ تعلیم یافتہ اور ذہین ہونیکے
سبب اون لوگون نے مذہب اسلام کے لیئے ایک بڑی مزاحمت کی جڑ
قایم کی - جب تک قومکی حالت بہت ترقی پر نہین ہوتی اوسوقت تک
شعرا شعار سے وہی کام نکلتا ہے جو تہذیب کے زمانہ مین مہذب اخبارو
سے - چنانچہ اوسوقت یہودی اپنی شعر گوئی کے لیاقت کی سبب اہل مدینہ پر

* ابن اطہر صفحہ ۱۳۳

بہت بڑا اختیار رکھتے تھے ان لوگون نے بڑی کوشش کی تھی کہ مسلمانو نکے
درمیان تفرقہ ڈالدین - کفارونکی شکست جو بدر مین ہوئی تھی اوسکا افسوس
جیسا کچھہ اہل مکہ کو تھا ویساہی یہودیونکو بھی تھا - لڑائی کے بعد قوم بنی نضیر
کا ایک شخص جسکا نام کعب ابن اشرف تھا کفارون کی ناکامیابی پر
برملا افسوس ظاہر کرتا ہوا مکہ گیا اور دیکھا تو وہان کے آدمی شکست پانے
کی وجہ سے بہت مغموم ہین پھر تو اسنے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر اہل مکہ کے
جوش کے بڑہانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا + اوسنے رسول اللہ
صلعم اور آپ کے اصحاب کی ہجو مین اشعار تصنیف کیئے اور جو کفار میدان
بدر مین مارے گئے تھے اوسکا نوحہ اور مرثیہ طیار کیا اوس نوحہ اور ہجو کا
یہہ اثر ہوا کہ اہل قریش کے عداوت کی آگ اور زیادہ بھڑک اوٹھی یہانتک
کہ اوس عداوت کی آگ نے اپنا پورا زور احد کے میدانمین دیکھلایا
جب وہ شخص اپنے اس مقصد مین کامیاب ہوچکا تو مدینہ اپنے وطن
کیطرف لوٹا - یہہ اوس فرقہ مین داخل تھا جسنے سند کی شرطون کو قبول
کرلیا تھا + جب یہہ دغاباز مدینہ پہونچا تو قتل کیا گیا + دوسرا یہودی
جسکا نام ابو رافیع سلاّم تھا اور خاندان بنی نظیر مین سے تھا
اسنے یہہ کوشش کی تھی کہ آس پاس کی قومون کو مسلمانون کا دشمن
بنائے اوسنے بھی سزا سے موت پائی + ان دو دغابازون کے

قتل اور قوم بنی قینقاع کے جلاوطن کئے جانے سے قوم بنی نظیر کی دشمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور بھی زیادہ بڑھ گئی + یہہ قوم بنی قینقاع اور یہودی فرقون کی طرح کاشتکار نہ تھی بلکہ دست کاری سے اوقات بسری کرتی تھی - یہہ قوم بہت ہی لڑا کا اور ہر وقت لڑنیکو آمادہ تھی اور انکی اخلاقی حالت بھی بہت ہی خراب تھی + ایک دن شوال کے مہینے سنہ ۲ دو ہجری یعنی فروری سنہ ۶۲۴ع مین ایک نوجوان لڑکی دیہات سے دودہ بیچنے کے لئے بنی قینقاع کے بازار مین آئی تھی + نوجوان یہودیون نے اس لڑکی کے ساتھہ بڑی بدسلوکی کی + ایک مسلمان جو اوس راستہ سے چلا جاتا تھا لڑکی کا طرفدار بن گیا بالاخر اوس مسلمان اور نوجوان یہودیون مین لڑائی شروع ہوگئی اس لڑائی مین اوس لڑکی کا ظالم دشمن مارا گیا + اسکے بعد کل یہودیون نے ملکر اوس مسلمان کو مار ڈالا جسوقت مسلمانون نے یہہ بات سنی نہایت غصہ ہوئے اور پھر مسلمانون اور یہودیون مین لڑائی شروع ہوگئی دونو جانب کے بہت آدمی ضائع ہوئے + جونہین اس بلوہ کی خبر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچی کہ آپ مقام بلوہ مین تشریف لائے اور مسلمانون کے غصہ کو ٹھنڈا کیا + اور چونکہ

+ ابن ہشام صفحہ ۵۴۵ ‡ طبری صفحہ

یہودیوں نے جان بوجھکر خلاف معاہدہ کام کیا تھا + رسول صلعم نے دیکھا
کہ اگر یہی حالت رہی تو مدینہ مین کبھی چین وامن نصیب نہ ہوگا اسلیئے آپ
قوم بنی قینقاع کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ یا تم مسلمان ہو جاؤ
یا مدینہ چھوڑ دو یہودیون نے نہایت گستاخانہ جواب دیا اور کہا اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم قریش پر فتحیاب ہو جانے سے مغرور نہو جاؤ
تم نے اون لوگون پر فتح پائی ہے جو جاہل اور لڑائی کے عنوان سے مطلقاً
ناواقف تھے اگر تم ہملوگون سے لڑوگے تو معلوم کر لوگے کہ ہملوگ کس قماش
کے آدمی ہین † + اِس کے بعد اون لوگون نے اپنے کو قلعہ بند کیا اور
رسول صلعم کے حکم کو نہ مانا بالاخر مسلمانون نے بھی انکا محاصرہ کیا پندرہ
دِن کے بعد یہہ لوگ مغلوب ہوئے پہلے مسلمانون کا یہہ ارادہ ہوا
کہ انکو سخت سزا دیجاوے لیکن نبی صلعم کی رحمت آمیز رائے یہہ ہوئی
کہ یہہ بنی قینقاع صرف جلاوطن کر دئے جاوین + ‡
مذکورہ بالا وجہون سے قوم بنی نظیر کے دل مین عداوت کی آگ شعلہ
فشان تھی اور وہ صرف موقع ڈھونڈھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

† ابن ہشام صفحہ ۵۴۵

‡ بعض عیسائی جو کہتے ہین کہ آپ نے عبداللہ ابن اُبے ابن سلول کے منت وسماجت
پر اپنی یہہ رائے قایم کی تھی سو یہہ بات ابھی تک پایۂ تحقیق کو نہین پہونچی +

شہید کرین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی نیت سے واقف ہو گئے
اور وہانسے چلے آئے جیسا اوپر مذکور ہوا + اب اسوقت قوم بنی نظیر
نے اپنے کو ٹھیک ویسی حالت مین لایا تھا جس حالت مین قوم بنی
قینقاع پہنچ گئی تھی یعنی اون لوگون نے شرایط عہدنامہ کے خلاف
کیا اسلیئے رسول اللہ صلعم نے مدینہ واپس آنے کے ساتھہی انکو بھی ویہی
کچھہ کہلا بھیجا جو بنی قینقاع کو کہلا بھیجا تھا + اس بدنصیب قوم بنی نظیر
نے بھی عبد اللہ ابن ابی اور دوسرے منافقون کے مدد کے بھروسے پر
ویسا ہی گستاخانہ جواب دیا لیکن ان لوگون کی جو امید تھی وہ بر نہ آئی
بالاخر پندرہ دن کے محاصرہ کے بعد† ان لوگون نے بھی صلح درخواست
کی حکم ہوا کہ ہتیار چھوڑ کر اور کل اشیای منقولہ کو لیکر چلے جاؤ قوم بنی
نظیر بھی جلاوطن ہو گئی اور مدینہ سے نکلتے وقت اپنے مکانون کو صرف
اس نیت سے توڑ ڈالا کہ مسلمانون کا قدم اونکے مکان مین آنے نہ پائے‡
اونکی زمین اور اسباب حرب جسکو وہ اپنے ساتھہ نہ لیجا سکے رسول صلعم
نے انصار کی رضامندی سے مہاجرین مین تقسیم کر ڈالا + اس زمانہ تک
کل مہاجرین اہل مدینہ کی سخاوت اور امداد کے سہارے پر

---

† طبری صفحہ ۵۴ مین لکھا ہے کہ گیارہ دن کے بعد +

‡ ابن ہشام صفحہ ۶۵۲

اوقات کرتے تھے اور اگرچہ مہاجرین اور انصار کے درمیان بڑی محبت تھی
لیکن پھر بھی رسول صلعم پر یہہ بات ثابت تھی کہ مہاجرین بڑی تکلیف سے
اوقات بسر کرتے ہین اسلیئے آپ نے انصار کو جمع کرکے کہا کہ اگر تم لوگ
اجازت دو تو یہودیون کے مال کو مہاجرین کے درمیان جو بہت ہی غریب
ہین تقسیم کردون سب نے یک زبان ہوکر کہا کہ ہمارے بھائیون کو یہودیونکا
مال دے دیجیئے بلکہ ہملوگ بھی انکو کچھہ اپنے پاس [illegible] ہین اسپر رسول
صلعم نے اوس کل مال کو مہاجرین اور دو غریب انصار [illegible] درمیان تقسیم کردیا +
قوم بنی نظیر ربیع الاول سنہ ۴ ہجری مین نکالی گئی تھی * اس سال کا
آخر حصہ اون لوٹیرون کے دبانے اور شکست [illegible] ہوا جو اکثر
مسلمانون پر گاہ بہ گاہ حملہ کیا کرتے تھے - ۱۱

اس درمیان مین رسول صلعم کے دشمن بھی غافل نہ تھے اون لوگون نے
اپنے قاصدون کو چارونطرف روانہ کیا تھا تاکہ گردونواح کے قومون کو
مسلمانون کے خلاف برانگیختہ کرین * بنی نظیر کے چند جو خیبر کے
پاس جاکر رہے تھے وہ الگ مسلمانون سے لڑنے کے لیئے لوگون کو

---

+ ابن ہشام صفحہ ۶۵۴

* ابن ہشام صفحہ ۶۵۳

۱۱ طبری صفحہ ۶۰

بهکا رہے تھے [†] + ان کافرون کی کوششین اونکے قیاس سے سوا پوری ہوئین + ایک بہت بڑی جماعت مسلمانون کے خلاف مین قایم ہوئی حاصل کلام دنش ہزار سوار ابوسفیان کے ماتحت ہوکر مدینہ کیطرف روانہ ہوئے اور راہ مین کوئی روک نہ ہونے کی وجہ سے مقام احد کے پاس خیمہ زن ہوئے + مسلمان صرف تین ہزار آدمی جمع کر سکے [‡] + اول تو مسلمانون کی تعداد ہی کم تھی دوسرے ان مین سے بھی منافقین کے نفاق کا الگ خوف تھا اسلئے ان لوگون نے یہی مناسب سمجھا کہ مدینہ کے چارون طرف خندقین کھودی جاوین اور اپنے بال بچون کو محفوظ مکانون مین چھوڑ کر شہر کے باہر آکر خیمہ زن ہون + مسلمانون کو قوم بنی قریظہ پر اعتماد تھا کہ یہہ کافرونکی شریک نہوگی اور اپنے معاہدہ کی پابند رہیگی اور حسب وعدہ وقت پر مدد کریگی + لیکن کافرون نے ان یہودیون کو بھی (جنکے قبضہ مین چند قلعے تھے) اپنی طرف ملا لیا۔ رسول صلعم نے سعد ابن معاذ اور سعد ابن عبادہ [×] سے کہا کہ ان یہودیون کو سمجھا بوجھا کر اپنی طرف کر لو + یہودیون نے جواب دیا

‡ ابن ہشام صفحہ ۶۶۹

ابن ہشام صفحہ ۶۷۳

× قرۃ العیون والا اسید ابن حضیر بھی زیادہ کرتا ہے ۔ جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳

کہ محمد کون ہے؟ اور خدا کا رسول کون؟ جسکی ہم تابعداری کرین + ہملوگون کے
درمیان کوئی معاہدہ نہین ہے[1] + چونکہ بنی نظیر مسلمانون کی پوشیدہ
جگھون اور خطرہ کے مقامون سے پورے واقف تھے اور کافرونکو بہت
اچھی طرح مدد دے سکتے تھے اِسلئے مسلمانون کو اِنکے مل جانے سے بڑا
خدشہ تھا اور منافقین کا ڈر الگ لگا ہوا تھا - غرض کفار نے یہودیونکے مشورہ
سے مسلمانون کا محاصرہ کیا - بیس۲۰ دن تک محاصرہ رہا بالآخر جب کفار اور
یہودی ریگستان کے میدان مین بیکار پڑے پڑے اوکتا گئے اور اونھون نے
دیکھا کہ مسلمان میدان مین نہین آتے تو مجبور خود حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور بڑی
کوشش کی کہ خندق کے پار اوترین لیکن رسولؐ کی تدبیر سے اپنے اِس
ارادہ مین ناکامیاب رہے - اور اندنون لشکر کفار مین غلبہ بھی کم ہو چلا تھا
اور اونکے آپسمین نا اتفاقی بھی پھیل گئی اور میل نرہا تھا - خدای کارساز
نے ایسی عظیم الشان جماعت کو جو یکبارگی مسلمانونکو نیست و نابود کرڈالتی
محض اپنی قدرت سے اسطرح پر تباہ کیا کہ رات کے وقت خدا نے دشمنونکو
جاڑے کی نہایت سرد ہوا اور اندرونی بلا و مصیبتون سے لشکر
کو پریشان و برباد کردیا اونپر طوفان کو مسلط کیا اور فرشتون سے
بارش کی صورت مین ہو کر انکی ایسی خبر لی کہ کہین پتا تک نہ لگا

---

[1] ابن ہشام صفحہ ۶۷۵

سکے سب بھاگ نکلے ابوسفیان بھی اونکے ساتھہ بھاگ گیا اور باقی ماندہ
جو اونکے ساتھہ بھاگ نہ سکے قوم قریظہ کے ہان پناہ گیر ہوئے[+]
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حسب وحی ربّانی) رات ہی کو
کہہ دیا تھا کہ دشمن تباہ ہونگے چنانچہ جب صبح کو مسلمانون نے
دیکھا کہ واقعی سب کفار کافور ہوگئے ہین تو سب کے سب نہایت خوشی
کے ساتھہ باطمینان تمام اپنے شہر مین داخل ہوئے ۔[‡]
مسلمان کے نزدیک یہہ فتح کامل نہ تھی کیونکہ ابھی تک انکی ایک مخالف
گروہ قوم بنی قریظہ انکے تعمیل ہی مین تھی انکے مکروفریب سے
مسلمان کسیطرح مطمین نہ تھے یہہ لوگ معاہدہ کرنے اور قسم کھانے پر بھی
کسی صورت مسلمانونکے دوست نہ تھے اسلئے مسلمانون نے مناسب
سمجھا کہ یہودیون پر اونکے حملہ کرنیکے قبل ہی حملہ کیا جاوے چنانچہ مسلمان
لوگ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ یہودیون
کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے + پچیس [۲۵] دن تک محاصرہ رہا آخر بنی قریظہ
نے بھی مجبور ہوکر صلح کی درخواست کی اور کہا کہ جیسا سلوک بنی نظیر
کے ساتھہ کیا گیا ہے ویسا ہی ہملوگون کے ساتھہ بھی ہو اور اونھون نے

+ ابن ہشام صفحہ ۶۸۳

‡ اس لڑائی کو غزوہ الخندق کہتے ہین +

یہہ بھی کہا کہ ہماری سزا کا اختیار سعد[†] ابن معاذ کو دیا جاوے + شرایط اونکے قبول کیئے گئے + لیکن انکے حکم سعد ابن معاذ نے حکم دیا کہ کل لڑنے والے آدمی مارڈلے جاوین اور عورتین اور لڑکے معہ مال و اسباب مسلمانون کے حوالہ ہون + یہہ قابل افسوس حکم عمل مین لایا گیا[‡]۔

[†] بنی قریظہ کی قبیلہ اوس سے بڑی محبت تھی اسیلئے بنی قریظہ نے قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کو نہایت خوشی سے اپنا حکم مقرر کیا۔

ابوالفدار صفحہ ۳۲۱ + ابوالفدار صفحہ ۳۱۳

[‡] ابن ہشام صفحہ ۶۸۶

# ساتوان باب

۶ ہجری مطابق ۲۳ اپریل ۶۲۷ عیسوی سے لیکر

۱۲ اپریل ۶۲۸ عیسوی تک کا حال

یہودیون اور کافرون نے مسلمانون کے بربادی کے لیے جتنی کوششین کین اون سب مین اونکو خدا نے ناکامیاب رکھا اور اونکا ایک داؤ بھی چلنے نہ دیا لیکن اسپر بھی ریگستان کے لٹیرے لوٹ سے باز نہین آئے تھے اسلئے ضرور تھا کہ اونکے دبانیکے پوری کوشش کیجاوے اونپر کئی حملے کیئے گئے لیکن یہہ بھگوڑی قوم مسلمانون کے ہاتھہ نہ آئی - قبیلہ بنی الحبان نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ عرض کیا تھا کہ چند اصحاب کو ہمارے ہان تعلیم کے لیئے بھیجدیجئے لیکن جب ۶ چہہ مسلمان اس غرض سے وہان بھیجے گئے تو اونھون نے اونمین سے تین کو قتل کر ڈالا اور تین کو مکہ والون کے ہاتھہ بیچ ڈالا ابھی تک ان مجرمونکی سزا نہین ہوئی تھی لیکن اب وہ وقت آگیا تھا کہ ان سے بھی بدلا لیا جاوے +

اسی سال جمادی الاول مین ایک فوج خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماتحتی مین روانہ ہوئی لیکن یہہ لٹیرے رسول اللہ صلعم کی آمد کی خبر سُنکر پہاڑون مین جا چھپے ناچار مسلمانونکو مدینہ واپس آجانا پڑا٭+ اس واقعہ کے تھوڑے دن بعد قبیلہ بنی فزارہ کا ایک سردار میدان چراگاہ مین مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور بہت سے اونٹونکو ہانک کر لے گیا اور اوسکے چرواہے کو مار ڈالا اور غریب چرواہیکی بی بی کو بھی پکڑ لیگیا مسلمانون نے اسکا پیچھا کیا اور کئی اونٹونکو واپس لائے لیکن یہہ بد و مسلمانونکے ہاتھہ نہ لگا ریگستان مین بھاگ گیا + ‡

انسان ہمیشہ اوس آدمی کیطرف بڑی عظمت کی نظر سے دیکھتا ہے جو شخص باوجود قدرت و اختیار کے بُرائی کے بدلے برائی نہین کرتا بلکہ معاف ہی کرتا ہے + سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے ملک پر پورے حاکم تھے مجرمونکی سزا دینے مین بھی عدل کو پوری طور سے برتتے اور اپنے بڑے سے بڑے دشمن کو بھی رحمت کی نظر سے دیکھتے۔ آپ مین رحم اور عدالت کی صفت بہت اعلےٰ درجہ کی تھی۔

قوم حنیفہ کا ایک سردار جسکا نام ثمامہ ابن عثال تھا مسلمانونکے

٭ ابن ہشام صفحہ ۷۱۶

‡ ابن ہشام صفحہ ۷۲۲ و قرۃ العیون حصہ پنجم جلد اول صفحہ ۱۴۹ –

یہان قید ہوکر آیا تھا یہان مدینہ آکر جب اوسنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و رحمت کو دیکھا تو آنکی رحمانی صفتون نے اوسکے دل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور جب اپنے ملک کو واپس گیا تو جو غلہ یمامہ† سے مکہ کو جایا کرتا تھا اوسے روکدیا اس سے اہل مکہ کو سخت تکلیف ہوئی پہلے تو اون لوگون نے یہہ کوشش کی کہ کسیطرح حنیفتونکو راضی کرلین لیکن جب اونکی کل کوششین رایگان ہوچکین اور حنیفے کسیطرح اون سے نہ ملے تو مجبوراً اونہون نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین ایک عرضی بھیجی اور مراحم کریمانہ کے مستدعی ہوئے + سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل مکہ کی حالت پر افسوس آیا اور آپنے حکم فرمایا کہ غلہ حسب دستور جایا کرے + ‡

عیسائی بدوون نے جوکہ بنی کلب سے تھے اور دومتہ الجندل کے پاس رہتے تھے اہل مدینہ پر کئی بار حملہ کیا تھا مسلمانون کیطرف سے ایک فوج اس غرض سے روانہ ہوئی کہ ان بدوونکو مسلمان بناوے اور اونکو ہدایت کرے کہ اپنی بری عادتون سے بازآوین + رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کو ہدایت کی تھی کہ کبھی دغا بازی نہ کرنا اور نہ بچونکو مارنا +

† جہان حنیفی رہتے تھے۔

‡ ابن ہشام صفحہ ۹۹۶

اس سال کے شعبان (نومبر دسمبر ۶۲۷ع) مین بنی مصطلق پر حملہ کیا گیا پہلے یہہ لوگ مسلمانونکے دوست تھے لیکن اونکے سردار حارث† ابن ابی ضرار نے انکو بہکا کر مسلمانون کا دشمن بنا دیا تھا یہان تک کہ اطراف مدینہ پر ان لوگون نے حملہ بھی کیا تھا۔ مسلمان اپنے اس حملے مین بالکل کامیاب ہوئے + بہت سے قیدی پکڑے آئے جنمین حارث کی بیٹی جویریہ‡ یہہ بھی تھی +

چھہ برس گذر گئے تھے کہ اہل مکہ اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر صرف ایمان کے لیئے جلا وطن ہوئے اور اب انکے درمیان وہ محبت و اتفاق اور برادرانہ سلوک تھا جسکا پہلے وہ لوگ خیال تک نہین کر سکتے تھے +

اس زمانہ مین عرب کے تمام اطراف وجوانب سے لوگ آتے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظونکو سنتے اور اپنے کامون مین آپ سے صلاح و مشورہ لیتے + جلاوطنون کو اپنے وطن دیکھنے کی بڑی خواہش تھی اور اتنے دنون تک حج بیت اللہ سے جدا محروم رہے تھے + خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی خواہش تھی کہ کعبہ شریف کی زیارت کرین + کعبہ عربون کا تھا کسی کی خاص ملک نہ تھی اہل قریش صرف اوسکے محافظ تھے اونکو یہہ اختیار ہرگز نہ تھا کہ

---

† بنی مصطلق کا سردار۔

‡ حضرت جویریہ ام المومنینؓ حارث ابن ابی ضرار مذکور کی بیٹی تھین۔ قرۃ العیون جلد اول صفحہ ۱۱۳

اپنے دشمنونکو بھی کعبہ کے طوایف سے روک سکین +

بالفعل حج کا زمانہ قریب تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کرنیکے ارادے کو ظاہر فوراً ایک ہزار آدمی مستعد ہوگئے طیاریان ہونے لگین چنانچہ آپ مہاجرین اور انصار کو لیکر بے اسباب حج کو روانہ ہوئے لیکن قریشیونکی یہہ نیت ہوئی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کرنے ندین ان لوگون نے مکہ سے باہر کئی میل پر ایک فوج قایم کی کہ مسلمانون کو مکہ داخل نہونے دین بلکہ جب آپ نے حج کرنیکی اجازت مانگنے کیلئے قریشیون کے پاس ایک آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہم لڑنے کو نہین آئے صرف کعبہ کی زیارت کو آئے ہین مجھے نہ روکو حج کرنے دو ہم فوراً حج کرکے لوٹ جاوینگے تو قریشیون نے اوس قاصد کے ساتھہ بدسلوکی کی اور قسم کھائی کہ ہم ہرگز اون لوگون کو مکہ مین داخل نہین ہونے دینگے اور ایک چھوٹی جماعت مسلمانونکی چشمہ کے پاس آئی تاکہ جو مسلمان ملے اوسکو مار ڈالین بلکہ خود رحیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اون لوگون نے پتھر برسائے + جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کسیطرح کفار اپنی حرکت سے باز نہین آتے تو مجبوراً اپنے مسلمانون اور قریشیون کا جھگڑا اٹھانیکے لیئے اپنی یہہ رضامندی ظاہر کی کہ اہل مکہ جو شرط مناسب سمجھین پیش کرین +

+ ان مین سے جب چند پکڑ آئے تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو معاف کردیا اور چھوڑ دیا - ابن ہشام صفحہ ۷۴۳

آخر بہت بکھیڑونکے بعد یہہ بات طی پائی کہ قریش کا جو شخص بغیر اجازت اپنے سردار کے مدینہ رسول صلعم کے پاس جائے وہ پھر بُت پرستونکے حوالہ کردیا جاے - اور اگر کوئی مسلمان مدینہ سے مکہ آے تو وہ مدینہ والونکو واپس نملیگا - جس قوم کا جس سے جی چاہے قریش سے یا مسلمانون سے بے مزاحمت میل کرسکتا ہے - مسلمان لوگ اس مرتبہ بے حج کئے واپس چلے جائین ہان دوسرے سال حج کرنیکے لیئے آسکتے ہین مگر اوسوقت بھی صرف تین ہی دن رہکر واپس چلا جانا ہوگا - اور مسلمانونکو صرف پیش قبض اور وہ بھی نیام مین لانا ہوگا[†] - اور دس برس تک ہم لوگونمین لڑائی موقوف رہیگی"

اس طرح پر دب کر صلح کرنے سے کئی صحابی رنجیدہ خاطر ہوئے علی الخصوص صلحنامہ کے اس دفعہ سے تو اور بھی کہ "قریشی اپنے ملک کے جس آدمی کو چاہین مدینہ سے واپس منگا سکتے ہین مگر مسلمانونکو ایسا اختیار نہین" - مگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دفعہ کو صرف مان ہی نہین لیا تھا بلکہ اسکو برت کر دکھا بھی دیا - قریشیون نے اپنے ملک کے چند آدمیونکو مانگا (جو اس صلح کے بعد مسلمان ہوکر رسول مقبول صلعم کے پاس چلے گئے تھے) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے عذر اونکو جانے دیا اگرچہ کئی مسلمان رنجیدہ ہوئے - جب رسول صلعم مدینہ واپس آئے تو اس غرض سے

---

[†] ابن اطہر صفحہ ۱۵۴ اور ابن ہشام صفحہ ۲۷

کہ اسلام سارے جہان مین پھیل جائے قاصدونکو آس پاس کے قومون

اور بادشاہونکے یہان روانہ کیا اور اونکو دین اسلام کی طرف بُلایا ۔

ایک قاصد تو قیصر روم ھرقل بادشاہ کے پاس (جو رومیون کا شاہنشاہ

تھا) گیا دوسرا خسرو کسریٰ پرویز شاہ ایران کے پاس بھیجا گیا ۔

خسرو کسریٰ سنے جو رومیون پر فتح پانیکی وجہ غرور کے نشہ مین بدمست

ہورہا تھا" جب رسول صلعم کا خط پایا اور دیکھا کہ رسول صلعم کا نام پہلے

لکھا ہوا ہے اور میرا نام اوسکے بعد ہے† + تو غصہ مین آکر خط کو ٹکرے

ٹکرے کر ڈالا ۔

جب یہہ خبر رسول مقبول صلعم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ کسریٰ کی

سلطنت اوسی خط کیطرح ٹکرے ٹکرے کیجائیگی + صفحہ تواریخ پر یہہ لکھدیا گیا

ہے کہ آپکی یہہ پیشین گوئی بالکل سچ ہوئی + ھرقل سنے رسول صلعم کے

قاصدونکی بڑی عزت کی اور حسن اخلاق کے ساتھ اوس سے ملا ۔ ‡

دوسرا خط غسانی بادشاہ بصرہ کے پاس بھیجا گیا لیکن اس بادشاہ کے

خاندان کے ایک دوسرے امیر نے جو قیصر کا معتمد علیہ اور ماتحت تھا

---

† عرب کا دستور ہے کہ خطوط مین کاتب اپنا نام پہلے لکھتا ہے اور مکتوب الیہ کا نام اوسکے بعد

جیسے اس جگہہ وہ یہہ خط ہے "محمد رسول اللہ کیطرف سے خسرو پرویز شاہ ایران کیطرف"

‡ ابن اثیر صفحہ ۱۶۴

قاصد کو مار ڈالا - اِس امیر کی اِس بدسلوکی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آخر سارے جہان کے عیسائیونکو اہل اسلام سے لڑنا پڑا "چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی" اسکا حال ہم آیندہ لکھینگے -

## آٹھوان باب

سنہ ۷ ہجری مطابق ۱۲ - اپریل ۶۲۸ء سے لیکر پہلی مئی ۶۲۹ء تک کا حال

یہودی قومین اتنی شکست پانے پر بھی مسلمانونکی بربادی مین ویسی ہی سرگرم و مستعد تھین + مدینہ سے جانب شمال و مشرق تین چار دن کی راہ پے چند قلعے نہایت مضبوط و مستحکم طور سے آراستہ تھے + انمین سے ایک بڑے قلعہ کا نام تھا قموص[†] تھا جو ایک سخت دشوار گذار پہاڑی پر واقع تھا - وہ سب کئی قلعہ ملا کر خیبر کے نام سے مشہور تھے - خیبر مین کئی قومین بنی نظیر اور بنی قریظہ کی رہتی تھین - خیبر کے یہودیونکو مسلمانون سے سخت عداوت تھی اور جب اونکے بھائی بنی نظیر اور بنی قریظہ اونمین آبسے تو اونکی عداوت کی آگ اور بھی

[†] ابو الفدا صفحہ ۱۳۱

شعلہ زن ہوئی۔ خیبر کے یہودیونکو ہر دو قومون سے بہت کچھ میل و موافقت
تھی اسی اطمینان پر ادن لوگون نے یہہ ارادہ کیا کہ مسلمانون پر حملہ کرنیکے
لیئے پھر ایک فوج قایم کرین۔ مسلمانونکو ان لوگونکا دفعیہ بہت ضروری
تھا اِسلیئے ایک ہزار چار سے مسلح سپاہ ماہ محرم ۷ہ مین خیبر کی طرف روانہ کی
گئی یہودیون نے اپنے مددگارون سے کمک مانگی چنانچہ قوم بنی فزارہ
اونکے مدد کو دوڑی لیکن مسلمانون نے اس مددگار فوج کو پریشان و منتشر
کر دیا اسلیئے یہہ یہودیونکی مدد کو نہ آسکی اور اولٹے پاؤن پھر گئی اب
ان یہودیون کا سارا منصوبہ ٹوٹ گیا اور مجبور بے یار و مددگار لڑنا پڑا۔
پہلے مسلمانون نے صلح کی شرطین پیش کین لیکن اون لوگون نے قبول
نکین۔ بالآخر لڑائی شروع ہوگئی۔ اگرچہ یہودی اپنے جان وجی سے
ہاتھہ دہوکر برابر لڑا کیئے لیکن اسپر بھی قلعہ پر قلعہ مسلمانون کے ہاتھہ آتا گیا
آخرش مسلمانون نے قموص قلعہ پر حملہ کیا۔ بعد ایک بہت سخت لڑائی
کے یہہ قلعہ بھی مسلمانون کے ہاتھہ آگیا۔ جب یہودیون نے دیکھا کہ اونکا
عمدہ سے عمدہ قلعہ مسلمانونکے ہاتھہ آگیا تو اونکی رہی سہی ہمت بھی ٹوٹ
گئی اور چار و ناچار معافی اور امن کی درخواست کی۔ انکی درخواست
منظور کی گئی اونکی زمین اور اشیای غیر منقولہ نیک چلنی کے شرط پر اونکو
دے دی گئین اور یہہ بھی اجازت دیگئی کہ اپنے مذہبی امور کو جسطرح چاہین برتین۔

چونکہ اونکی محافظت مسلمانون نے اپنے ہاتھ مین لیلی تھی اسلیئے اونپر یہہ ٹیکس معین کیا گیا کہ نصف پیداوار زمین کا مسلمانونکو دین کچھ اشیاے منقولہ مسلمانونکے ہاتھ لگا وہ اسطرح تقسیم کیا گیا کہ تین حصہ سوار کو اور ایک حصہ پیادہ کو۔[†]

سنہ ہجری کے آخر مین رسول اللہ صلعم اور آپکے صحابی حسب عہدنامہ حج کے لیئے آمادہ ہوئے - اس حج کا نام عمرۃ القضاء ہے - یہہ لوگ عہدنامہ کے مطابق صرف تین ہی دن رہکر مدینہ واپس چلے آئے - اس حج کا یہہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے ایسے ایسے مشہور آدمی جنھون نے رسول صلعم کی ہجو لکھی تھی اور مسلمانون سے لڑے تھے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و شفقت اخلاق و کرم کو دیکھکر نہایت ذوق و شوق کے ساتھ مسلمان ہوگئے[‡]

قیصر رومی کے ایک ماتحت امیر نے جو مسلمانون کے قاصد کو مار ڈالا تھا یہہ کوئی ایسی سرسری بات نہ تھی جسکو مسلمان نظرانداز کرتے + چنانچہ تین ہزار آدمیون کی فوج اس غرض سے روانہ ہوئی کہ غسانی[†] شہزادی سے اس

---

† ابن ہشام صفحہ ۷۶۴ اور ۷۷۳ - ابن اطہر صفحہ ۱۶۹

‡ مثلاً خالد بن ولید اور عمر بن العاص -

† غسّان ساتھ زیر غین معجمہ اور تشدید شین مہملہ کے ایک قبیلہ ہے یمن کے قبیلون سے - قرۃ العیون حصہ پنجم جلد اول صفحہ ۱۲۳

ظلم و تعدی کا سبب دریافت کرے + قیصر روم کے ماتحت افسر نے جُرم کا اقرار کیا اور لڑائی کی بنیاد قایم کی چنانچہ وہ لوگ مقام موتہ مین مسلمانون سے لڑے + یہہ جگہہ مُلک شام کے ایک شہر بلقا کے پاس ہے + قیصر روم اور اوسکے ساتھیون نے شکست پائی لیکن مسلمانون کی تعداد اسقدر کم تھی کہ ان لوگون نے مناسب سمجھا کہ مدینہ واپس چلے آئین[†] +

یہہ وہی زمانہ ہے کہ قریش اور اونکے ساتھی بنی بکر نے معاہدہ حدیبیہ کے خلاف بنی خزاعہ پر جو مسلمانون کی محافظت مین تھے حملہ کیا تھا اور اون سے لڑے تھے + بنی خزاعہ نے تصفیہ کے لیئے اپنی درخواست رسول صلعم کے پاس پیش کی + چنانچہ آپ دنش ہزار فوج کے ساتھ کفار پر حملہ کرنیکے لیئے روانہ ہوئے + صرف عکرمہ[‡] اور صفوان نے توکچھہ مزاحمت کی باقی بلا مزاحمت آپ مکہ مین داخل ہوگئے -

سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح پر فتحیاب ہو کر مکہ داخل ہوگئے + ایک زمانہ وہ تھا کہ آپ کو اہل مکہ نے ہر طرح کی اذیتین پہونچائی تھین اب ایک وہ زمانہ آیا کہ آپ اہل مکہ پر اپنی شفقت اور رحمت ظاہر کرنے کیلئے تشریف لائے + رسول اللہ صلعم نے اپنی کُل امتون کو سمجھا دیا تھا کہ اہل مکہ سے

---

† ابن اطہر صفحہ ۱۷ -

‡ ابوجہل کا بیٹا -

بہ نرمی پیش آوین + صرف چھہ مرد اور چار عورتین جنھون نے بہت ہی وحشیانہ
حرکتین کین تھین قصوروار ٹھہرائے گئے اور ان مین چار قتل کئے گئے ‡
بقیہ اہل مکہ پر باوجودیکہ اون لوگون نے مسلمانون پر ہر قسم کی ظلم و تعدی کو
کسی زمانہ مین اوٹھا نہ رکھا تھا مہربانی کی گئی لیکن اونکی مورتین بالکل توڑ ڈالی
گئین + بت پرست اپنی مورتون کو ٹوٹتے ہوئے نہایت افسوس سے دیکھتے
تھے لیکن اب اون پر یہہ بات صاف کھل گئی تھی کہ اونکی مورتین بالکل
بیکار اور بے قدرت ہین اور اب اونکو یہہ آیت قرانی جسپر وہ ایک زمانہ
مین ہنستے تھے سچ معلوم ہونے لگی - "حق آیا اور باطل غایب ہوا + ‡
حقیقت مین باطل باطل ہے اور حق حق ہے +
بعد برباد کرنے ان کل مورتون کے اور منسوخ کرنے کل رسومات مشرکانہ
کے آپ نے کل آدمیون کی طرف مخاطب ہو کر وعظ فرمایا + پہلے پہل
آپ نے اپنے وعظ مین یہہ ارشاد فرمایا کہ ہر انسان ایک دوسرے کا
بھائی ہے اور اسی معنی مین آپ نے قران کی ایک آیت پڑھی + اسکے بعد

+ ابن اثیر صفحہ ۱۸۸
‡ طبری صفحہ ۱۳۲ ابو الفدا صفحہ ۷۵
‡ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زھوقا بنی اسرائیل - ۱۵
کو فاخوانکم فی الدین +

آپ فرمانے لگے کہ اے اہل قریش اب تمہاری کیا رائے ہے ؛ مین تمہارے ساتھہ کسطرح پیش آؤن ؛ کیا سلوک کرون ؛ اون لوگون نے جواب دیا کہ" اے ہمارے بھائی اے ہمارے بھتیجے رحم و شفقت رحم و شفقت" طبری کہتا ہے کہ اِس لفظ کے سُننے سے رسول صلعم آبدیدہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ مین تمہارے ساتھہ ویسا ہی سلوک کرونگا جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون کے ساتھہ کیا تھا + یہہ فرما کر آپ نے وہ آیت قرآنی پڑھی جسمین اللہ تعالی یوسف علیہ السلام کی زبان سے فرماتا ہے - مین† تمھین آج نہین جھڑکونگا خدا تمہے معاف کریگا کیونکہ وہ رحمان و رحیم ہے" اسکے بعد ایک ایسا عجیب تماشا ہوا کہ جیسا تواریخ مین نھین لکھا گیا ہوگا + جماعت پر جماعت چلی آتی تھی‡ اور حلقہ اسلام مین داخل ہوتی تھی اور آنحضرت صفا پہاڑ پر بیٹھے ہوئے جسطرح پہلے اہل مدینہ کی بیعت لی تھی اوسیطرح اہل مکہ سے بھی اقرار لے رہے تھے کہ" ہملوگ عبادت مین شرک نہین کرینگے چوری زنا نہین کرینگے لڑکیون کو نہین مارینگے اور نہ جھوٹھہ بولینگے اور نہ عورتون پر جھوٹی تہمتین دھرینگے +

† لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین - سورہ یوسف ۱۳ جزو

‡ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا -

اسطرح پر قرآن کی وہ پیشین گوئی اب پوری ہوگی کہ "(انا فتحنا لک فتحا مبینا)
"مین نے تجکو پوری اور صاف فتح عنایت کی"۔

جب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ اب مین اپنا کام کر چکا
میری رسالت اب قریب اختتام ہے تو آپ نے اپنے خاص خاص صحابیونکو
ہر طرف روانہ فرمایا کہ ریگستان کی قومونکو اسلام کی دعوت کرین۔ اون
لوگونکو صاف صاف یہہ حکم دیا گیا تھا کہ بغیر دشمن کے حملہ کئے ہوئے حملہ نکرین
چنانچہ اس حکم کی تعمیل ایک نومسلم خالد بن ولید کے سوا سب صحابیون نے
کی۔ خالد نے بنی خذیمہ کے بدؤن کو مسلح آتے دیکھکر حکم کیا تھا کہ اونکا
سر کاٹ ڈالا جاوے چنانچہ اسکے حکم کے مواقف کئی عرب بدو مارے گئے
لیکن جب مسلمانون نے مزاحمت کی تو وہ رُکا۔ جب اس قتل و خون ریزی
کی خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے دونو ہاتھ اوٹھا کر پکارا
کہ "اے اللہ جو کچھہ خالد نے کیا اوس سے مین بری ہون"
آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو بنی خذیمہ کے پاس روانہ کیا کہ
اونکے جن جن آدمیون پر یہہ ظلم کیا گیا ہے اون سب کو اس جرم کا جرمانہ
یعنی اونکے مقتولونکا خون بہا دین چنانچہ حضرت علی علیہ السلام بنی خذیمہ
کے پاس آئے اور جسکا جتنا حق تھا دیا جب آپ دیت کا روپیہ حقدارونکو
دے چکے اور کچھہ روپے آپکے پاس بچ رہے تو آپ نے نہایت سخاوت

اور رحم دلی سے اون بقیہ روپئون کو بھی اونھین کے باقی رشتہ دارون مین بانٹ دیا ۔

آپکی اس کارروائی سے سب لوگ خوش ہوئے اور رسول صلعم نے بھی تعریف کی ۔

ہوازن اور ثقیف کے بدوون اور دوسرے فرقون نے (جو مکہ کے پاس بھیڑ اور اونٹ چرایا کرتے تھے اور جنمین سے بعض کے پاس طایف کیطرح مضبوط قلعے تھے ) مسلمانونکے مخالف ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ سب ملکر پھلی ہی رسول صلعم پر حملہ کرین چنانچہ مقام حُنین مین لڑائی بھی ہوئی ۔ پہلے لڑائی بگڑی مسلمان بھاگ چلے اوسکے بعد رسول صلعم کی استقامت واستقلال کی سبب مسلمان پھر لوٹے اور خوب لڑے یہانتک کہ کافرون نے نہایت نقصانی کے ساتھہ شکست پائی بالآخر کچھہ لوگ جسمین زیادہ قوم ثقیف سے تھے طایف مین جاکر پناہ گیر ہوئے اور باقی اوطاس کے مستحکم درہ مین جا چھپے ۔ غرض ہوازن مع اپنے کل بھیڑ بکریون کے مسلمانون کے ہاتھہ لگے اسکے بعد مسلمانون نے طائف کا محاصرہ بھی کیا لیکن رسول صلعم نے چند دنونکے بعد محاصرہ اوٹھا لیا ۔ آپ سمجھہ گئے تھے کہ طائف کے لوگ آپ سے آپ بلا جنگ

✝ ابن ہشام صفحہ ۸۳۵ طبری صفحہ ۱۶۱

وخونریزی چند دنون مین تابع ہوجائینگے - جب آپ اوس جگہہ تشریف لائے
جہان ہوازن کے قیدی رکھے گئے تھے تو آپ نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے
بہت سے آدمی یہہ درخواست لائے ہین کہ اونکے خاندان کے کل قیدی
چھوڑ دیئے جائین سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ مسلمان
اپنی محنت کو کیونکر رایگان ہونے دین ہان اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے بال بچونکو
لیجاؤ تو مال سے دست بردار ہونا پڑیگا اون لوگون نے اس شرط کو منظور
کیا دوسرے دِن جسوقت آپ مسجد مین جماعت کے ساتھہ ظہر کی نماز پڑھ
رہے تھے کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ آئے اور خود حضرت رسول صلعم کے
تعلیم کئے ہوئے لفظون کو کہا کہ ہملوگ عرض کرتے ہین کہ رسول صلعم مسلمانون
سے اور مسلمان رسول صلعم سے ہماری سفارش کرین کہ ہمارے لڑکے بالے
چھوڑ دیئے جائین رسول صلعم نے اِسکے جواب مین بدوّن سے فرمایا کہ
مین اپنے حصّہ کے قیدی اور بنی عبدالمطلب کے حصون کے بھی
یون ہی مفت بے کچھہ مال لیئے چھوڑ دیتا ہون - آپ کے صحابیون نے
بھی آپکی دیکھا دیکھی قیدیونکو بے معاوضہ لیئے آزاد کرنا شروع کیا
چنانچہ اسیطرح سے چھہ ہزار قیدی آزاد کئے گئے اِس فعل نے ایسا عام
اثر پیدا کیا کہ بہتیرے ثقیف مسلمان ہوگئے -

جو مال یا اسباب قوم ہوازن کا ہاتھہ لگا تھا اوسمین سے اہل مدینہ کے

بہ نسبت مکہ کے نئے مسلمانونکو کچھہ زیادہ ملا تھا اِسلیے بعض انصار نے
اسکو حق تلفی سمجھا جب یہہ خبر رسول صلعم تک پہونچی تو آپ نے سبھونکو
جمع کرکے فرمایا کہ "اے انصار مجھے وہ باتین معلوم ہوگئی ہین جو تملوگ آپین
کرتے ہو۔ اے لوگو کیا تم اوس زمانہ کو بھول گئے جب مین تملوگون
کے پاس پہونچا تھا، تملوگ سب کے سب تاریکی کے میدان مین بھٹک
رہے تھے خدا نے تمہین ہدایت دی۔ تملوگ مصیبت مین مبتلا تھے
خدا نے تمہین خوش کیا تملوگ ایک دوسریکے دشمن تھے خدا نے تمہارے
دلونکو محبت اور اتفاق سے بھر دیا۔ کہو کیا یہہ بات صحیح نہین ہے؟
اون لوگون نے جواب دیا کہ بیشک ایسا ہی ہے جیسا آپ نے فرمایا اور
بلاشبہہ خدا اور اوسکا رسول صلعم مہربان ہے" رسول صلعم نے کہا کہ
قسم ہے خدا کی اگر تم یہہ کہتے تو بہت صحیح کہتے کہ۔ "تو دغاباز مشہور ہوکر
ہملوگون کے پاس آیا اور ہملوگ تجھپر ایمان لائے تو ایک مجبور تھا ہملوگون
نے تیری مدد کی تو غریب اور بیکس تھا۔ ہمنے تجھے پناہ دی تو
بےچین تھا۔ ہملوگون نے تجھے تسلی دی" اے میرے پیارے انصار
تم کیون اپنے دلونکو دنیا کیلئے پریشان کرتے ہو! کیا تم اسپر راضی نہین ہو
کہ دوسرے بھیڑ بکریان پائین اور تم مجکو؟ قسم ہے خدا کی جسکے ہاتھہ
مین میری جان ہے مین تملوگونکو کبھی نہین چھوڑونگا اگر کل جہان کے

آدمی ایک طرف ہوجائین اور انصار ایک طرف تو مین انصار ہی کی طرف ہونگا۔ خدا اون پر مہربان ہو اور اون پر اپنی برکت نازل فرمائے اونکی اولاد پر فضل کرے۔ اور اونکی اولاد کی اولاد پر فضل کرے"۔

مورخ لکھتا ہے کہ وہ لوگ ان باتونکو سُنکر اتنا روئے کہ اونکی داڑھیان تر ہوگئین۔ سب لوگون نے متفق اللفظ کہا کہ "اے رسول صلعم ہم لوگ اپنے اپنے حصون پر راضی ہین۔ بالآخر وہ لوگ خوش خوش اللہ پر بھروسا کئے ہوئے اپنے اپنے گھر گئے + اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر مدینہ مین واپس آئے

+ ابن ہشام صفحہ ۸۸۶ ابن اطہر صفحہ ۲۰۸

# نوان باب

سنہ ۹ ہجری مطابق ۲۰ - اپریل سنہ ۶۳۰ء سے لیکر ۹ - اپریل سنہ ۶۳۱ تک کا حال

نوین ہجری مین ایک قابل یادگار واقعہ یہہ ہوا کہ عرب کے ہر قومون کی طرف سے قاصد آنے لگے اور بانی اسلام کی تعظیم اور اونکی مذہب کو قبول کرنے لگے مکہ کے فتح ہونے کے بعد ہی بت پرستی سارے عرب سے حرف غلط کیطرح مٹ چلی - لات وعزی کی توڑے جانے کے بعد بت پرستونکو اپنے مذہب سے بداعتقادی ہوگئی -

وہ فرقے جو پہلے مسلمانونکے دشمن تھے اب خود مسلمان ہونیکے لیے مستعد ہوگئے - اہل مکہ اور ثقیف کی شکست سے جنگلیون اور بدؤن کے دل کانپ اوٹھے -

جب یہہ قاصد اور ایلچی لوگ مدینہ پہونچتے تو بموجب فرمان رسول صلعم کے صحابیونکے

گھرونمین اوتارے جاتے اور انکی بڑی خاطرداریان کی جاتین جب یہہ اپنے اپنے ملک واپس جاتے تو انکو خرچ راہ کے لیئے کافی روپیہ ملتا بلکہ بعض وقت اونکی حیثیت کے مطابق تحفے بھی دیئے جاتے ۔ اکثر ونکو سندین بھی لکھکر دی جاتین اور ایک عالم مذہب اسلام سکھلانیوالا اور بت پرستی کی ہر رسم ورواج کو مٹانیوالا ان سبھونکے ساتھہ کردیا جاتا ۔

اِس درمیان مین قیصر روم یہہ منصوبہ باندھ رہا تھا کہ سارے عرب کو فتح کرنا چاھیئے + ھرقل بادشاہ ایرانیون پر فتح پاکر غرور کے نشہ مین بدمست تھا لیکن پھر بھی عرب کی موجودہ حالت ضرور اوسکے خیال مین تھی اوسکو خوب یاد تھا کہ اوسکے سپہ سالار نے عرب کی ایک چھوٹی جماعت سے کیسی زک اوٹھائی تھی ۔ شام مین اوسنے یہہ حکم دیا کہ بہت بڑی فوج عرب پر حملہ کرنیکے لیئے طیار کیجاوے + جب یہہ خبر مدینہ پہونچی تو رسول صلعم نے بھی مسلمانونکو مستعد اور طیار ہوجانے کے لیئے فرمایا + یہہ رجب (اکتوبر) ۶۳۰ء کا مہینا تھا گرمی شدت کی پڑرہی تھی اِسلیئے بہت سے مسلمان اس جنگ مین شریک نہین ہوئے + شدت کی گرمی تھی سفر اتنا دور دراز ۔ مسلمانون کے میوون کے پکنے کا زمانہ اوسپر منافقون کا مسلمانون کو بہکانا اور بھی غضب تھا + غرض بمشکل تمام ایک چھوٹی سی جماعت رسول صلعم کا ساتھہ دینے کو

+ میور جلد چہارم صفحہ ۱۸۱

طیار ہوئی اور رسول صلعم کے پاس آئی + مسلمانون کو راہ مین گرمی اور
پیاس سے بڑی تکلیف پہونچی + بہت دنون تکلیف اوٹھانے کے بعد
مسلمان بتوک مین جو مدینہ اور دمشق کے درمیان واقع ہے پہونچے+
بتوک مین رسول صلعم کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ قیصر روم اپنے خانگی بکھیڑون
مین کچھہ ایسا پھسا ہے کہ مسلمانون پر حملہ نہین کر سکتا اسلئے آپ نے اپنی
فوج کو واپس چلنے کا حکم دیا + مسلمان بتوک مین بیس دن تک رہے
یہان انکو پانی بھی افراط سے ملتا تھا اور انکے موشیون کو بھی آرام تھا۔
اور مدینہ رمضان کے مہینے مین پہونچے + جب رسول صلعم مدینہ پہونچے
تو معلوم ہوا کہ شہر طایف کی ایک جماعت آپکی منتظر ہے اور اپنے بیجا اصرار
کے معافی کی طلب گار ہے + اہل طایف کیونکر اسقدر بدل گئے اس
کے سمجھنے کے لیئے ضرور ہے کہ کچھہ قبل کا حال معلوم ہو + اہل طایف کا
سردار عروہ جب حدیبیہ کے معاہدہ مین قریش کیطرف سی قاصد
بنکر رسول صلعم کے پاس آیا تھا تو اسلام کی عمدگی اور بانی اسلام کے
خلق کو دیکھکر کفر سے بیزار ہوگیا تھا اور تھوڑے ہی دنون کے بعد اوسنے
اسلام قبول کرلیا + اسلام قبول کرنیکے بعد اس شخص کے دل مین جوش

+ ابن ہشام صفحہ ۹۰۴

+ یہہ مہینا دسمبر کا اور سنہ ۱۳۰ع تھا قران شریف مین اسکا تذکرہ ہے +

یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ چلو اپنے ہموطنونکو بھی نعمت اسلام سے بہرہ ور کرو
اگرچہ رسول اللہ صلعم نے اسکو منع بھی فرمایا کہ اہل طایف بہت ہی متعصب
ہین تو اونکے پاس وعظ کہنےکو نہ جا لیکن یہہ شخص اپنے قصد سے باز نہ آیا
اور روانہ ہوگیا اور شام کیوقت طایف مین داخل ہوکر اپنے مسلمان
ہونیکی خبر سارے شہر مین مشہور کردی اور دوسرے دن اوسنے لوگونکو
وعظ کہنا شروع کیا + اہل طایف کو اوسکا وعظ سُننے سے ایسا غصّہ ہوا کہ اسکو
مار ڈالا + شہید ہوتے وقت اوس شخص نے یہہ کہا کہ "مین نے اپنے خون کو
اپنے ہادی اور اوسکی قوم کے لیئے بہایا اور مین خدا کا نہایت شکرگذار
ہون کہ خدا نے مجھے شہادت کا درجہ عنایت فرمایا" + پھر اوسنے اپنے
دوستون سے عرض کی کہ "میری لاش مقام حُنین مین جہان مسلمان
مدفون ہین دفن کردینا"[+] + اِس واقعہ کے بعد اہل طایف بدؤن سے
لڑتے لڑتے پریشان ہوکر رسول صلعم سے معافی مانگنے آئے اور حلقۂ
اسلام مین داخل ہونا چاہا + لیکن اون لوگون نے اسکی درخواست بھی
کی کہ دو برس کے لیئے بُت پوجنے کی اجازت دیجاوے جب قبول نہوئی
تو ایک برس کی اجازت مانگی پھر چھہ مہینے کی لیکن ایک بھی سُنی نہ گئی +
آخرش اون لوگون نے کہا کہ ایک مہینے کے لیئے تو ضرور اجازت دیجاوے

+ ابن ہشام صفحہ ۹۱۴

مگر رسول صلعم نے اونکی درخواست کو مطلق قبول نہین فرمایا اور کہا کہ ایسا کبھی ہو نہین سکتا - اسلام اور بت پرستی ایک ساتھہ نہین رہ سکتی + اسکے بعد اون لوگون نے درخواست کی ہم لوگ نماز سے معاف رکھے جائین حکم ہوا کہ مذہب عبادت کے بغیر لاشے ہے - آخرش اون لوگون نے سب شرطین رد پیٹ کر قبول کرنی تہین - اون لوگون پر صرف اتنی مہربانی کی گیئی کہ آپ اپنے ہاتھون سے اپنے بتونکو توڑنیکے لیئے مجبور نہین کیئے گئے ایک مشہور شخص ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ عُروہ کا بھتیجا اس کام کے لیئے مقرر کیئے گئے - یہہ لوگ اونکے بتونکو توڑتے تھے اور طایف کی عورتین اس تماشے کو دیکھکر چلا چلا کر روتی تھین ‡...

ان دنون قوم طی کچھہ مسلمانون کے برخلاف کوشش کرنیکی تدبیر کر رہے تھے اس خبر کو سنکر ایک چھوٹی سی فوج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ماتحتی مین انکے سرکوبی کیلئے روانہ کی گیئی - اس قوم طی کے سردار کا نام عدی ‡ ابن حاتم تھا - یہہ حاتم وہی شخص ہے جسکی سخاوت شہرۂ آفاق ہے جب حضرت علی کرم اللہ وجہ وہان پہونچے تو یہہ شخص ملک شام کو بھاگ گیا

+ ابن اثیر صفحہ ۲۱۷

‡ ابن ہشام صفحہ ۹۱۷

‡ قرۃ العیون جلد اول حصہ پنجم مین سارا قصہ مذکور ہے صفحہ ۱۵۶

اوسکی بہنین اور اسی قوم کے دوسرے چند آدمی مسلمانونکے ہاتھہ آئے۔ مسلمانون نے ان لوگون کو نہایت عزت کے ساتھہ رسول صلعم کی خدمت مین لا حاضر کیا آپ نے حاتم کی بیٹی اور اوسکے آدمیونکو فوراً آزاد کر دیا اور بیش قیمت تحفے بھی اونہین عطا فرمائے - یہہ عورت ملک شام اپنے بھائی کے پاس گئی اور اوس سے رسول صلعم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی تعریف کی - عدی کے دل پر اسکا اتنا بڑا اثر ہوا کہ وہ فوراً مدینہ آکر مسلمان ہو گیا - پھر جب اِس شخص نے اپنی قوم مین واپس جاکر اونکو بت پرستی سے باز آنیکی ہدایت کی تو بنی طی کا قبیلہ " جو ایک زمانہ سے بت پرستی مین ڈوبا ہوا تھا خلعت اسلام سے سرفراز ہو گیا +۔

اِس سال کے آخر یعنی ذی الحجہ مین حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ مکہ حج کرنیکو روانہ ہوئے اِسکے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ایک اشتہار سنانیکو مکہ روانہ کئے گئے - " اشتہار یہہ تھا کہ اِس سال کی بعد سے کوئی بت پرست کعبہ سی مقدس جگہہ مین نہین جا سکتا " - یوم النحر (ذی الحجہ کی دسوین تاریخ) کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہہ اشتہار سب کو آواز بلند پڑھکر سنا دیا کہ " کوئی بت پرست اس سال کے بعد سے حج کرنے نہین پائیگا - کوئی ننگا ہو کر طواف نہین کر سکیگا + جن لوگون نے

---

+ ابن ہشام صفحہ ۹۴۸

رسول صلعم سے صلح کرلی ہے اونکی وہ صلح مدت مقررہ کے آخر تک بحنسہ
قایم رہیگی اور باقی لوگون کے لئے صرف چار مہینے کی مہلت دیجاتی ہے
کہ اپنے اپنے ملک چلے جایئن ورنہ اِسکے بعد رسول اللہ صلعم اونکی محافظ نہین ہین†
یہہ براءۃ کا اشتہار رسول صلعم کی دوراندیشی اور اعلے درجہ کی عقل
کا اظہار تھا - یہہ غیر ممکن تھا کہ کفار سال بسال مسلمان حاجیون کے ساتھہ
حج بھی کیا کرتے اور اپنے شہوت انگیز رسومات کو قایم بھی رکھتے اور مسلمانو نکی
جماعت کی اخلاقی حالت مین فتور نہ پڑتا بلکہ ایسا کرنے سے رسول صلعم کی
سب کوششون کا برباد ہونا بہت ہی قرین قیاس تھا + اوسوقت مین
یہہ بات تواریخ سے بہت اچھی طرح ثابت تھی کہ عرب کی ایک قوم نے
خدا کی خالص عبادت قایم کرنیکی کوشش کی تھی لیکن کافرونکے میل
جول کے سبب سے اونکی سب کوششین بیکار ہوگئین + بنی اسرائیل
نے بھی اسی قسم کی کوشش کی تھی لیکن آس پاس کی بدتہذیب قومونکا
یہہ اثر ہوا کہ جس سے وہ پہلے نفرت کرتے تھے وہ خود اوس سے بدتر
ہوگئے اور ایسے رسومات کے پابند ہوگئے جنکا نام لیتے شرم آتی ہے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوسی راہ پر چلتے ؟ - ہرگز نہین - آپ نے خدائی
الہام کے ذریعہ سے ایسا طریقہ اختیار کیا تھا جو ظاہرا دیکھنے مین کچھہ

† ابن ہشام صفحہ ۹۳۱ و ابوالفدا صفحہ ۸۷

سخت معلوم ہوتا تھا لیکن اوسکا نتیجہ شفقت سے بھرا ہوا تھا + حاجیونکی وہ بڑی جماعت جنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کے اس اشتہار کو سُن لیا اپنے اپنے گھر واپس گئے اور دوسرے سال اونکی ایک تعداد کثیر مسلمان ہوگئی +

# دسوان باب

## سنہ ۱۰ ہجری مطابق ۹ اپریل ۶۳۱ء سے لیکر ۲۹ مارچ ۶۳۲ء تک کا حال

اس سال مدینہ کے تمام اطراف و جوانب سے قاصد و سردار آتے گئے ان لوگون نے ظاہر کیا کہ ہم لوگ مسلمانون کے بہرحال شریک حال ہین +

جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے واعظونکو کہین بھیجتے تو اونکو یہہ ہدایت فرماتے کہ دیکھنا لوگون کے ساتھہ اخلاق سے پیش آنا اونکو خوش رکھنا کبھی کسیکو نفرت کی نظر سے نہ دیکھنا جب اہل کتاب تمسے ملین اور پوچھین کہ بہشت کی کنجی کیا ہے ؟ تو جواب دینا کہ حق بات کا مان لینا اور نیک کام کرنا †

رسالت کا زمانہ اب قریب اختتام ہے + اوس قوم مین جو سر سے

† ابن ہشام صفحہ ۹۵۶

پاؤن تک بت پرستی مین ڈوبی ہوئی تھی ایک پیغمبر پیدا ہو چکا اور
اونکو خدا کے احکام اوسکی قدرت کی نشانیان اوسکی یکتائی کی دلیلین
سُنا چکا سمجھا چکا کتاب اور حکمت کی باتین اونکو دیچکا +
اوس رسول صلعم نے اونکو ایک خدای ذوالجلال کی عبادت سکھائی +
اوسنے اونکو ایک دوسرے سے الگ اور اپنے آپس کا دشمن پاکر میل و محبت
کے ایک رشتہ مین جوڑ دیا + میور صاحب لکھتے ہین کہ ایک مدت سے
مکہ اور کل عرب روحانی جذبون سے بالکل بے خبر تھا + عیسوی + یہودی -
فلسفی دین کا اون پر بہت ہی تھوڑا اثر پڑا تھا + اونکے دلونکی بعینہ وہی
کیفیت تھی جیسے ایک بہت بڑی جھیل جا بجا سے کچھہ متحرک ہو گئی ہو لیکن
پانی جو اوسکی تہہ مین ہے اوسکو اصلا خبر نہو + اہل عرب سخت وہم
پرستی و بدگمانی مین غرقاب تھے + انکا یہہ عام دستور تھا کہ بڑا بیٹا اپنے باپ
کے مرنے پر اوسکی کل بیبیون سے (اپنی حقیقی مان کے سوا) شادی
کر لیتا اور جسطرح اور جایداد ترکہ مین پاتا اوسیطرح اوسکی بیبیون کو
بھی حاصل کرتا + غرور اور افلاس نے ہندؤنکی طرح دختر کشی کی بری
رسم کو انمین جاری کر دیا تھا + ان لوگون نے آنیوالی زندگی (قیامت
یا آخرت) اور ثواب کا نام تک نہین سُنا تھا + ذرا ملک عرب کو
آنکھہ اوٹھا کر دیکھو کہ رسول اللہ صلعم سے پہلے تمام عالم مین کیسی بلاخیز تاریکی

چھا رہی تھی اور اب چند ہی سال گذرے ہین کہ یکایک کیسی کایا پلٹ ہو گئی ہر طرف صلح و اتفاق کا نور چمکنے لگا" + وہ عرب جو پہلے بد دینی اور بد اخلاقیون کا ریگستان تھا جہان کل اخلاقی اور خدائی باتین بیدریغ غارت کی جا رہی تھین وہی عرب اب ایک نہایت پُر فضا اور خوشنما باغ بنگیا + موسوی اور عیسوی دین بہت دنون سے عرب کو جہالت کے گڑہے سے نکالنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن یہہ بات صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیواسطے اوٹھا رکھی گئی تھی کہ وہ اپنی اوس موثر آواز سے جو انسان کی روح کو جوش اور فطرتی نور مین لے آئے اونکے کانون سے پردے الگ کرین اور اونکے مالک سے اونکا رشتہ جوڑدین اونکو گمراہی کے ظلمت سے نکالین چنانچہ خدا کی حضوری اون لوگون پر بخوبی ثابت اور ظاہر کردی اس وقت سے اہل عرب کے مقاصد صرف دنیاوی نہ تھے بلکہ کوئی وہم و قیاس سے بڑہکر پاک چیز اب اونھین برابر سخاوت نیکی عدل اور محبت کیطرف پکارتی تھی + اب اونکا خدا پتھر اور کاٹھہ کا خدا نہ تھا بلکہ اب وہ قدرت والے ان دیکھے رحمان خدا کو پوجتے تھے + سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل عرب کی سوتی قسمتونکو جگانے والے تھے آپ ایک چشمہ تھے جہان سے امید کے جھرنے چارونطرف پھیلے +

آپ نے لوگونکو خدا کی تابعداری اور عبادت سے برخوردار کیا +

کل اہل عرب کی اب ایک خواہش تھی وہ خواہش یہہ تھی کہ خدا کی عبادت دنیا کے کامون مین کرین + رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ برس کی ہدایت اونکے دلون مین رگون مین لہو مین اوتر گئی تھی + قانون اور اخلاق اب الگ الگ دو جز نہین سمجھے جاتے تھے +

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا زمانہ اب ختم ہو چلا اور آپ اپنے کام کو پورے طور سے انجام بھی دے چکے + یہ بات یعنی انکی زندگی ہی مین آپکے کل مقاصد کا پورا ہونا ایک ایسی بات تھی جسکی نظیر کہین نہین مل سکتی + اسی سے دوسرے پیغمبرون اور ہادیون پر آپکی بزرگی ثابت ہے + عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام سکھیامنی (بدہ مذہب کا بانی) اور افلاطون وغیرہ ہر ایک نے انسانی جماعت کی ترقی مین کوشش کی تھی لیکن افسوس کہ اونکے عمدہ خیالات پورے نہ ہونے پائے اور وہ سب کے سب اپنے مقصد کو بغیر پورا کیئے اس دنیا سے رحلت کر گئے اور اپنے اپنے کامونکو خونخوار شاگردون اور بادشاہونکے سپرد کر گئے† + یہہ فضیلت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیواسطے امانت اوٹھا رکھی گئی تھی کہ آپ اپنی رسالت اور سب پیغمبرون اور ہادیونکی رسالت

† یوشا بنی اسرائیل مین ــ اشوکا بودھ مین ــ دارا زردشتیون مین قسطنطن عیسائیون مین +

بذات خود پوری کرین + یہہ صرف آپ ہی کے لیئے تھا کہ کل روحانی اور اخلاقی نعمتونکی تکمیل ہوتے ہوئے اپنی آنکھون سے دیکھہ لین + اس اتنے بڑے کام کو ایسی تکمیل کے ساتھہ خدا کے سوا اور کسنے کیا + جب خلق اللہ فوج فوج دین اسلام مین داخل ہونے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ اب میرا کام پورا ہوگیا اسلیئے آپ نے ارادہ کیا کہ آخری حج کے لیئے مکہ چلین پچیسوین ذیقعدہ کو ایک جم غفیر کے ساتھہ مدینہ سے روانہ ہوئے + جب مکہ پہونچے تو آپنے حج کے قبل عرفات پہاڑ پر چڑھکر لوگونکو مخاطب کرکے وعظ فرمایا جو مسلمانون کے دلون سے اب تک نہین بھولا ہے + "اے میرے پیارے خدا کے بندو میری باتونکو سنو کیونکہ مین نہین جانتا کہ دوسرے سال بھی تم لوگون کو وعظ کہنا مجھکو نصیب ہو + ہملوگونکے مال واسباب ایک دوسریکے لیئے ویسے ہی حرام ہین جیسے اس مقدس گھر (بیت الحرام) بزرگ شہر (مکہ) معزز مہینہ (شہر حرام) پاک دن (یوم النحر) (یعنی ذی الحجہ کی دسوین) کو تم لوگون کا باہم خونریزی کرنا + یاد رکھو کہ تمہین ایک دن خدا کے سامنے جانا ہے اور اپنا حساب دینا ہے + اے لوگو تمہاری بیبیون پر تمہارا حق ہے اور اونکا تم پر خدا ہی کی ضمانت پر یہہ تمہارے

+ ابن ہشام صفحہ ۹۶۶

حوالہ کی گئی ہین اور خدا ہی کے پاک لفظ نے انکو تمپر حلال کیا ہے اون سے شفقت سے برتاو کرنا اگر احیاناً اونسے کوئی قصور ایسا سرزد ہوجائے کہ جسے تم معاف نہین کرسکتے تو اونسے جدا ہوجاؤ وہ خدا کی بندیان ہین اونکے ساتھ بدرشتی وسختی سلوک نہ کرنا چاہئے + اپنے غلامونکو وہی کھلاؤ جو خود کھاؤ + اے لوگو میری باتونکو سنو اور سمجھو کل مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہین ایک کا مال دوسرے کو حلال نہین جب تک وہ خوشی سے نہ دیدے + دیکھو ظلم نہ کرنا† + جو حاضر ہے اوسے لازم ہے کہ غائب لوگونکو ان باتونکی خبر کردے کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ وہ شخص تم لوگون سے زیادہ حافظے والا ہو میری باتونکو زیادہ یاد رکھہ سکے + پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگونکو مخاطب کرکے تین مرتبہ پوچھا کہ "کیا مینے خدا کا پیام اوسکا حکم تم لوگونکو نہین پہونچادیا" سب نے ہر بار بیک زبان جواب دیا کہ ہان ہان بیشک آپ نے سب پہونچایا + آخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہا کہ "اے خدا تو گواہ رہ مین نے ترے پیام کو تیرے بندون کے پاس پہونچادیا اب میرا کام پورا ہوگیا" کل آدمی جو جمع تھے بول اوٹھے ہان ہان بیشک آپ نے پورا کیا اے خدا تو گواہ رہ† اسکے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم حج کرکے مدینہ واپس آئے +

---

† ابن ہشام صفحہ ۹۶۸

آخری سال مدینہ ہی مین بسر ہوا + اس سال کے شروع مین آپ نے اون کل قومون سے (جو مسلمانونکے ساتھہ عہد و پیمان رکھتی تھین) صوبے اور انکی قومین الگ الگ کردین اور روم کے بادشاہ پر (مسلمانونکے قاصد کے مارے جانیکے علت مین) حملہ کرنیکے لیئے طیاریان شروع ہوئین + بہت سے جھوٹھے دغابازونکو جو آپ اپنے کو رسول کہتے تھے سزا دینی چاہی مگر آپ کے مرض موت کے سبب یہہ پچھلے دو کام آپ کے حیات مین انجام نہ پا سکے -

اب اوس زہر کا اثر جو خیبر کے مقام مین ایک یہودن نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے مین ڈالدیا تھا نمایان ہونے لگا +

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ بہت اطمینان قلبی کے ساتھہ گذرا وفات کے تین دن پہلے تک بھی آپ خود جماعت کی نماز پڑھاتے رہے + ایکدن دوپہر رات کے وقت آپ اون مقبرون مین گئے جہان آپ کے اصحاب موت کی نیند سوتے تھے وہان جاکر آپنے اون لوگونکے لیئے خدا سے دعا مانگنی شروع کی + بیماری کے زمانہ مین آپ نے حضرت ام المومنین عائیشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین جو مسجد کے قریب ہی تھا رہنا پسند کیا + آخری مرتبہ جب آپ مسجد مین آے تو حضرت علی اور رحل ابن عباس رضی اللہ عنہا کے کاندہون پر ہاتھہ رکھے ہوئے تھے مگر آپکے چہرے سے

بشاشت نمایان تھی اور لبون پر مسکراہٹ - نماز کے بعد آپنے فرمایا
کہ مسلمانو اگر مین نے کسی پر ظلم کیا ہے یا کسی کا قرضدار ہون تو وہ مجھ
سے کہے - چنانچہ ایک شخص مجمع مین سے اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ آپنے
ایک غریب فقیر کو تین درہم مجھسے دلوائے تھے فوراً وہ قرض ادا کر دیا
گیا اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اوس عالم کی رسوائی سے اس دنیا کی شرمندگی
بدرجہا بہتر ہے پھر آپنے کل لوگونکے لیئے جو جمع تھے اور جو شہید ہوئے
تھے دعا مانگی اور مسلمانونکو ارکان اسلام پر قایم اور مستقل رہنے کی تاکید
اور ہدایت فرمائی اور اپنے وعظ کو اس قرآنی آیت پر ختم فرمایا کہ دوسری
زندگی مین گھر اون لوگونکو دیا جایگا جو اس ناچیز دنیا کے ذریعہ سے اپنی
سربلندی نہین چاہتے اور ظلم نہین کرتے + تمکو انکا نتیجہ ہمیشہ اچھا ہی ہوگا +
اسکے بعد آپ اسقدر کمزور ہو گئے کہ جماعت کی نماز مین بھی شریک نہو سکے
دوپہر کیوقت دوشنبہ کے دن بارہوین ربیع الاول (آٹھوین جون ۶۳۲ع)
کو آپ آہستہ آہستہ خدا سے دعا کر رہے تھے کہ روح لطیف نے
جسم مبارک سے مفارقت کی انا للہ وانا الیہ راجعون

کل من علیہا فان

آپکے اخلاق اور شفقت اور رحمت کی نظر نے ہر دل پر اثر کیا تھا +

---

+ ابن ہشام صفحہ ۱۰۰۹ ابوالفدا صفحہ ۹۱

آپکے چہرے پر دلکی صفائی کا اثر تھا دیکھو مورخان عرب نے آپکی تعریف مین کیسے کیسے قصیدے لکھے ہین آپ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن عالم و جاہل دونون ہی کو تعلیم کرتے تھے + آپکے چہرے پر ایسی عظمت و جلال کا نور برستا تھا کہ اوسکا اثر ہر شخص پر پہونچتا تھا + آپ حیا مین ناکتخدا لڑکی سے بھی بڑھکر تھے + آپ اپنے ماتحتون پر بہت مہربان تھے اپنے خادمونکو کبھی نہین جھڑکتے + آپکے خادم انس ابن مالک سے روایت ہے کہ مین دس برس آپکی خدمت مین سرفراز رہا اِس درمیان مین آپنے کبھی بھی اُف تک نہین کہا + آپ اپنے عزیزون سے بڑی محبت رکھتے ابراھیم آپکے ایک صاحبزادہ نے آپکی گودی مین قضا کیا علیہ الصلوٰۃ والجنہ + آپ کو لڑکون سے بہت محبت تھی گلیون مین لڑکونکو دیکھتے تو اونکو ٹھہرا لیتے اور پیار سے اونکی پیٹھ ٹھوکتے + آپنے اپنی زندگی بھر مین نہ کبھی کسیکو مارا اور نہ کسی پر وار کیا + سخت سے سخت کلمہ جو کبھی آپکے منہہ سے نکلا یہہ تھا کہ "اوسکو کیا ہو گیا ہے اوسکے پیشانی مٹی سے کالی ہو" ایک دفعہ لوگون نے کفار کے حق مین بددعا کرنیکی آپسے استدعا کی آپنے فرمایا کہ مین بددعا کرنیکو نہین آیا ہون مین لوگون پر رحمت کرنیکو آیا ہون۔ آپ بیمارون کی عیادت کو جاتے اور جو جنازہ ملتا اوسکے ساتھ ساتھ

ہو لیتے اور ادنی سے ادنے غلام کی بھی دعوت قبول کر لیتے + اپنے
کپڑونکو آپ سی لیتے + بکریونکا دودہ آپ ہی دوہ لیتے + اپنا کام
آپ ہی کر لیتے + مصافحہ مین کبھی آپ اپنا ہاتھہ پہلے نہین کھینچ لیتے +
ایک عرب آپکی تعریف مین لکھتا ہے کہ آپکا دل نہایت دلیر تھا
ہاتھہ سخی تھا - زبان سچی تھی آپ جس کسی سے امان دینے کا وعدہ فرماتے
اوسکو پوری طور سے انجام دیتے" + گفتگو مین آپکا کلام نہایت دلچسپ
تھا + جو آپکو دیکھتا اوسکے دل مین فوراً آپ کی عظمت پیدا ہوجاتی
جو آپ کے نزدیک آتا آپ سے محبت کرنے لگتا + لوگ جب ایک
دوسرے سے آپکی تعریف پوچھتے تو یہی جواب پاتے کہ ہم نے ایسا
شخص کبھی نہین دیکھا + آپ بہت کم بولتے اور جب بولتے تو نہایت
صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر آپکی حیا رحم صبر سخاوت جفاکشی ہر شخص
کے دلون اور محبتون کو آپکی طرف کھینچتی تھی + آپ ہر مغموم کے غم مین
شریک ہوتے + آپ اکثر قحط کے زمانہ مین بھی غریبون مسکینون کو
اپنے ساتھہ کھلاتے + آپ دوسرےکے آرام کے بہت خواہان رہتے
غریبون سے محبت رکھتے اور اونکی تعظیم کرتے + ایک فقرا کی جماعت
(جنھین اصحاب صُفّہ کہتے ہین) جنکے رہنے کے لیئے کوئی خاص
مکان نہ تھا جو آپکے مکان کے پاس ہی مسجد کے ایک گوشہ مین سو رہتے

آپ ہر شام کو اون مین سے کسی ایک کو بلا لیتے اور اپنے سادہ کھانے
مین اوسے شریک کرتے اور باقی آپکے صحابیونکے مہمان رہتے + آپ
دشمنون کے ساتھہ بھی بلطف و مدارات اور عفو پیش آتے - جو آپکے
ساتھہ استہزا اور ٹھٹھا کرتا آپ کو اذیت دیتا یا کسی قسم کی بُرائی کرتا
آپ اوسے معاف کر دیتے اور بھول جاتے - آپ نہایت ہی سادہ
وضع تھے کھانا پینا کپڑا اسباب سب مختصر تھا + ابو ھریرہ سے
روایت ہے کہ آپ کبھی بھوکے سو رہتے کبھی صرف کھجور اور پانی ہی ہر
بسر اوقات فرماتے مہینون آپکے باورچیخانہ مین آگ روشن نہوتی +
خدا نے سارے جہان کا خزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
سامنے پیش کیا لیکن آپنے اوسے قبول نفرمایا اور غریب ہی رہنا پسند کیا +

تمت

# غلط نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| دیباچہ ۲ | ۳ | حُسن قبح | حُسن و قُبح | نوٹ ۱۱ | ۱۵ و ۱۶ | مارک | پارک |
| اصل کتاب ۱ | ۱ | سیدنا محمدؐ | سیدنا محمدؐ | ۱۳ | ۹ | تقریر آپکو کہہ سنایا | تقریر آپکو کہہ سنائی |
| نوٹ ۳ | ۱۵ | ابا اجداد | آبا و اجداد | ۱۵ | ۱۲ | جاہ وجلال کی لالچ پیش کی | جاہ وجلال کا لالچ پیش کیا |
| ۴ | ۵ | مقتول ہوچکے | مقتول ہوچکے تھے | ۱۸ | ۱ | ہجرت کرگئے † | ہجرت کرگئین † |
| ۴ | ۸ | دائی سے آپکے پاس آکر | دائی نے آپکے پاس آکر | ۱۸ | ۶ | نہ مرے | نہ میرے |
| ۴ | ۵ | نمایان کے کئے جس سے | نمایان کئے جن سے | ۲۰ | ۲ | دولت اور عزت کی لالچ لائے | دولت و عزت کا لالچ دلایا |
| ۶ | ۱ | سب شرارت | ساری شرارت | ۲۱ | ۹ | میلے مین آئے | میلے مین آتے |
| نوٹ ۶ | ۱۷ | ابن هاهر | ابن طاهر | ۲۱ | ۱۴ | خط کے بعض مضمونکی نقل کیجاتی ہے | خط کا بعض مضمون نقل کیا جاتا ہے |
| ۸ | ۲ | جس سے | جن سے | ۲۵ | ۴ | نچھوڑ | نہ چھوڑ |
| ۸ | ۶ | موج کی کیطرح | موج کی طرح | نوٹ ۲۶ | ۱۴ | خرزج | خزرج |
| ۹ | ۷ | سونچ | سوچ | ۲۶ | ۱۵ | ہم جد انکا قدیم | ہم جد تھے اور انکا قدیم |
| ۹ | ۱۱ | آتی گئیین | آتی گئی | ۲۷ | ۱۵ | شاعرون قصہ لوگون نے | شاعرون اور قصہ گویون نے |
| نوٹ | ۱۶ | پہلے انکا نا عبد الکعب | پہلے انکا نام عبد الکعبہ | نوٹ ۲۸ | ۱۷ | خرزج | خزرج |
| ۱۱ | ۴ | گلیلے کے مچھون | گلیلے کے ماہی گیرون | ۲۹ | ۴ | ہونیوالے تھے | آنے والے تھے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۹ | ۸ | شریک عبادت مین | شریکِ عبادت | ۴۰ | ۶ | تھوڑے ہی دن بعد | تھوڑے ہی دنون بعد |
| ۲۹ | ۹ | کہ وہ لوگ | کہ ہم سب | ۴۰ | ۶ | نافذ | جائز |
| ۳۰ | ۱۰ | ہدایت کی تم لوگ | ہدایت کی کہ تم سب | ۴۱ | ۸ | اوسکا بیان | اونکا بیان |
| ۳۰ | ۳ | عقبہ ابن ربیعہ | عُتبہ ابن ربیعہ | ۴۱ | ۱۲ | غوف ہون، | عوف ہون یا |
| ۳۰ | ۱۴ | کہ وہ کہتی ہی | گو وہ کتنے ہی | ۴۱ | ۱۷ | معاون رہین | معاون رہین اور |
| ۳۱ | ۲ | ہم لوگون کے | جسنے ہمارے | ۴۲ | ۱۲ | بنی قیقاع | بنی قینقاع |
| ۳۲ | ۱۱ | اوسی فراست صادقہ | اوسی فراستِ صیادقہ | ۴۴ نوٹ | ۱۴ | کرز بن جابر فہری | کرز ابن جابر ابن فہری |
| ۳۳ | ۱۲ | تین دن تک اسی | تین دن تک آپ اسی | ۴۶ | ۱ | الزامون کا جواب ہے، | الزامون کا کیا جواب ہے |
| ۳۵ | ۷ | بنی عمر ابن عوف | بنی عمرو بن عوف | ۴۶ | ۲ | لڑنے سے | لڑنے کی نسبت |
| ۳۵ | ۸ | اب چند روز | آپ چند روز | ۴۶ | ۳ | بہت بُرا ہے | بہت بُرا |
| ۳۷ | ۷ | بے خان مان | بے خان ومان | ۴۶ | ۳ | روکنا سے | روکنا |
| ۳۷ نوٹ | ۱۵ | رافع بن عمر | رافع بن عمرو | ۴۶ | ۳ | کفر کرنا ہے | کفر کرنا |
| ۳۸ | ۷ | داھنے ہاتھ | دائین ہاتھ | ۴۶ | ۱۳ | قل قتال فیہ | قُل قتالٌ فیہ کبیرٌ |
| ۳۸ | ۱۰ | مسکرانا ایک | مسکرانا بھی ایک | ۴۶ | ۱۴ | سنہ اکبر | مِنہُ اکبرُ |
| ۳۹ | ۱۳ | بڑی جماعت پر | بڑی جماعت کو | ۴۶ | ۱۵ | یعنی شام سے... | یعنی شام سے |
| ۴۰ | ۲ | مسیحائی موعود | مسیحائے موعود | ۴۷ | ۶ | چل کے | چل کر |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴۷ | ۱۷ | ۹ ابن ہشام... | ۹ ابن ہشام | ۵۹ | ۶ | اُس موقعہ | اوس موقع |
| ۴۹ | ۱۱ | مقرر کردیا | مقرر کردیا گیا | ۶۰ | ۴ | اوقات بسری | اوقات بسر |
| ۵۰ | ۱ | چھٹھان باب | چھٹا باب | ۶۰ | ۱۴ | ددنو جانب | دونون جانب |
| ۵۱ | ۱۴ | جگ سگئے | جاگ اوٹھے | ۶۰ | ۱۴ | بہت آدمی | بہت سے آدمی |
| ۵۱ | ۱۵ | غورث - ایہ | غورث - اسی موقع پر یہ آیت | ۶۰ | ۱۴ | جو ہین | جیون ہی |
| ۵۱ | ۱۵ | اذکرو | اذکروا | ۶۰ | ۱۶ | ٹھنڈاکیا | ٹھنڈا کیا |
| ۵۲ | ۱۳ | قاصدون | وقاصدون | ۶۰ نوٹ | ۱۷ | طبران | طبری |
| ۵۳ | ۱۷ | تواونمین یقین ہوگیا | تواونہین یقین ہوگیا | ۶۲ | ۹ | صلح درخواست کی | صلح کی درخواست کی |
| ۵۵ | ۱ | اوس دلیر جوانونکی گروہ | دلیر جوانونکے اوس گروہ | ۶۲ | ۱۰ | اشیاے منقولہ کو | اشیاے منقولہ |
| ۵۵ | ۶ | بھیڑکو پھاڑتے ہوئے | بھیڑکو چیرتے ہوئے | ۶۲ | ۱۲ | اونکے مکان | اونکے مکانون |
| ۵۵ | ۷ | اپنی سپر پر | اپنی سپر مین | ۶۳ | ۱ | اوقات کرتے تھے | اوقات بسر کرتے تھے |
| ۵۵ | ۱۲ | ھند | ھِند کا | ۶۴ | ۶ | ان مین سے | ان مین |
| ۵۵ نوٹ | ۱۳ | شاہد | شاید | ۶۵ | ۱۰ | غلبہ بھی | غلبۃ بھی |
| ۵۶ | ۱۲ | رسول صلی اللہ علیہ وسلم | رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے | ۶۵ | ۱۳ | خدانے دشمنونکو | خدا نے |
| ۵۷ | ۱۴ | کل وہ لوگ | کل اون لوگون کا | ۶۵ | ۱۴ | اور اور | اور |
| ۵۹ | ۴ | کعب ابن اشدف | کعب ابن اشرف | ۶۵ | ۱۵ | فرشتون سے | فرشتون نے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ٦٦ | ٢ | قریظہ کے ہاں | قریظہ کے پاس | ٧٢ نوٹ | ١٧ | سیدتا | سیدنا |
| ٦٦ | ٧ | مسلمان | مسلمانون | ٧٥ | ٢ | بازآید | بارآرد |
| ٦٦ | ٧ | انکی ایک | انکا ایک | ٧٥ | ٧ | چارون | چار دِن |
| ٦٦ | ٨ | تعمیل | بغل | ٧٦ | ٥ | روانہ کی گئی | روانہ کئے گئے |
| ٦٦ نوٹ | ١٧ | غزوہ الخندق | غزوۃ الخندق | ٧٦ | ٥ | بنی فرارہ | بنی فزارہ |
| ٦٨ | ٨ | بنی الحیان | بنی لحیان | ٧٧ | ٩ | شفقت اخلاق | شفقت و اخلاق |
| ٦٨ | ٩ | ہمارے ہان | ہمارے پاس | ٧٧ نوٹ | ١٥ | عمر بن العاص | عمرو ابن العاص |
| ٦٩ | ٤ | تھوڑے دِن | تھوڑے دنون | ٧٧ | ١٧ | قبیلون سے | قبیلون مین سے |
| ٦٩ | ٤ | بنی فزارہ | بنی فرازہ | ٧٨ | ٦ | کہ قریش | جب قریش |
| ٦٩ | ٥ | اوسکے | اونکے | ٧٩ | ٢ | اوران مین | اوراِن مین سے |
| ٧٠ | ٥ | حنیفتونکو | حنیفیون کو | ٧٩ | ٨ | ہستے | ہنستے |
| ٧٠ | ١١ | جوکہ بنی کلب سے | جو بنی کلب مین سے | ٧٩ نوٹ | ١٦ | زہیق الباطل | زہق الباطل |
| ٧١ | ٥ | قیدی پکڑے | قیدی پکڑکر | ٨٠ | ٨ | تمہے معاف کریگا | تمکو بخشیگا |
| ٧١ | ٨ | جلاوطن ہوئے | جلاوطن ہوئے تھے | ٨٠ | ٩ | کہ اِس جیسا | جو کبھی |
| ٧٢ | ١ | طوالیف | طواف | ٨١ | ١ | پوری ہوگی | پوری ہوگئی |
| ٧٢ | ٤ | بے اسباب | بے اسباب حرب | ٨٢ | ١ | روپون | روپے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۸۲ | ۵ | بدون | بدّون | ۸۵ | ۵ | میل و | میل و محبّت |
| ۸۲ | ۱۲ | جسمین | جنمن | ۸۷ | ۶ | انکی زندگی | آپکی زندگی |
| ۸۳ | ۸ | رہے تھے کہ | رہے تھے، | ۹۸ | ۸ | وعظ فرمایا | ایسا وعظ فرمایا |
| ۸۵ | ۷ | ہوائے | ہوئے | ۹۹ | ۱ | شفقت سے برتاو کرنا | شفقت کے ساتھ پیش آنا |
| ۸۵ | ۸ | مدینہ مین | مدینہ | ۹۹ | ۹ | حافظے والا ہو | حافظ والا ہو اور |
| ۸۷ | ۱۴ | دور دراز | دور و دراز | ۹۹ | ۱۱ | پیام اوسکا | پیام اور اوسکا |
| ۸۷ | ۱۵ | زمانہ اوسپر | زمانہ اور اوسپر | ۱۰۰ | ۵ | بہت سے | حضرت نے بہت سے |
| ۸۸ | ۳ | بتوك | تَبُوك | ۱۰۰ | ۶ | مگر آپ کے | مگر |
| ۸۸ | ۴ | بتوك | تَبُوك | ۱۰۰ | ۶ | کے سبب | کے سبب سے |
| ۸۸ | ۵ | پھسا | پھنسا | ۱۰۰ | ۱۱ | وفات کے | وفات سے |
| ۸۸ | ۶ | بتوك | تَبُوك | ۱۰۲ | ۳ | دونون ہی کو | دونون ہی کی |
| ۸۸ | ۱۲ | حلیبہ | حُدَیبِیَہ | ۱۰۲ | ۸ | کبھی بھی اُف تک نہین کہا | کبھی اُف تک نہ کہا |
| ۹۰ | ۱۴ | ملک شام کو بھاگ گیا | ملک شام بھاگ گیا | ۱۰۲ | ۱۰ | الصلواۃ والجنہ | الصلوٰۃ والتحیہ |
| ۹۲ | ۱۳ | وہ خود | خود ہی | ۱۰۲ | ۱۲ | ٹھوکتے | ٹھونکتے |
| ۹۲ | ۱۴ | شرم آتی ہے | شرم آتی ہے۔ تو کیا | ۱۰۳ | ۱۵ | ایک فقرا کی | فُقرا کی ایک |

العبد
سید رحیم الدین عفی اللہ عنہ وعن والدیہ

# ایک ضروری بات

گرچہ اِس کتاب کے انطباع سے کوئی ایک سال پہلے مین نے اِسکی زبان کی تصحیح - اپنے طور پر مضامین و روایات کی تنقید و تنقیح - اسلوب بیان کی درستی و سلاست - اور اسمار و الفاظ عربیہ کی صحت مین اپنے مقدور بھر اتنی کوشش کی تھی جتنی ایسی کتاب کے لیئے ضروری تھی - مگر پھر بھی وہ ایک مستعجلانہ کام تھا + حق پوچھو تو مطبع کے بھیجنے سے پہلے اوسکو پھر ایک نظر دیکھہ لینا تھا - مگر حیف صد حیف اِس اتفاق کا بُرا ہو! کُچھہ ایسا پیچ پڑا کہ مین افسوس ہی کرتا رہا اور یہہ کتاب میرے نظر ثانی کیئے چھپ کر طیار بھی ہوگئی + اب میرے اختیار مین اِسکے سوا اور کیا رہا تھا کہ آخر کتاب مین ایک غلط نامہ لگا دون ؟ اسپر بھی غلط نامہ مین اون الفاظ و جملون کی جو رکیک یا پایۂ فصاحت سے ذرا گرے ہوئے تھے، اصلاح ناممکن تھی + چار و نا چار مجکو اِس کتاب کے ناظرین سے معاف مانگنا پڑا + با اینہمہ ایسی غلطی کہین نہین جسکو عوام غلطی سمجھین یا جس سے اصل مدعا و مضمون مین کچھہ فرق آیا ہو

گوہرے بر سر بازار شہود آورند

تا خریدار وسے از کون و مکان برخیزد

خوشی ہونیکی بات ہے کہ سیرۃ نبوی صلعم مین اُردو زبان کی ایک ایسی صحیح و مستند کتاب جسکی جگہہ ابتک ہر کتب خانہ کی الماریون مین خالی تھی

ے

اب عمدہ کاغذ پر بہت صاف و خوشخط اور حتی الوسع صحیح چھپکر خریداروں کی خدمت میں پیشکش ہونیکو طیار رہے "کو خریدار کہ از جان و جہان بر خیزد"؟

راقم بندہ کمترین

سید رحیم الدین عفی اللہ عنہ و عن والدیہ

# اشتہار ضروری

(۱) یہہ کتاب جناب خواجہ محمد خلیل الدین صاحب مہتمم مطبع قیصری واقع محلہ گوبند عطار شہر پٹنہ کے پاس ملیگی +
(۲) کوئی صاحب بے اجازت مترجم اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نہ فرماوین +
(۳) غیر شہر کے خریدارون کو ڈاک محصول نہین دینا ہوگا +
(۴) چار جلدون کے خریدار کو ایک جلد مفت مین دیجائیگی +

العبد